تمباکو زہرِ قاتل

تمہید و ترتیب

عبدالرّحمٰن کوندو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ (الاعراف : ۱۵۷)

اور (یہ پیغمبر) پاک چیزوں کو اُن کیلئے حلال کرتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام ٹھہراتے ہیں۔

تمباکو — زہرِ قاتل

کتاب ہٰذا میں عرب وعجم کے علمائے کرام اور مفکرینِ اسلام کے مقالات اور فتاویٰ سے اور جدید سائنس کے ماہرین اور محققین خاص کر یورپ اور امریکہ کے تجربہ کار ڈاکٹروں کے کینسر اور دیگر لاعلاج امراض کے اسباب وعلل کے متعلق فراہم کردہ تازہ ترین اعداد وشمار سے اس حقیقت کا ثبوت فراہم کیا گیا ہے کہ تمباکو بصورتِ حقّہ، سگار، سگریٹ، بیڑی، زردہ اور نسوار ہر شکل میں انسانی صحت کے لئے زہر ہلاہل ہے اس لئے اس سمِ قاتل کا استعمال خودکشی کا اِرتکاب ہے جو متفقہ طور پر فعلِ حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔

تمہید وترتیب
عبدالرحمٰن کوندو

اسٹاکسٹ
مکتبہ قاسمی
۱۸۴۶ - کلاں محل، دریا گنج - نئی دہلی ۲

نام کتاب : ——— تمباکو ـ زہرِ قاتل

مرتب وناشر : ——— عبدالرحمٰن کوندو

مطبوعہ : ——— جے کے آفسیٹ پرنٹرس دہلی ۶

قیمت : ——— لائبریری ایڈیشن پچاس روپے

ملنے کے پتے

۱ ——— مکتبہ ترجمان، ۴۱۱۶ - اُردو بازار، جامع مسجد، دہلی ۶

۲ ——— مکتبہ جامعہ لمیٹیڈ، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی ۶

۳ ——— مکتبہ جامعہ لمیٹیڈ، یونیورسٹی مارکیٹ، علی گڈھ ۲۰۲۰۰۱

۴ ——— مکتبہ جامعہ لمیٹیڈ، پرنس بلڈنگ، ای آر روڈ، بمبئی ۳

۵ ——— اسلاک بک سنٹر، جامع کمپلکس، این، آر، روڈ، بنگلور ۲

۶ ——— حسامی بکڈپو، ۱۲۵ - مچھلی کلاں حیدرآباد ۲

۷ ——— الفرقان بکڈپو، ۳۱ - نیا گاؤں (مغربی) نظیر آباد، لکھنؤ، یو، پی

۸ ——— مکتبہ تھانوی، دیوبند، یو، پی

۹ ——— مکتبہ امارت شرعیہ، پھلواری شریف، پٹنہ ۵ بہار

۱۰ ——— دارالاشاعت اسلامیہ، کولوٹولہ اسٹریٹ، کلکتہ ۷۳

۱۱ ——— نذیر بک ڈپو، ٹرپلیکین ہائی روڈ، مدراس ۵

۱۲ ——— مکتبہ علم و ادب، ریڈ کراس روڈ، سرینگر ۱ کشمیر

۱۳ ——— BOOK BELL اوقاف بلڈنگ بڈشاہ چوک، سرینگر ۱ کشمیر

۱۴ ——— کتب خانہ عزیزیہ، اردو بازار، جامع مسجد دہلی ۶

ترتیب

فتاوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہید وتقدیم

از ——— عبدالرحمٰن کوندو

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَسَلِّمْ عَلٰى اٰهْلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ ـ اَمَّا بَعْدُ!

شجرۂ خبیثہ

اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کو ہدایت کا راستہ بتایا اور ارشاد "وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ"[1] کے مطابق نیک وبد کے درمیان امتیاز کرنے کے لئے عقلِ سلیم عطا کی، اُدھر شیطان نے اولادِ آدم کو گمراہ کرنے کی ٹھان لی تھی۔ اس لئے اس نے گمراہی کے جو جو راستے تلاش کرلئے تھے ان میں سے ایک نشہ آور اشیاء تھیں یعنی وہ چیزیں جو انسان کی

---

[1] اور (پھر) ہم نے اس کو دونوں راستے (خیر وشر کے) بتلا دیئے۔ (البلد: ۱۰)

امتیازی صفت، عقل و ہوش کو ہی سلب کرلیں۔ نشہ آور اشیاء کو انسان کی نظروں میں اس دشمنِ ازلی نے زیادہ سے زیادہ مُزیّن و مرغوب اور محبوب بنا ڈالا۔ مختلف ممالک میں قدیم زمانہ سے جو چیزیں عقل انسانی کی دشمن اور شیطان کا چلتا ہوا ہتھیار تھیں۔ ان میں بھنگ، چرس، افیون، گانجا اور شراب' خانہ خراب جیسی اشیاء تھیں اور صحائف آسمانی اور اقوالِ فلاسفہ میں ان ہی اشیاء کی تباہ کاریوں سے انسان کو متنبہ کیا جاتا تھا مگر آج سے تقریبا چار سو سال قبل ان عقل کی دشمن اشیاء میں ایک اور خبیث چیز کا اضافہ ہو گیا جس کو" تمباکو" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ یہ ایک پودا ہے جو باقی ہزارہا روئیدگیوں کی طرح زمین سے اُگتا ہے اور اب دنیا کی مختلف زبانوں میں اس کے مختلف نام ہیں۔ مثلاً انگریزی میں اس کو TOBACCO' اردو میں تمباکو اور کشمیری میں تموک کہتے ہیں۔

دورِ حاضر کے مسلم معاشرہ میں جہاں اور بہت سی خرابیوں اور فضولیات و بدعات نے جڑ پکڑلی ہے وہاں تمباکو، بیڑی اور سگریٹ نوشی سرِفہرست ہے۔ حیرت کا مقام ہے کہ ملک کے بعض دینی حلقوں کے رسائل و جرائد میں تمباکو کے فروغ کے بارے میں برابر اشتہارات شائع ہوتے رہتے ہیں۔ نیز طبقہ علماء، ائمہ مساجد و مفتیانِ کرام کا ایک بڑا حصہ خود بھی مختلف شکلوں میں تمباکو کے استعمال کا خوگر ہے اس لئے آج تک برِصغیر میں اس مضرِ صحت چیز کے خلاف کوئی زوردار مہم شروع نہیں ہوئی۔

یورپ میں سگریٹ نوشی کے خلاف مہم

جب کہ یورپ میں اب حالات اس کے برعکس ہیں اور وہاں بڑھتی ہوئی سگریٹ نوشی کے خلاف رائے عامہ بیدار کرنے

کے لئے مختلف ذرائع استعمال کئے جارہے ہیں۔ مثلاً :

① عالمی ادارہ صحت اور اولمپک کھیلوں کے منتظمین کے درمیان ایک معاہدہ کے ذریعہ طے ہوا ہے کہ ۱۹۹۲ء میں اولمپک کھیلوں میں سگریٹ نوشی اس کے لئے اشتہارات دینے اور اس کی خرید وفروخت کرنے پر مکمل پابندی عائد رہے گی۔

② ڈنمارک سرکار نے اپنے ملک کے ۵ ½ سال کی عمر کے باون ہزار اسکول بچوّں کو تمباکو نوشی کی عادت پڑنے سے بچانے کے لئے ایک ہمہ گیر اور زور دار مہم شروع کر رکھی ہے۔ یہ مہم اسکول اساتذہ اور نرسوں کے تعاون سے شروع کی گئی ہے تاکہ نوخیز بچوں کو چوتھی جماعت سے ہی سمجھایا جاسکے کہ سگریٹ نوشی انسانی صحت کے لئے مُضر ہے۔

③ بعض یورپین ممالک میں اب سگریٹ نوشی پر سرکاری طور پر پابندیاں لگا دینے کے قوانین بن رہے ہیں اور پہلے مرحلے میں تمام تعلیمی اداروں اور ہسپتالوں میں سگریٹ نوشی پر قانونی پابندی لگائی جا رہی ہے۔

④ امریکن کانگریس سے اپنے آخری خطاب میں بحیثیت سرجن جنرل ڈاکٹر کوپ (DR. EVERETT KOOP) نے ۱۲ ستمبر ۱۹۸۹ء کو تمباکو کے متعلق اشتہارات شائع کرنے پر مکمل پابندی لگانے کا قانون بنانے کی پُرزور حمایت کی۔

⑤ کیمرج یونیورسٹی کے طلبہ پر یونیورسٹی کے احاطہ میں تمباکو کے استعمال پر سخت پابندی عائد ہے اور خلاف ورزی کرنے والا یونیورسٹی سے قابلِ اخراج ہے اور اس یونیورسٹی کا گریجویٹ ہونے کی صورت میں اس سے وہ ڈگری بھی چھینی جاسکتی ہے۔ چنانچہ کیمرج یونیورسٹی سوسائٹی

کے ترجمان میگزین "کیمرج" نے لکھا ہے کہ:

Dr Samuel Harsnett, Vice-Chancellor of Cambridge University in England, and the Masters of the various Colleges that make up the University, have imposed a rigorous ban on any student or other member of the University from engaging in excessive drinking or from using tobacco. Any person found guilty of infringing these provisions is liable to be expelled from the University. In the event that he is a graduate, his degree is revoked.

The Masters of the various Colleges are further enjoined and required to conduct an investigation into the use of tobacco and excessive drinking, and to ensure that all offenders are punished.

قرونِ اولیٰ میں تمباکو ایشیائی ممالک میں متعارف نہ تھا

قریباً گیارہویں صدی ہجری تک اسلامی لٹریچر چاہے وہ دینی ہو یا تاریخی، ادبی ہو یا فنی تمباکو کے تذکرے سے خالی ہے کیونکہ ایشیائی ممالک میں تب تک یہ متعارف نہ تھا۔ امریکہ کی دریافت کے بعد یہ پہلے یورپ میں آیا۔ پھر ترکی، شام اور مصر سے ہوتا ہوا ایران و افغانستان کے راستے سے ہندوستان میں بھی پہنچ گیا۔

تمباکو کے استعمال کی کئی صورتیں رہی ہیں۔ جہاں تک کسی ماہر طبیب یا ڈاکٹر کے مشورہ سے کسی خاص مرض میں بطورِ علاج اس کے خارجی استعمال کا تعلق ہے تو شرعی نقطۂ نگاہ سے بطورِ دوا استعمال کرنے میں کوئی قباحت نہ سمجھی جاتی تھی۔ اس لئے قدیم فقہی کتب میں اس کے جواز یا عدمِ جواز کا مسئلہ زیرِ بحث نہیں آیا ہے۔ آج سے قریباً چار سو سال قبل جب یہ نبات (زمین سے اُگنے والی چیز) امریکہ سے یورپ اور یورپ سے مصر و شام میں متعارف ہو گئی تو اصحابِ فقہ و فتاویٰ نے اس کے ضرر کا پورا اندازہ کرنے کے بغیر ہی

اَلْاَصْلُ فِی الْاَشْیَاءِ اِبَاحَۃٌ" کے اصول پر نظر رکھ کر ابتداء میں تمباکو کو مباح سمجھا اور بعض نے مکروہِ طبعی و تنزیہی اور بعد میں بعض نے مکروہِ خالص قرار دیا۔ مثلاً علمائے دیوبند کے سرخیل حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحؒ جو تمباکو کو مکروہ قرار دیتے ہیں ایک موقعہ پر فرماتے ہیں:

"اگر والدین حقہ نوش ہوں اور حقہ پینا بغیر مرض اور معذوری کے ہو اور اولاد سے حقہ تیار کرنے کی فرمائش کریں تو اولاد پر اس کے کہنے پر عمل کرنا ضروری نہیں بلکہ ایک فعل مکروہ کا مرتکب ہونا ہے جو شرعاً مذموم ہے۔" (پندرہ روزہ تعمیر حیات لکھنؤ ۲۵ دسمبر ۱۹۸۹ء، ص ۹)

(یہاں حضرت مولانا تھانوی رحؒ نے تمباکو نوشی کو مکروہ اور مذموم تو قرار دیا لیکن حرام نہ کہا۔)

جو علماء تمباکو نوشی کو مباح قرار دیتے ہیں ان کی رائے کے برخلاف شیخ الکل میاں سید نذیر حسین محدث دہلوی رحؒ کا مجتہدانہ ارشاد ہے کہ:

"ہر شئے میں اصل اباحت ہے، علی الاطلاق نہیں ہے۔ بلکہ ان اشیاء میں اصل اباحت ہے جو مُضر نہیں ہیں اور جو اشیاء مضر ہیں ان میں اصل اباحت نہیں ہے۔" (فتاویٰ نذیریہ، ج ۲)

اتنا تو اکثر مفتیانِ کرام نے تسلیم کیا ہے کہ تمباکو کے شرعاً ناپسندیدہ ہونے میں کوئی شک نہیں اور اس کی بدبو کی موجودگی میں مسجد میں آنا مکروہ ہوگا۔ اور بعض حضرات نے یہاں تک لکھا ہے کہ مکروہ پر اصرار کرنا جب کہ بدن وصحت کے لئے بھی مُضر ہو شرعاً مناسب نہیں ہے لیکن اس کے باوجود ماضی بعید میں بہت کم کسی عالم نے تمباکو نوشی کو کلیتہً حرام قرار دیا تھا۔

تمباکو پر جدید تحقیقات

اس کی وجہ یہ ہے کہ اس زہر قاتل کی قاتلانہ خصوصیات سے تب تک ڈاکٹری سائنس اور طبعیات کی باقی دُنیا بھی بے خبر تھی۔ علمائے کرام بھی سرسری نظر کے بعد تمباکو کو زمین سے اُگنے والی ہزاروں نباتات میں سے جڑ، ڈنٹھل، پتّیوں اور بیج والے ایک سرسبز پودے کی نظر سے دیکھتے رہے اور اسی پہلو کو زیرِنظر رکھ کر فتویٰ دیتے رہے اور تھوڑی سی واقفیت کے بعد اس کے استعمال کرنے والوں کے منہ سے بدبو کا احساس کر کے اس کو پیاز اور لہسن کے احکام پر قیاس کر کے زیادہ سے زیادہ اس کے استعمال کی کراہت کا حکم دینے لگے۔

قیاس مع الفارق

حالانکہ یہ قیاس مع الفارق تھا کیونکہ کچّا پیاز اور کچّا لہسن کھا لینے سے کھانے والے کے منہ سے دوسروں تک جو ناگوار بُو پھیلتی ہے وہ عارضی اور وقتی ہوتی ہے، اور کچھ مختصر سا وقت گذرنے کے بعد ختم ہو جاتی ہے اور یہ دونوں اجناس جب آگ پر پختہ کی گئی ہوں تب تو کھانے والے کے مُنہ سے کسی قسم کی ناگوار بُو پھیلتی ہی نہیں۔ اس کے برخلاف تمباکو استعمال کرنے والے کے مُنہ سے جو بدبُو ماحول کو گندہ کرتی ہے وہ دائمی ہوتی ہے اور آسانی سے ختم نہیں ہو پاتی۔ اور سب سے بڑا فرق یہ ہے کہ قرآنِ پاک میں پیاز کو ساگ (ترکاری) ککڑی، گندم اور مسُور کی دال وغیرہ خوردنی چیزوں کی فہرست میں شامل رکھا گیا ہے جو حلال طیب اور طعام مُقوی ہیں۔ (مِنۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا۔ البقرہ: ۶۱) اور "كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ" کے زمرہ میں شامل ہیں۔ اس لئے تمباکو کی بُو کو پیاز اور

لہسن کی بو پر قیاس کرنا صریحاً قیاس مع الفارق اور سہل انگاری ہے۔

بہرصورت قدیم علماء و فقہاء نے تمباکو نوشی کی تحریم کے بارے میں جو محتاط رویہ اختیار کیا تھا وہ قطعی نہیں بلکہ وقتی تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس زمانہ تک تمباکو پر ہر ہر پہلو سے تحقیقات مکمل نہیں ہوئی تھی۔ کیونکہ سائنسدانوں نے تمباکو کے خطرات پر تب تک اتنی تحقیقات نہیں کی تھی جتنی آج کل کی ہے۔ اس لئے گیارہویں، بارہویں، تیرہویں اور چودہویں صدی ہجری کے علماء و فقہاء نے اس کے زہر اور سُمّیت اور اس کے مضر اثرات اور نقصانات کا پورا پورا اندازہ کرنے کے بغیر ہی جو کچھ کہا اس کی ان کے زمانہ میں گنجائش ہو سکتی تھی لیکن آج پندرہویں صدی ہجری میں تمباکو کے سمِ قاتل اور زہرِ ہلاہل ہونے کے ثبوت مل چکے ہیں اور بڑی بڑی لاعلاج یا عسیر العلاج امراض کا موجب اور سبب ہونے کی ٹھوس شہادتیں مشرق سے مغرب تک بہم ہو چکی ہیں اور اب وقت آگیا ہے کہ علمائے کرام اس تباہ کن، زہریلی، مُنشّی اور فتور آور چیز کے تمام اثرات کو پیشِ نظر رکھ کر شرعی فتویٰ صادر کریں جو مجھے یقین ہے کہ اس کے استعمال کی قطعی حُرمت کا فتویٰ ہوگا اور اس طرح نئی نسل اس آفت اور خباثت سے بچ سکے۔ واللہ ولی التوفیق۔

تمباکو نوشی کی حُرمت اور سلفیت

انیسویں صدی عیسوی کی تحریک احیاء دین کے داعیوں میں نجد کے شیخ محمد بن عبدالوہابؒ نمایاں ترین ہستی ہیں۔ شیخ موصوف امام احمد بن حنبلؒ کے فقہی مسلک کے پیرو تھے اور شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہؒ اور ان کے شاگرد رشید علامہ ابن قیمؒ کے اجتہادات سے متاثر تھے۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ بمقابلہ دیگر مسالک فقہ کے حنابلہ و سلفیین حدیث کے الفاظ پر سختی سے کاربند

ہوتے ہیں اور چونکہ حدیث شریف میں آیا ہے:

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَمُفْتِرٍ۔

(مسند احمد، ابو داؤد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ آور اور فتور (بے حسی، مدہوشی اور مستی) پیدا کرنے والی تمام چیزوں کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔

اس لئے آپ اور آپ کے بعد آنے والے سلفی علماء تمباکو نوشی کے خلاف صف آرا رہے ہیں۔ کیونکہ تمباکو نوشی سلفیوں کے ہاں خبائث میں داخل ہے۔

حُرمت کے فتویٰ کی طرف تازہ رُجحان

ہر تحریک کا پہلا دور پُرجوش ہوتا ہے۔

نجد سے اٹھی ہوئی تحریک کی بھی یہی خصوصیت تھی، اور تمباکو کی حُرمت کے بارے میں ان کے اوّلین کارناموں کا اندازہ آج پٹرولیم دور کے روادارانہ طرزِ عمل سے نہیں لگایا جا سکتا۔ مگر مقامِ شکر ہے کہ اسلامی ممالک میں اب علمائے حنابلہ کے علاوہ علمائے احناف، مالکیہ، شوافع اور کسی خاص فقہی مسلک سے غیر منسوب اہلِ علم کی بھی اچھی خاصی تعداد تمباکو اور سگریٹ نوشی کو حرام قرار دینے پر تازہ مضامین اور کتابوں کے انبار لگا رہی ہے اور نجد و حجاز، مصر و شام کے ہر طبقہ علماء میں سے ایک معتد بہ تعداد نے تمباکو کی حرُمت کا فتویٰ صادر کر دیا ہے۔ اس امر سے کسی کو انکار نہیں کہ موجودہ دور عرب ممالک میں پٹرولیم کی لائی ہوئی خوشحالی کا دور ہے جس کے اثرات سے وہاں کے عوام کی معاشرت بچ نہیں سکتی اور حج کے موقعہ پر ہر سال دُنیا کے اطراف و اکناف سے آئے ہوئے لوگوں کی تمباکو نوشی اپنا اثر

ڈالتی ہے۔ بعض کشمیری حجاج تو اس دوڑ میں سب کو پیچھے چھوڑ جاتے ہیں اور سفرِ حج کے سامان میں جن ضروریات کا اہتمام کرتے ہیں ان میں تمباکو کی وافر مقدار اور حقہ کو سامانِ سفر کا سرتاج بناتے ہیں۔ اور مکہ مکرمہ مدینہ منورہ منیٰ، عرفات اور مزدلفہ غرض تمام مقاماتِ مقدسہ پر بے دریغ تمباکو نوشی کرتے ہیں۔ (اللہ تعالیٰ سب کو اس سے اجتناب کی توفیق نصیب کرے۔)

اس کے باوجود یہ ایک حقیقت ہے کہ تدخین (تمباکو نوشی) کے خلاف رائے عامہ پیدا ہو رہی ہے جو ایک خوش آئند بات ہے۔

مُسکِر و مُفتِر اشیاء کی ممانعت

اگر جدید تحقیقات سے ثابت شدہ مضراتِ تمباکو نوشی کو ایک طرف رکھ کر صرف دین ہی کی عینک سے اس کے جواز یا عدمِ جواز کا جواب تلاش کرنا ہو تب بھی اس کا استعمال ممنوع ہی ثابت ہوتا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف جو مسند امام احمد بن حنبلؒ اور سننِ ابوداؤد میں وارد ہے کے الفاظ یہ ہیں:

نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَّمُفْتِرٍ۔

جس چیز میں ان دو باتوں میں سے کوئی بات پائی جائے یعنی وہ چیز جو استعمال کے بعد نشہ پیدا کرے یا اعضاء پر سستی، بے حسی اور غفلت اور فتور طاری کرے وہ ممنوع ہے۔ (اور تمباکو تو فتورِ دماغ اور فتور نظام اعصاب کا موجب بن جاتا ہے، اس لئے اس کے مفتر ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔)

یہ مختصر سی حدیث جو آنحضورؐ کے جوامع الکلم میں سے ہے اور تمباکو نوشی کی ممانعت کا قطعی فیصلہ کر لینے کیلئے کافی ہے بشرطیکہ اس پر غور کرنے کے لئے صحیح زاویہ نگاہ اختیار کیا جائے۔

اگر در خانہ کس است یک حرف بس است

اسراف و تبذیر

تمباکو نوشی کی حرمت اس کے زہر اور سمیت سے ثابت ہے لیکن اس کے مسرفانہ فعل ہونے کے لحاظ سے بھی یہ حرام ہے۔ کیونکہ اس کے پینے سے کوئی فائدہ نہیں ہے بلکہ الٹا نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا ۝ إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوٓا إِخْوَانَ الشَّيٰطِينِ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهِۦ كَفُورًا ۝

(بنی اسرائیل : ۲۶-۲۷)

اور فضول خرچی سے مال نہ اڑاؤ کہ فضول خرچی کرنے والے تو شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے پروردگار (کی نعمتوں) کا کفران کرنے والا (یعنی ناشکرا) ہے۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوٓا ۚ إِنَّهُۥ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ۝ (الاعراف: ۳۱)

کھاؤ اور پیو اور بے جا نہ اڑاؤ کہ بے شک اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں (بے جا اڑانے والوں) کو پسند نہیں کرتا۔

ارشاداتِ مفسرین

مضر صحت اشیاء کو مفسرین حضرات نے اسراف میں شامل کیا ہے اور تمباکو نوشی کا مضر صحت ہونا تو ظاہر ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی رحؒ نے "معارف القرآن" کے نام سے جو تفسیر لکھی ہے اس تفسیر میں " وَلَا تُسْرِفُوا " کی تشریح کرتے ہوئے آپ نے تحریر کیا ہے کہ: "تفسیر روح المعانی اور مظہری وغیرہ میں ہے کہ امیر المؤمنین ہارون رشید کے پاس ایک نصرانی طبیب علاج کیلئے رہتا تھا

اس نے (دربار کے ایک عالم) علی بن حسین بن واقد سے کہا کہ تمہاری کتاب یعنی قرآن میں علم طب کا کوئی حصہ نہیں۔ حالانکہ دنیا میں دو ہی علم، علم ہیں۔ ایک علم ادیان، دوسرا علم ابدان، جس کا نام طب ہے۔ علی بن حسین نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سارے فن طب و حکمت کو آدھی آیت قرآن میں جمع کر دیا ہے وہ یہ کہ ارشاد فرمایا: كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا۔ (اور تفسیر ابن کثیر میں یہ قول بعض سلف کے حوالہ سے بھی نقل کیا ہے۔) پھر اس نے کہا کہ اچھا تمہارے رسولؐ کے کلام میں بھی طب کے متعلق کچھ ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند کلمات میں سارے فن طب کو جمع کر دیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ "معدہ بیماریوں کا گھر ہے"۔ اور "مضر چیزوں سے پرہیز ہر دوا کی اصل ہے اور ہر بدن کو وہ چیز دو جس کا وہ عادی ہے"۔ (تفسیر کشاف، روح المعانی) نصرانی طبیب نے یہ سُنکر کہا کہ تمہاری کتاب اور تمہارے رسولؐ نے جالینوس کے لئے کوئی طب نہیں چھوڑی۔ (معارف القرآن، ج۳، ص ۵۴)۔

میر واعظ یوسف صاحبؒ کی تفسیر

میر واعظ کشمیر مولانا محمد یوسف شاہ مرحوم نے کشمیری زبان میں اپنے تفسیر آمیز ترجمہ قرآن میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ:

اسرافس چھ واریاہ صورتہ،	اسراف کی بہت سی شکلیں ہیں،
حلال چیز مہ آسو حرام کران اتہ گو	کسی حلال چیز کو حرام قرار مت دو
اسرافے، یا پرُ خوری تہ پے خوری	کیونکہ یہ بھی اسراف ہے، پیٹ بھر کر
کرن تہ گو اسرافے۔ یا میل خواہش	کھانا اور کھانے کے اوپر دوبارہ کھانا
آسنہ واری کھیون تہ گو اسرافے،	بھی اسراف ہی ہے۔ بغیر بھوک اور
یا تیوت کم کھیون یمہ سیت بدنس قوتی	خواہش کے کھانا بھی اسراف ہی ہے۔

حاصل سپدہ نہ، یاتم چیز کھین، چین تہ استعمال کرن یم مُضر صحت آسن، شراب ہیو، آفین ہش، تموک ہیوی تہ گو اسرافے۔ بعض سلف صالحینو فرماوُ کہ اللہ تعالیٰ ان چھ جمع کرمژ ساری طب اڈسی آیہ کریمس اندر سو گو" كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا۔

(بیان الفرقان

ازمولانا محمد یوسف شاہ، ج ا ص ۲۸۶)

یا اتنی کم مقدار میں غذا کھانا جس سے جسم کو طاقت حاصل نہ ہو سکے یا ان چیزوں کو کھانا پینا اور استعمال کرنا جو مضر صحت ہوں جیسے شراب، افیون، اور تمباکو، ان چیزوں کا کھانا پینا بھی اسراف ہی ہے۔ بعض سلف صالحین نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سارے علمِ طب کو آدھی آیت میں جمع فرمایا ہے اور وہ آدھی آیت ہے: كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا۔

(میر واعظ مرحوم نے تمباکو نوشی کی مضرت اور نقصانات پر ایک مستقل رسالہ بھی لکھا تھا، افسوس ہے وہ آج کل نایاب ہے۔)

کشمیر میں تمباکو نوشی کا طوفان

مُسرفانہ اکل و شرب کا حرام ہونا از روئے قرآن و حدیث اظہر من الشمس ہے۔ تمباکو نوشی کی صورت میں اسراف اور تبذیر کا اندازہ کرنا ہو تو اس ریاست میں درآمد ہونے والی اشیاء میں تمباکو اور سگریٹ پر خرچ ہونے والی رقوم کو زیر نظر لایئے۔ کشمیر میں کھانے پینے کی جو اشیاء آٹا، چاول، تیل، دال، سبزیاں، انڈے، مرغ، گوشت وغیرہ بیرون ریاست سے کروڑوں روپے کے سالانہ درآمد کئے جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی تمباکو سے تیار شدہ تمام اقسام، سگریٹ، بیڑی، سگار، زردہ (پان کے ساتھ کھانے کا تمباکو) اور نسوار (ناک کے راستے سے دماغ کی طرف کھینچنے کا پسا ہوا تمباکو) وغیرہ اشیاء او

تمباکو کے پیدا کردہ امراض کے علاج کی ادویات بھی کروڑوں روپے کی در آمد کی جاتی ہیں ۔ پہلی قسم کی اشیاء تو ضروریات ہیں لیکن تمباکو اور اس سے متعلقہ ادویات محض اسراف و تبذیر ہے ۔ جب جموں و کشمیر کی چھوٹی سی ریاست میں تمباکو نوشی کی وجہ سے عوام کی محنت و مشقت کی کمائی کا کروڑہا روپیہ ضائع ہوتا ہے تو باقی ریاستوں سے اس اسراف پر جو دولت ضائع ہوتی ہے اس کا اندازہ خود لگا لیجیے ۔

تمباکو نوشی ارتکاب خودکشی کے مترادف ہے

اسلام ایک مسلمان کو تندرست اور توانا دیکھنا چاہتا ہے ۔ کیونکہ ایک صحت مند مسلمان اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق زیادہ خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دے سکتا ہے ۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے :

اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِیُّ خَیْرٌ وَّ	طاقتور ایمان دار کمزور ایمان دار سے
اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِیْفِ	بہتر اور اللہ کا زیادہ محبوب ہوتا ہے
وَ فِیْ کُلٍّ خَیْرٌ ۔ (ریاض الصالحین بحوالہ مسلم)	البتہ دونوں میں بھلائی موجود ہے ۔

ایک مسلمان سے اسلام کا تقاضا ہے کہ وہ ہر وقت اپنی صحت کی حفاظت کرے اور خواہ مخواہ کسی بیماری کو خود دعوت نہ دے بلکہ اگر وہ کسی وجہ سے کسی بیماری کا شکار ہو جائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس بیماری سے شفایاب ہونے کی دُعا کرنے کے ساتھ ساتھ علاج معالجہ کرے ۔ چنانچہ ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ :

قالت الاعراب یارسول	اعراب نے کہا یا رسول اللہ ؐ کیا ہم دوا
اللہ ! الا نتداوی ؟ قال	علاج نہ کرائیں ؟ رسول اللہ ؐ نے فرمایا

نعم یاعباد اللہ تداووا فان اللہ لم یضع داء الا وضع لہ شفاءً او "دواءً" الا داء واحداً۔ فقالوا یا رسول اللہ وماھو؟ قال "الھرم"۔

(ترمذی)

ہاں اے اللہ کے بندو! دوا استعمال کرو کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری نہیں پیدا فرمائی جس کی شفا (یا فرمایا دوا) نہ پیدا کی ہو سوائے ایک بیماری کے۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون سی بیماری ہے؟ آپ نے فرمایا "بڑھاپا"۔

اسلام ایک انسان کو اپنے آپ خود ہلاکت میں ڈالنے سے روکتا ہے۔ خودکشی سے نہایت سختی کے ساتھ منع کرتا ہے۔ ایک صحیح حدیث میں وارد ہوا ہے۔

من قتل نفسہ بسم فسمہ فی یدہ فی نار جھنم خالداً مخلداً۔

(ترمذی)

جس شخص نے زہر کھا کر اپنی جان لے لی وہ زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا وہ اسے استعمال کرتا ہوا جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے سزا بھگتے گا۔

تمباکو نوشی قابلِ نفرت ہے

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ

(الاعراف : ۱۵۷)

(اور (یہ پیغمبر) پاک چیزوں کو ان کے لئے حلال کرتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام ٹھہراتے ہیں۔

سورۂ مائدہ میں فرمایا گیا:

وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا۔ (المائدہ : ۸۸)

اور کھاؤ اللہ کے دیئے ہوئے میں سے جو چیز حلال پاکیزہ ہو۔

اس سے پہلے کی آیات میں فرمایا گیا:

اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ. (المائدہ: ۵) آج تمہارے لئے حلال ہوئیں سب صاف ستھری چیزیں۔

مفسرِ قرآن مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندیؒ نے اس کی شرح میں لکھا ہے کہ: "لغت میں طیبات صاف ستھری اور مرغوب چیزوں کو کہا جاتا ہے اور خبائث اس کے بالمقابل گندی اور قابلِ نفرت چیزوں کے لئے بولا جاتا ہے۔ اس لئے آیت کے اس جملہ نے یہ بتلا دیا کہ جتنی چیزیں صاف ستھری مفید اور پاکیزہ ہیں وہ انسان کیلئے حلال کی گئیں اور جو گندی قابلِ نفرت اور مضر ہیں وہ حرام کی گئی ہیں۔" (معارف القرآن ج ۳ ص ۴۴)

ذوقِ سلیم رکھنے والا کوئی بھی شخص تمباکو کو طیبات (صاف ستھری چیزوں) میں شمار نہیں کرے گا کیونکہ اس سے بدبو آتی ہے اور بدبو بہر حال ناپسندیدہ ہے۔ اور تمباکو نوشی اور سگریٹ نوشی سے طرح طرح کی گندگی پھیلتی ہے حالانکہ اسلام نے نظافت اور صفائی و ستھرائی کا نہایت اونچا معیار قائم کیا ہے۔ یہاں تک کہ آنحضورؐ نے ارشاد فرمایا ہے: "الطھور شطر الایمان۔" (مسلم۔ کتاب الطہارۃ) کہ پاکی نصف ایمان ہے۔

سوال کی ذلت

تمباکو اور سگریٹ نوشی کا عادی ہونے کی وجہ سے بارہا ایک انسان غیر قانونی اور غیر اخلاقی ذرائع اختیار کرنے اور سوال جیسی ذلت سے بھی دوچار ہو جاتا ہے۔ حالانکہ حدیثِ نبوی ہے۔ السؤال ذلٌ (سوال کرنا ذلت ہے) نبی کریمؐ نے مسلمانوں کو اس سے منع فرمایا ہے۔

تمباکو نوشی اور کینسر

جرمنی کے ایک رسالہ SHIBECAL نے لکھا ہے کہ امریکہ کے دس ماہر سائنسدانوں

نے جو امریکہ کے صوبہ مری لینڈ کے ایک مشہور شہر میں واقع ایک تحقیقاتی مرکز سے وابستہ ہیں۔ فرد کی زندگی پر تمباکو نوشی کے مضر اثرات پر ایک تحقیقاتی رپورٹ پیش کی ہے۔ جس میں انہوں نے مندرجہ ذیل نقصانات پر اتفاق کیا ہے:

۱ — مرنے والوں میں سے ان لوگوں کی تعداد مقابلۃً بہت زیادہ ہوتی ہے جو تمباکو پیتے ہیں۔ یعنی ہر سو (۱۰۰) اموات میں سے اڑسٹھ (۶۸) وہ ہوتے ہیں جو تمباکو کے عادی ہوتے ہیں جبکہ ۳۲ اموات غیر تمباکو نوشوں کی ہوتی ہے۔

۲ — مندرجہ ذیل بیماریوں میں مرنے والے مریضوں میں تمباکو نوش لوگوں کی تعداد نسبتاً زیادہ ہوتی ہے۔ اس تناسب کی تفصیل یوں ہے:

بیماری	تمباکو پینے والے مریض	اور غیر تمباکو نوش مریض
پھیپھڑے کا کینسر	۱۰	۸
شریانوں کا ورم، سانس لینے کے وقت رگوں میں سوزش	۶	۱
نرخرے میں کینسر	۵	۴
منہ کا کینسر	۴	۱
دل کی بیماریاں	۷	۱

۳ — دل کی وہ خاص بیماریاں جن سے ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں بہت سے بیمار مر جاتے ہیں، ان کی اکثر تعداد تمباکو نوشوں کی ہوتی ہے۔ کبھی ان کا تناسب غیر تمباکو نوشوں کے مقابلے میں ۷۰/۱۰۰، کسی بیماری میں ۵۰۰/۱۰۰ اور خاص پھیپھڑے کے کینسر میں یہ تناسب ۱۰۰۰/۱۰۰ ہوتا ہے۔ (منقول از تربیت الاولاد فی الاسلام، ج ۱ ص ۲۱۵، ۲۱۶، از علامہ شیخ عبداللہ ناصح علوان۔ بیروت)

یوں تو تمباکو اور سگریٹ نوشی سے متعدد بیماریاں پیدا ہوتی ہیں جن کی تفصیل کتاب ہٰذا کے مقالات میں موجود ہے لیکن ان امراض کی فہرست میں سرطان (کینسر) کا لاعلاج مرض سرِفہرست ہے۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن یعنی عالمی ادارہ صحت نے ۱۹۷۵ء میں اپنی رپورٹ میں واضح طور پر کہا تھا کہ تمباکو نوشی سے کینسر ہوتا ہے۔ ہر سال پوری دنیا میں کینسر میں مبتلا ہونے والوں کی تعداد ۵۹ لاکھ ہوتی ہے۔ انسانی پھیپھڑے کینسر سے سب سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ چنانچہ ۴ لاکھ ۲۴ ہزار کیس پھیپھڑے کے کینسر کے، ۴ لاکھ ۲۲ ہزار معدے کے کینسر کے، بڑی آنت اور چھوٹی آنت کے ۲ لاکھ ۵۱ ہزار، حلق کے ۲ لاکھ ۳۳ ہزار اور مثانہ کے ۱ لاکھ ۹۸ ہزار، خواتین میں چھاتی کے ۵ لاکھ ۴۱ ہزار، حلق کے ۴ لاکھ ۵۹ ہزار، معدے کے ۲ لاکھ ۶۱ ہزار، پھیپھڑے کے ۱ لاکھ ۲۷ ہزار، بڑی آنت اور چھوٹی آنت کے ۲ لاکھ ۵۶ ہزار ہوتے ہیں۔ ماحولیات کے لحاظ سے تمباکو اہمیت رکھتی ہے۔ امریکہ میں ۲۰ فیصد کینسر کے مریض وہ ہوتے ہیں جو سگریٹ نوشی کے عادی ہوتے ہیں۔ پوری دنیا میں ۶۰ تا ۷۵ فیصد کینسر کے مریض پھیپھڑے کے کینسر سے متاثر ہوتے ہیں۔ ہندستان میں حلق کا کینسر عام ہوتا ہے جو تمباکو کے استعمال کا نتیجہ ہوتا ہے۔ پان سپاری کی وجہ سے بھی کینسر ہوتا ہے۔ مثانہ وغیرہ کے کینسر میں اضافہ بھی تمباکو کی وجہ سے ہوتا ہے اور یہ اضافہ تقریباً ۱۵ فیصد ہے۔ اس سلسلے میں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ تمباکو سے حکومت کو جو آمدنی ہوتی ہے اس سے زیادہ رقم تمباکو سے پیدا ہونے والے امراض کے علاج کے لئے صَرف کی جاتی ہے۔ (ہفت روزہ ندائے ملت لکھنؤ ۸ دسمبر ۱۹۸۵ء)۔

عالمی ادارہ صحت کی ایک حالیہ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ:

"About 2.5 million people die each year from tobacco-related diseases - from lung cancer, chronic bronchitis, emphysema and heart disease. That makes one death every thirty seconds."

(تمباکو نوشی سے پیدا ہونے والے امراض پھیپھڑے کے کینسر، مُزمن ورم نرخرہ، اِمفیزِ مَا اور امراضِ قلب سے ہر سال تقریباً ۲۵ لاکھ لوگ جاں بحق ہوجاتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر ۳۰ سکنڈ میں ایک موت واقع ہوتی ہے۔)

عالمی ادارہ صحت (WHO) کی ایک اور تازہ ترین رپورٹ میں اس بات کا انکشاف کیا گیا ہے کہ اگر تمباکو نوشی کا آج کا رجحان جاری رہتا ہے تو دنیا میں آج جو ۱۵ کروڑ بچے زندہ ہیں وہ بالآخر اسی تمباکو سے پیدا ہونے والی بیماریوں کی وجہ سے ہلاک ہوجائیں گے۔ پوری رپورٹ یہ ہے:

"Tobacco is the most commonly used and widely distributed drug in the world today. Its use is legal in all countries although it is lethal. Every year tobacco claims the lives of some 2.5 million people throughout the world. In countries where smoking is a long-established custom, about 90% of lung cancer cases, 30% of all cancers and over 80% of cases of bronchitis and emphysema are attributable to tobacco use as are some 20-25% of coronary heart disease and stroke deaths. This has serious implications for the health of children and young people: the earlier they become regular smokers and persist in the behaviour as adults the greater the risk of dying prematurely. It has been estimated that if present tobacco consumption trends continue, about 150 million children alive in the world today will eventually die of tobacco-induced diseases."

تکرارِ آراء ـ قندِ مکرر

مجموعۂ ہٰذا میں مختلف علماء و مفکرین کے جو مقالات ہیں ان میں اکثر باتیں قندِ مکرر کے طور مشترک آئی ہوئی ہیں۔ چونکہ ہر ایک مقالہ نگار کا اندازِ تحریر جُدا گانہ ہے اور مختلف علماء کی آراء سے ہمارے اس خیال کو تقویت پہنچتی ہے کہ تمباکو کا استعمال انسانی صحت کے لئے زہرِ ہلاہل ہے۔ اس لئے ہر انسان کے لئے عموماً اور ایک مسلمان کے لئے خصوصاً اس کا استعمال حرام اور گناہِ عظیم ہے۔

اظہارِ تشکّر

کتاب ہٰذا مرتب کرنے کے سلسلے میں مجھ پر اصحابِ علم و دانش اور اربابِ فکر و نظر نے عنایت ناموں کی بارش کی اور کہا کہ "آپ کا مجوزہ اقدام قابلِ تحسین ہے۔"

بعض حضرات نے مجھے چند اہم رسائل و جرائد اور کتابیں فراہم کیں، جن سے مجھے بعض اہم مضامین اور فتاویٰ تک رسائی حاصل ہوئی ہے۔ میں ان سب محسنین کا تہِ دل سے شکر گذار ہوں۔

زمانۂ حال میں طبِ یونانی کے مُحسن و سرپرست اور ملک کے عظیم دانشور جناب حکیم عبدالحمید صاحب دہلوی (زیدت حسناتھم) کا ان کی ہمت افزائی پر ممنون ہوں۔

خلاصۂ معروضات

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ تمباکو اپنی تمام بُرائیوں کے ساتھ زمانۂ حاضر کی بہت بڑی بدعات میں سے ہے جو نسلِ انسانی اور اخلاقِ اسلامی کا دشمن ہے۔ اپنی محدود بساط علم و عمل کے مطابق موجودہ سوسائٹی میں پھیلی ہوئی بدعات کے خلاف جہاد میں حصّہ لینے کی مجھے ایک تمنّا ہے جو قلم ہاتھ میں اٹھانے کی ہمت دلاتی رہتی ہے۔ اس سلسلہ میں گذشتہ سال معاشرے میں پھیلی ہوئی مروجہ جہیز کے رسم کی بدعت کے خلاف "فتنۂ جہیز" کے نام سے ایک مجموعہ مضامین اہلِ بصیرت کی خدمت میں پیش کیا تھا جو الحمد للہ بہ نظرِ پسندیدگی دیکھا گیا۔

بہر حال تمباکو اور سگریٹ نوشی ایک ایسی آفت ہے جس نے پورے سماج کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طالب علم بُری طرح اس خراب عادت کی گرفت میں آگئے ہیں اور اساتذہ اور طلبہ بے تکلف سگریٹ نوشی کے عادی ہو گئے ہیں۔ بسوں میں سگریٹ نوشی کے خوگر نہایت

بے باکی کے ساتھ سگریٹ کا دھواں پھنکارتے رہتے ہیں۔ جس سے نہ پینے والوں کو خاص کر مستورات اور بچوں کو سخت ذہنی اذیت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

مقالاتِ مندرج مجموعۂ ہٰذا میں کوشش کی گئی ہے کہ تمباکو کے بارے میں علمی پہلو کی وضاحت ہوجائے لیکن کسی چیز کے مضرات کا علم حاصل ہوجانا ہی کافی نہیں ہے۔ اصل مقصد تو حاصل شدہ علم کی روشنی میں عوام کے عمل کو استوار کرنا ہے اور یہ مقصد تب ہی پورا ہوگا جب خاص اس مقصد کی تکمیل کے لئے جگہ جگہ "انسدادِ تمباکو نوشی" کی تنظیمیں کھڑی ہوجائیں جو اس عادتِ بد اور بدعتِ سیئہ کے خلاف تبلیغ کریں اور پینے والوں کو دلائل سے قائل کرکے اس خبیث چیز کے استعمال سے نجات دلوائیں۔ امید ہے کہ دردمندانِ قوم حصولِ علم کے بعد عمل کی شاہراہ تلاش کرنے سے غافل نہ رہیں گے۔ والاجر عنداللہ۔

رب کریم سے میری دعا ہے کہ یہ کتاب عامۃ الناس کے لئے عموماً اور اہلِ اسلام کے لئے خصوصاً نفع بخش ثابت ہو۔ (آمین)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

الفقیر الی اللہ
عبد الرحمٰن کوندو
کوکر باغ ڈاکخانہ نوشہرہ سرینگر ۱۹۰۰۱۱
کشمیر

۱۲ اپریل سنہ ۱۹۹۰ء

تمباکو نوشی

از سماحۃ الشیخ محمد بن ابراہیم بن عبد اللطیف آل الشیخ رحمہ اللہ - سعودی عرب

اَلحمد للہ وَحْدَہٗ وَالصَّلوٰۃ وَالسَّلَامُ علی مَنْ لَّا نبی بَعْدَہٗ

اما بعد : مجھ سے تمباکو نوشی کے متعلق دریافت کیا گیا کہ ہمارے معاشرے کی اکثریت تمباکو نوشی کی دلدادہ ہے اس کی شرعی حیثیت کیا ہے ؟

اس بات کا تو تمام حضرات کو علم ہے کہ ہم اور ہمارے مشائخ ، ائمہ دین اور مُحققین شرعِ متین تمباکو نوشی کے حرام ہونے پر متفق ہیں ، پہلے تو میرے جی میں آیا کہ اس کا تفصیلی جواب نہ دوں ، لیکن معاً خیال پیدا ہوا کہ مسائل کی تشفی کرنا میرا دینی فریضہ ہے اور یہ بھی خیال آیا کہ شاید اس کا تفصیلی جواب دینے سے اس خباثت کے پھیلاؤ کو روکا جاسکے ، تو میں نے قرآن ، حدیث ، عقل اور معتبر اطباء کی آراء و دلائل کی روشنی میں جواب دینے کا عزم کیا ، جہاں تک تمباکو نوشی کے حرام ہونے کا تعلق ہے پہلے تو اس سلسلہ میں قرآن وحدیث کے دلائل ملاحظہ فرمائیں :-

تحریم خبائث اللہ سبحانہٗ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا :

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ۡ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ ۝

(الاعراف ، ۱۵۷)

وہ لوگ جو (محمد) رسول (اللہ) جو نبی امی ہیں کی پیروی کرتے ہیں جن (کے اوصاف) کو وہ اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں وہ انہیں نیک کام کرنے کا حکم دیتے ہیں اور برے کام سے روکتے ہیں اور پاک چیزوں کو ان کے لئے حلال کرتے ہیں اور

ناپاک (گندی) چیزوں کو ان پر حرام ٹھہراتے ہیں۔

بخاری شریف میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ۔ ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر قسم کی شراب حرام ہے۔

ابو داؤد اور ترمذی شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے مرفوعہ روایت منقول ہے:

كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَا أَسْكَرَ الْفَرَقُ مِنْهُ فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ ٥

ہر نشہ آور چیز حرام ہے جس مشروب کی کثیر مقدار نشہ پیدا کرے اس کا ایک گھونٹ پینا بھی حرام ہے۔

الفُرَقُ (ناپنے کا ایک برتن جس میں ۱۶ رطل آتا ہے، یہاں کثیر مقدار مرادی معنی کیا گیا ہے۔ مذکورہ آیتِ کریمہ اور احادیث صحیحہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ سیگرٹ نوشی ایک بہت بری عادت ہے اور یہ نشہ آور بھی ہے اور بعض اوقات یہ فاتر العقل بھی ثابت ہوتی ہے۔

اسلامی شریعت میں اس کے علاوہ بھی جتنی نشہ آور چیزیں ہیں ان سب کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

مسکر و مفتر

مسند امام احمد اور ابو داؤد میں اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے مروی ہے فرماتی ہیں: نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَمُفْتِرٍ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ آور اور مست کر دینے والی چیز کو حرام قرار دیا۔

حافظ زین عراقی نے اس روایت کی سند کو صحیح قرار دیا ہے اور علامہ سیوطیؒ نے بھی اس روایت کی صحت کا اقرار کیا ہے۔

اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ سیگرٹ نوشی سراسر فضول خرچی ہے ، اور اس کا عادی بھی اس بات کا اعتراف کرتا ہے کہ فضول عادت ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔

اضاعتِ مال بخاری اور مسلم شریف میں منقول ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ علیکم عقوقَ الامھاتِ وَوَأْدَ البناتِ وَمَنعاً وَھاتِ وَکَرِہَ لکم قِیلَ وَقالَ وَکثرۃَ السؤالِ وَاِضاعۃَ المالِ"

اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی، بیٹی کو زندہ درگور کرنے، کسی کا حق مارنے اور دوسرے کا حق لینے کو حرام کر دیا اور تمہارے لئے یاوہ گوئی، کثرتِ سوال اور مال ضائع کرنے کو ناپسند فرمایا۔

اب میں آپ کے سامنے مذاہب اربعہ یعنی حنفی ، مالکی حنبلی اور شافعی علماء کا موقف پیش کرتا ہوں۔

احناف کا فتویٰ فقہاء حنفیہ میں سے شیخ محمد عینی نے تمباکو نوشی کے حرام ہونے پر ایک کتاب تحریر کی ہے جس میں چار وجوہ کی بنا پر تمباکو نوشی یا سیگرٹ کو حرام قرار دیا ہے۔

۱ــــ تمباکو نوشی یا سیگرٹ نوشی کے حرام ہونے کی پہلی وجہ تو یہ ہے کہ دنیا کے تمام ڈاکٹر اور طبیب اس کے مضرِ صحت ہونے پر متفق ہیں۔

۲ــــ دوسری وجہ یہ ہے کہ تمباکو نوشی سے طبیعت میں مستی پیدا ہوتی ہے ، اور ہر مستی پیدا کرنے والی چیز کو شارع علیہ السلام نے ممنوع قرار دیا ہے۔

۳ــــ تمباکو نوشی کے حرام ہونے کی تیسری وجہ یہ ہے کہ پینے والے کے منہ میں اس قدر بدبو پیدا ہو جاتی ہے کہ جو لوگ سیگرٹ نوشی کے عادی نہیں ہوتے انہیں بہت زیادہ اذیت پہنچتی ہے اور خصوصاً نماز میں اس صورتِ حال سے اور زیادہ تکلیف ہوتی ہے اور اس سے نماز میں شامل فرشتوں کو انتہائی کوفت ہوتی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بخاری و مسلم میں مرفوع حدیث منقول ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ اَکَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا فَلْیَعْتَزِلْنَا وَ لِیَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْیَقْعُدْ فِی بَیْتِہٖ۔

جس نے لہسن یا پیاز کھایا وہ ہم سے اور ہماری مسجد سے الگ ہوجائے اور اپنے گھر بیٹھا رہے۔

اس بات سے یقیناً آپ اتفاق کریں گے کہ تمباکو نوشی کی بدبو لہسن اور پیاز کی بدبو سے کسی طرح کم نہیں ہوتی۔

بخاری اور مسلم شریف میں حضرت جابرؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں:

اِنَّ الْمَلَائِکَۃَ تَتَاَذّٰی مِمَّا یَتَاَذّٰی مِنْہُ النَّاسُ۔

جس چیز سے لوگوں کو اذیت ہوتی ہے اس سے فرشتوں کو بھی اذیت پہنچتی ہے۔

ایک حدیث میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من آذیٰ مسلما فقد آذانی ومن آذانی فقد آذی اللہ۔

جس نے کسی مسلمان کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی گویا اس نے خدا تعالیٰ کو اذیت دی۔

۴۔ سیگرٹ نوشی کے حرام ہونے کی چوتھی وجہ یہ ہے کہ یہ سراسر فضول خرچی ہے کہ اس کا قطعاً کوئی فائدہ نہیں بلکہ نقصان ہی نقصان ہے۔ ابوالحسن مصری حنفی کہتے ہیں:

"قرآن وحدیث اور عقلی دلائل سے یہ بات واضح ہوچکی ہے کہ تمباکو نوشی حرام ہے" نیز سب سے پہلے تمباکو اس سرزمین میں دریافت ہوا جہاں یہود ونصاریٰ اور مجوس آباد تھے۔

سب سے پہلے ایک یہودی طبیب اسے سرزمین یورپ میں لایا۔ اور لوگوں کو اس کے کش لگانے کی ترغیب دی۔ سرزمین روم میں ایک آنکلین نامی عیسائی لے کر وارد ہوا، سوڈان میں ایک مجوسی نے اسے رواج دیا، پھر یہ بیماری مصر، حجاز، اور دوسرے ممالک میں پھیل گئی۔

یاد رہے کہ شریعت نے ہر نشہ آور چیز کا استعمال ممنوع قرار دیدیا ہے اگر کوئی یہ کہے کہ تمباکو نشہ آور نہیں ہے تو اس بات سے تو انکار نہیں کیا جا سکتا، کہ تمباکو نوشی سے اعضاء شکنی، بے حسی، قلق اور بے چینی کے عوارض ضرور لاحق ہوتے ہیں۔ یہاں (اسکار) یعنی نشہ آور سے مراد مطلق طور پر عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے، خواہ اس میں شدت نہ بھی ہو اس کی دلیل یہ ہے کہ جو شخص اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ سیگرٹ کا کش لگاتا ہے، اگر وہ نشہ سے مدہوش نہ بھی ہو لیکن وہ ایک دفعہ چکرا ضرور جاتا ہے، اس سے اعضاء شکنی اور بے کیفی کے اثرات طبیعت پر مرتب ہونے لگتے ہیں۔

مسند امام احمد اور ابوداؤد میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ آور اور مست کردینے والی چیز سے منع فرمایا۔

علماء کے نزدیک 'مفتر' اس شے کو کہتے ہیں جس کا استعمال عقل میں فتور پیدا کردے اور جسم اعضاء شکنی کا شکار ہو جائے، چونکہ یہ نشے کی علامات ہیں لہٰذا 'مفتر' کا معنی نشہ آور موزوں ہے۔

میرے بھائی تیرے لئے یہی دلیل کافی ہونی چاہئے کہ یہ عادت جسم اور روح کو نقصان پہنچاتی ہے، دل میں خلجان پیدا کرتی ہے اور جسمانی قوتوں کو مضمحل کر دیتی ہے اور بسا اوقات یہ عادت جان لیوا یرقان کا باعث بن جاتی ہے، دنیا کے طبیب اور ڈاکٹر اس بات پر متفق ہیں کہ یہ عادت بدن، جوانمردی عزت و آبرو اور مال و دولت کو نقصان پہنچاتی ہے۔

سیگرٹ نوشی میں فسق و فجور سے مشابہت بھی پائی جاتی ہے کیونکہ اکثر و بیشتر آزاد منش لوگ ہی اس کے عادی ہوتے ہیں۔

مزید برآں اس کے پینے والے کے منہ سے بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔

حنبلی فتویٰ

حنبلی فقہاء میں سے شیخ عبداللہ بن شیخ محمد بن عبدالوہاب علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اور علماء کرام کے بیان سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ یہ بدبودار تمباکو نوشی شرعاً حرام ہے۔

اس دور میں اس کا استعمال بہت بڑھ گیا ہے، ہمارا مشاہدہ یہی ہے کہ بسا اوقات اس سے نشہ پیدا ہوتا ہے۔ بالخصوص ایک انسان سگرٹ نوشی کا بہت زیادہ عادی ہو اور وہ ایک دو دن ناغہ کرنے کے بعد جب وہ کش لگائے گا تو اسے ضرور نشہ آئے گا۔ اور وہ مخبوط الحواس ہو جائے گا اور لوگوں سے بہکی بہکی باتیں کرے گا۔

میری دعا ہے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہمیں اس رسوائی اور بُرے انجام سے محفوظ رکھے، ایک بندہ مومن کو خدا اور رسولؐ کا حکم معلوم ہو جانے کے بعد اور کسی بات کی طرف توجہ مبذول نہیں کرنی چاہیئے، کیونکہ ایک بندہ مومن نے خدا تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور احکامات الٰہیہ اور فرمودات رسول علیہ السلام کی تصدیق کی گواہی دے رکھی ہے۔

شیخ عبداللہ ابابطین رحمۃ اللہ تمباکو نوشی کے حرام ہونے کی ۲ دو وجوہ بیان فرماتے ہیں:

۱ ـــــ ایک وجہ تو انہوں نے یہ بتائی ہے کہ تمباکو نوشی سے اس وقت نشہ پیدا ہوتا ہے جب کہ اس کا عادی انسان کچھ دن وقفہ کرنے کے بعد کش لگائے اگر نشہ پیدا نہ ہو تو طبیعت میں بے حسی اور جسم میں اعضاء شکنی کی علامت ضرور ظہور پذیر ہو جاتی ہے۔

مسند امام احمد میں مرفوع حدیث منقول ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ آور اور مست کرنے والی چیز کے استعمال کو منع فرمایا ہے۔

۲ ـــــ ان کے نزدیک تمباکو نوشی کے حرام ہونے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ اس سے منہ میں بدبو پیدا ہوتی ہے جس سے اس شخص کو بہت زیادہ تکلیف محسوس ہوتی ہے جو

اس کا عادی نہیں ہوتا، اور علماء کرام یُحَرِّمُ عَلَیْھِمُ الْخَبَائِثَ سے استدلال کرتے ہیں اور تمباکو نوشی کو حرام قرار دیا ہے۔

شافعی فتویٰ فقہاء شافعیہ میں سے فقیہہ النجم الغزنی شافعیؒ فرماتے ہیں:

تمباکو ایک نئی پیداوار ہے دمشق میں اس کا تعارف ۱۰۱۵ھ میں ہوا یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ اس کے استعمال سے اگر نشہ پیدا نہ ہو پھر بھی طبعیت میں مستی اور جسم میں اعضاء شکنی کی علامت ضرور پیدا ہوتی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق ایسی اشیاء بھی حرام ہیں جن کے استعمال سے طبعیت میں مستی، اعضاء شکنی وغیرہ کے علامات پیدا ہوتی ہیں، انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ سیگرٹ کا ایک دو مرتبہ کش لگانا کبیرہ گناہ کے زمرے میں نہیں آئے گا۔ ہاں اگر اصرار اور تسلسل کے ساتھ تمباکو نوشی کی جائے تو یہ کبیرہ گناہ ہے، جس طرح کہ کسی بھی صغیرہ گناہ کا اگر بار بار ارتکاب کیا جائے تو وہ کبیرہ بن جاتا ہے۔

بعض علماء نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اگر درج ذیل پانچ میں سے کوئی بھی علامت پائی جائے تو صغیرہ گناہ کبیرہ بن جاتا ہے۔

۱۔ صغیرہ گناہ کے ارتکاب میں تسلسل اور اصرار۔

۲۔ صغیرہ گناہ کو کوئی اہمیت نہ دینا۔

۳۔ صغیرہ گناہ کے ارتکاب پر خوشی کا اظہار۔

۴۔ لوگوں کے سامنے صغیرہ گناہ کا ارتکاب فخر سے بیان کرنا۔

۵۔ کسی عالم دین یا پیشوا کا ارتکاب۔

مالکی فتویٰ فقہاء مالکیہ میں سے شیخ خالد بن احمدؒ فرماتے ہیں کہ:

جو تمباکو نوشی کرتا ہو اسے امام بنانا جائز نہیں اور نہ ہی ایسے فرد سے کاروبار کیا جائے۔

مصر کے علماء میں سے شیخ احمد السنہوری الحنبلی نے سیگرٹ نوشی کو حرام قرار دیا ہے ان کے علاوہ فقہائے مالکیہ میں سے ابراہیم اللقانی، دمشق کے علماء میں النجم الغزی العامری الشافعی، یمن کے علماء میں سے ابراہیم بن جمعان اور ان کے شاگرد ابوبکر الاہدل، حرمین کے علماء میں سے محقق عبدالملک عصامی اور ان کے شاگرد رشید محمد بن علان شارح ریاض الصالحین اور سید عمر بصری اور دیار روم کے شیخ محمد خواجہ اور عیسی شہادی حنفی، مکی بن فروخ، سید سعد بلخی المدنی اور محمد البرزنجی المدنی الشافعی نے تمباکو نوشی اور سیگرٹ نوشی کے حرام ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔

شیخ محمد البرزنجی المدنی فرماتے ہیں کہ میں نے ایک ایسے شخص کو نزع کے عالم میں دیکھا جو تمباکو نوشی کا عادی تھا، پاس کھڑے لوگ اسے کلمہ طیبہ پڑھنے کی تلقین کر رہے تھے اور وہ یہ کہے جا رہا تھا کہ گرم بدبو مجھے جھلسانے جا رہی ہے اور آخری وقت اسے کلمہ پڑھنا نصیب نہیں ہو رہا تھا۔

عقلی دلائل جب تواتر، تجربہ اور مشاہدہ سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ تمباکو نوشی صحت، جسم اور عقل کے لئے نقصان دہ ہے اور اس سے تکلیف دہ امراض مثلاً کھانسی، تپ دق، خفقان قلب، سکتہ اور رگوں میں تشنج جیسی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں تو عقلِ انسانی بھی بالآخر اس نتیجہ پر پہنچتی ہے کہ سیگرٹ نوشی لازماً حرام ہونی چاہئے۔ جس طرح کہ عقلِ انسانی حفظانِ صحت کے جملہ اسباب کو بروئے کار لانے کا تقاضا کرتی ہے اسی طرح صحت کو ضرر پہنچانے والے جملہ اسباب سے بچنے کا بھی تقاضا کرتی ہے ہمیں یقین ہے کہ ہمارے اس تجزیئے سے کوئی عقلمند انسان اختلاف نہیں کرے گا۔

ہاں جو اشخاص مختلف قسم کے شکوک وشبہات کے شکار ہوں اور وہ خواہشاتِ نفس اور اوہام وخیالات کے اسیر ہو چکے ہوں تو انہیں اعلیٰ سوسائٹی میں معزز تصور نہیں کیا جاتا۔

اطباء کا تبصرہ اب رہا اطباء کا تبصرہ تو قدیم اطباء تین چیزوں سے بچنے اور ان کے نقصان دہ ہونے پر متفق ہیں۔

۱ــــ بدبو

۲ــــ گرد وغبار

۳ــــ دھواں

قدیم اطباء کی کتابوں میں ان سے پرہیز کا اکثر تذکرہ ملتا ہے، لیکن جہاں تک متاخرین اطباء کرام کے تبصرے کا تعلق ہے وہ بھی ہم یہاں مختصر طور پر بیان کئے دیتے ہیں۔

انہوں نے تمباکو کو حواس باختہ کرنے والی کڑوی بوٹی قرار دیا ہے، تحقیق وتجربہ کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ تمباکو کی جملہ اقسام زہریلی بوٹیاں ہیں اور ان سے نکوٹین جیسی خطرناک زہر کشید کی جاتی ہے جس کا ایک ہی انجکشن انسان کے خاتمے کے لئے کافی ہے۔

تمباکو کو لوگ مختلف طریقوں سے استعمال کرتے ہیں۔

۱ــــ بعض لوگ تو تمباکو چباتے ہیں، یہ سب سے زیادہ خطرناک طریق استعمال ہے، اس سے جسمانی صحت کو بہت جلد نقصان پہنچتا ہے اس طریق استعمال سے بہت جلد زہریلا مواد انتڑیوں اور پٹھوں تک سرایت کر جاتا ہے۔

۲ــــ تمباکو نوشی کا دوسرا طریق استعمال یہ ہے کہ لوگ اس کے کش حقہ وغیرہ کے ذریعے لگاتے ہیں، یہ انداز بھی صحت کے لئے ضرر رساں ہے اس طریق سے بھی زہریلا مواد انتڑیوں اور معدے تک پہنچتا ہے۔

۳ــــ تمباکو نوشی کا تیسرا طریق استعمال یہ ہے کہ سیگرٹ کے ذریعہ لوگ کش لگاتے ہیں اور یہ انداز کثرت سے لوگوں میں رائج ہے اطباء نے اس کے بہت سے نقصانات بیان کئے ہیں، اطباء کا کہنا ہے کہ تمباکو کا زہر آہستہ آہستہ جسم میں سرایت کرتا ہے، ان کی یہ تحقیق ہے کہ تمباکو میں کافی مقدار میں نکوٹین پائی جاتی ہے، جب یہ دھواں منہ

میں داخل ہوتا ہے تو نکوٹین کی وجہ سے منہ کا زائد لعاب جل کر خشک ہو جاتا ہے اور اس سے نظامِ ہضم پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے، جب یہ دھواں گلے کے ذریعے پھیپھڑوں تک پہنچتا ہے تو ان پر بھی بُرے اثرات مرتب کرتا ہے اور پھیپھڑوں میں موجود رطوبت گاڑھی ہو کر بلغم کی شکل اختیار کر جاتی ہے جس سے کھانسی وغیرہ کی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔

جس طرح حقّے کی نالی کے اندرونی حصے میں دھوئیں کی وجہ سے گاڑھا مواد جمع ہو جاتا ہے بعینہ دل پر بھی دھوئیں کی تہیں جم جاتی ہیں جس سے ضیق النفس دمے کی بیماری لاحق ہو جاتی ہے، معدہ کمزور ہو جاتا ہے اور نظام ہضم خراب ہو جاتا ہے۔

جس نے کبھی تمباکو نوشی نہ کی ہو، اگر وہ سگریٹ یا حقّے کا ایک کش لگائے تو فوراً اس کا سر چکرانے لگے گا، قے، متلی، سر درد اور اعضا شکنی کی علامات پیدا ہونے لگتی ہیں اسی اسی حالت کو تو حواس باختہ یا مستی سے تعبیر کیا جاتا ہے اور یہ اثرات محض اس زہریلے مادے کی بنا پر ہوتے ہیں جو تمباکو کے دھوئیں میں پایا جاتا ہے۔

لیکن جو شخص تمباکو نوشی کا عادی بن جائے۔ تو اس کا نظامِ ہضم خراب ہو جاتا ہے اسے بھوک بہت کم لگتی ہے، کثرت انوشی سے ہلاکت بھی ہو سکتی ہے۔

مجھے ایک واقعہ یاد آرہا ہے کہ ایک مرتبہ دو بھائیوں نے شرط لگائی کہ دیکھیں، ہم میں سے کون زیادہ مقدار میں سیگرٹ نوشی کرتا ہے۔ تو ان میں سے ایک تو سترہویں سیگرٹ پوری کرنے سے پہلے فوت ہو گیا اور دوسرا اٹھارہویں سیگرٹ مکمل کرنے سے پہلے چل بسا۔

تمباکو نوشی جہاں خونی ذرات کو جلاتی ہے وہاں دل میں خفقان بھی پیدا کرتی ہے نظام ہضم بھی خراب ہو جاتا ہے۔ اور اعصاب بھی بُری طرح متاثر ہوتے ہیں۔

استاد مصطفٰے الحمامی اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں ایک مرتبہ کالج کے ایک طالب علم کے ساتھ جا رہا تھا۔ اس نے راستہ میں سیگرٹ فروش سے دو سیگرٹ خریدے ایک سیگرٹ کو سلگا کر میرے حوالے کر دیا اور مجھے قسم دے کر کش لگانے پر مجبور کر دیا۔

میں نے کبھی سگرٹ نہیں پی تھی۔ اس کے اصرار کی وجہ سے جب میں نے کش لگایا۔ تو میں چکرا گیا۔ زمین مجھے گھومتی ہوئی محسوس ہونے لگی۔ میں اپنا سر پکڑ کر زمین پر بیٹھ گیا۔ بڑی مشکل سے اس نے مجھے گھر پہنچایا۔ جسم میں اعضا شکنی کی علامت بھی پیدا ہو گئی اور اس کا اثر دوسرے دن بھی مجھ پر بدستور قائم رہا۔

یہ واقعہ میں نے بہت سے لوگوں کو بتایا میں یہ سوچتا ہوں کہ ایک کش لگانے سے میرا یہ حال ہوا۔ اس کا عادی بننے والوں کی کیا حالت ہوگی مستقل سگرٹ نوشی کرنے والے تو زہر کو تدریجاً اپنے جسم میں اتار رہے ہیں۔ کثرت نوشی سے طبیعت میں جنونی کیفیت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی عادی شخص اس عادت کو ترک کرنے کا ارادہ کرے تو اسے یہ کام بہت کٹھن معلوم ہوتا ہے۔ وہ جب کش نہ لگالے اسے سکون نہیں آتا، گویا کہ وہ اس بیماری کو اپنے اوپر مسلط کر لیتا ہے۔

کبار علماء، اور مشہور اطباء، اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ شریعت سے قطع نظر عقلی نقطۂ نگاہ سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ حفظان صحت کے لئے سگرٹ نوشی سے پرہیز بہت ضروری ہے۔ اور خصوصاً بچوں اور بوڑھوں کو بالکل اس کے قریب نہیں جانا چاہئے کیونکہ ان کے جسم میں بیماری کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت و قوت نہیں ہوتی۔ اسی طرح بلغمی مزاج والے آدمی کو اس سے سخت پرہیز کرنا چاہئے۔ بہت سے لوگوں نے تو اس کے نقصانات اور منہ میں بدبو پیدا ہونے کی وجہ سے سگرٹ نوشی کو ہمیشہ کے لئے ترک کر دیا ہے۔ ......

واللہ اعلم وصلی اللہ علی عبدہ و رسولہ محمد و علی آلہ وصحبہ وسلم

محمد بن ابراہیم بن عبد اللطیف آل شیخ

۴ ـ ۶ ـ ۱۳۸۳ھ

(منقول از رسالہ حکم شرب الدخان)

عربی سے ترجمہ از محمود احمد غضنفر •••

تمباکو نوشی کی حُرمت

از داعی کبیر ڈاکٹر علامہ یوسف القرضاوی حفظہ اللہ مہتمم کلیۃ الشریعۃ قطر یونیورسٹی

جو چیز بھی ضرر رساں ہو اس کا کھانا پینا حرام ہے

اسلامی شریعت کا عام قاعدہ یہ ہے کہ مسلمان کے لئے کسی ایسی چیز کا کھانا پینا جائز نہیں ہے جو اسے فوراً یا آہستہ آہستہ ہلاک کردے، مثلاً ہر قسم کا زہر یا اور کوئی مُضر چیز۔ اسی طرح بکثرت کھانا پینا بھی جائز نہیں کہ بسیار خوری کے نتیجہ میں بیمار پڑ جائے۔ مسلمان کی تحویل میں صرف اس کا نفس ہی نہیں ہوتا بلکہ اس کا دین، اس کی ملت، اس کی زندگی، اس کی صحت، اس کا مال اور اللہ کی ساری ہی نعمتیں اس کے پاس امانت ہوتی ہیں، لہٰذا ان کو ضائع کر جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا (النساء-۲۹) — اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو، یقیناً اللہ تم پر مہربان ہے

اور فرمایا:

وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ (البقرة-۱۹۵) — اور اپنے ہاتھوں اپنے آپکو ہلاکت میں نہ ڈالو

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ (احمد و ابن ماجہ) — ضرر پہنچانا اپنی تمام صورتوں کے ساتھ ناجائز ہے۔

اس اصول کی مناسبت سے ہم کہتے ہیں کہ تمباکو اگر استعمال کرنے والے کیلئے مُضر ثابت ہو رہا ہو تو حرام ہے، خاص طور سے جبکہ ڈاکٹر کسی خاص شخص کے بارے میں یہ بتلائے کہ تمباکو کا استعمال اس کے لئے نقصان دہ ہے۔ اگر بالفرض تمباکو مُضر صحت نہ ہو تب بھی وہ مال کا ضیاع ہے جس میں نہ دینی فائدہ ہے، نہ دنیوی۔ حدیث میں ہے:

نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اِضَاعَةِ الْمَالِ۔ (البخاری) — نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مال ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے

اور یہ ممانعت اس صورت میں اور مؤکد ہو جاتی ہے جبکہ آدمی اپنی ذات یا اپنے
اہل وعیال پر خرچ کرنے کا ضرورت مند ہو۔

(منقول از اسلام میں حلال وحرام از علامہ یوسف القرضاوی۔ ص ۱۰۵)
عربی سے ترجمہ از مولانا شمس پیرزادہ نہ بمبئی ●●●

تمباکو کا حکم

از علامہ الشیخ احمد بن حجر آل بوطامی حفظہ اللہ قاضی محکمۂ شرعیۃ دوحہ ، قطر

تمباکو تمام شہر و دیہات میں رائج ہے اور اکثر لوگ اس پر فریفتہ ہیں۔ یہ خبیث چیز ۱۰۰۰ھ ہجری کے بعد پیدا ہوئی۔ جس وقت وجود میں آئی اس وقت اکثر اہلِ علم اس کی حقیقت سے ناواقف تھے کہ وہ مُسکر ہے یا مُفتر۔ صحت کے لئے مضر ہے یا نہیں؟

اسی لئے علماء کا اس کی حرمت و کراہت کے مابین اختلاف ہے اور کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ جس کے لئے مضر ہو اس کے لئے حرام ہے اور جس کے لئے مضر نہ ہو اس پر حرام نہیں مگر جو بھی غور و فکر کرے گا اور استعمال کرنے والوں کے حالات کا استقراء کرے گا اور قدیم معاصر علماء۔ اور دورِ حاضر کے اطباء کے اقوال سے واقف ہو گا اس پر اس خبیث شے کی حقیقت واضح ہو جائے گی اور جان لے گا کہ اس کا استعمال حرام ہے جس طریقے سے بھی ہو خواہ حقہ و سیگرٹ کے ذریعہ استعمال کرے یا اس کو سونگھے یا منہ میں رکھ کر تھوک دے کیونکہ یہ کبھی مُفتر ہوتا ہے کبھی مُسکر۔

بدن کے اندر اس کی مضرت رسانی اور استعمال کرنے والے کے جسم میں اضرار (نقصانات) کا پیدا کرنا ثابت ہے آگے اس کا بیان آ رہا ہے۔ تفصیل ملاحظہ کیجئے۔

حُرمت کے وجوہ اس کے اندر حرمت کے بہت سے وجوہ اور اسباب جمع ہو گئے ہیں جس کی وجہ سے اس کی تحریم کا حکم لگانا صحیح ہے۔

۱۔ یہ خبیث ہے (بدبودار اور نفرت انگیز ہے) طبعِ سلیم رکھنے والے اس کا شمار خبائث میں کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان فرمائی:

"یُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ" (اعراف: ۱۵۷) لوگوں کے لئے پاکیزہ اشیاء کو حلال اور گندی چیزوں کو حرام کرتے ہیں۔

اپنی بدمزاجی اور کریہہ بو کی بنا پر خبیث ہے۔

۲۔ — اس گندی چیز کو خریدنے میں پیسے خرچ کرنا اسراف و فضول خرچی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ وَکَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّهٖ کَفُوْرًا" [1] اسراف نہ کرو اسراف کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔

طاعتِ خداوندی اور منفعت (یعنی ضروریاتِ زندگی) کے علاوہ کسی دوسرے کام میں پیسہ و مال خرچ کرنا تبذیر کہلاتا ہے۔ بھلا اس تمباکو میں کون سی طاعت و منفعت ہے؟ اور اگر فرض کرلیا جائے کہ اس کے اندر نفع ہے تو اس کے نقصانات نفع سے کئی گنا زیادہ ہیں اور جس کا ضرر نفع سے زیادہ ہو وہ حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مومن بندوں کی مختلف صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ:

"وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَلَمْ یَقْتُرُوْا وَکَانَ بَیْنَ ذٰلِکَ قَوَامًا۔" [2] وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ اسراف کرتے ہیں اور نہ بخل بلکہ درمیانی راہ اختیار کرتے ہیں۔

۳۔ — پہلی مرتبہ یا ایک مدت تک چھوڑنے کے بعد استعمال کرنے والوں کے لئے تمباکو مُسکر (نشہ آور) ہے۔ یہ صفت اس کو حرام قرار دینے کے لئے کافی ہے۔ تحریم کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر استعمال کرنے والے کے لئے مُسکر ہو۔

نقل متواتر سے اس کا مسکر ہونا ثابت ہے وہ اس طرح کہ اس کو بہت سے استعمال کرنے والے اپنی عقل کھو بیٹھے۔ بعض آگ میں جل کر مر گئے۔ بعض سمندر میں گر کر مر گئے۔

---

[1] بنی اسرائیل۔ ۲۶، ۲۷ [2] الفرقان۔ ۶۷

بعض کنویں میں گر کر ہلاک ہو گئے۔
ان حقائق کا انکار مکابر (ہٹ دھرم اور ضدی) ہی کر سکتا ہے۔

۴۔ــــ تمباکو مفتر ہے[1]

مسکرات سے نہی کے متعلق بہت سی حدیثیں گزر چکی ہیں۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے:

نہی عن کل مسکر و مفتر" یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسکر و مفتر (نشہ آور اور حواس کو معطل کرنے والی چیز) سے منع فرمایا۔

۵۔ــــ تمباکو کی کریہہ بو ان لوگوں کو ایذا پہنچاتی ہے جو اسے استعمال نہیں کر سکتے۔ خصوصاً نماز کے مجمع میں بلکہ یہ ملائکہ مکرمین کو بھی ایذا پہنچاتی ہے۔

بخاری و مسلم رحمہما اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے:

"من اکل بصلا او ثوما فلیعتزلنا ولیعتزل مسجدنا ولیقعد فی بیتہ: جو پیاز یا لہسن کھائے وہ ہم سے الگ رہے اور ہماری مسجد سے الگ رہے اور اپنے گھر بیٹھے۔

۶۔ــــ معتبر اطبا، کے بیان کے مطابق یہ صحت کے لئے مضر ہے اور ہر وہ شئے جو صحت کے لئے مضر ہو وہ حرام ہے۔

اس کے بعض جسمانی نقصانات ملاحظہ کریں:

۱۔ــــ دل کو خراب کر دیتی ہے۔

۲۔ــــ قویٰ کو کمزور کر دیتی ہے۔

۳۔ــــ رنگ کو زرد کر دیتی ہے خصوصاً دانت کو۔

۴۔ــــ بلغم و کھانسی پیدا کر دیتی ہے۔

۵۔ــــ سینے کے ایسے امراض (مثلاً ٹی بی، دمہ، کینسر وغیرہ) پیدا کرتی ہے جن سے شفایابی مشکل ہے۔

---

[1] اعضا کا ڈھیلا پڑ جانا اور ان میں دھن دانکساری کا آجانا "فتر" کہلاتا ہے۔

۶۔۔۔۔ قوت باہ کو کمزور کر دیتی ہے۔

۷۔۔۔۔ سل ریوی (تپ دق۔ ٹی۔ بی) مرض قلب اور ہارٹ فیل ہو کر موت کا باعث ہوتا ہے۔

۸۔۔۔۔ فساد ذوق، بدہضمی، قابلیت طعام کی قلت۔

۹۔۔۔۔ کریات دم کی تخریب، دل پر بُری تاثیر، حرکتِ قلب کے نظام میں تشویش۔

یہاں ہم قارئین کی معلومات میں اضافہ کی غرض سے اس کی مضرت کو بیان کر رہے ہیں جسے اس دور کے اکثر لوگوں نے تحریر کیا ہے۔ وہ یہ کہ سرطان ریہ (پھیپھڑے کا کینسر) تدخین یعنی حقہ اور بیڑی و سیگرٹ نوشی سے پیدا ہوتا ہے (بیڑی و سیگرٹ عموماً تمباکو سے بنتے ہیں) اور حقہ نوشی چلم میں تمباکو پر آگ رکھ کر کی جاتی ہے۔

ماہنامہ رسالہ دنیا العلم عدد ۹ جلد ۱ میں ہے کہ:

اب وقت آگیا ہے کہ تمام لوگ تدخین (حقہ و بیڑی و سیگرٹ نوشی) وغیرہ کے خطرناک نقصانات سے واقف ہوں۔ یہ ردّی مادہ بڑے پیمانے پر موت اور پیچیدہ تکالیف و آلام کا موجب و سبب ہوتا ہے۔

بہت سے روشن خیال اور ذکی نوجوانوں کو تدخین (حقہ و بیڑی و سیگرٹ نوشی وغیرہ) کے ضرر سے نجات دلانے کی خاطر اس کے خطرناک نتائج کی پوری شرح ضروری ہے جن میں سے کتنے لوگ اس موضوع پر کثرت گفتگو سے حیرت و تعجب میں پڑے ہوئے ہیں۔

رسالہ مذکور نے تدخین کے بارے میں طویل گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ:

"تدخین تباہ کن امراض پیدا کرتی ہے"۔

تدخین (حقہ و بیڑی و سیگرٹ نوشی وغیرہ) سے پیدا ہونے والے بہت سارے دوسرے امراض کی فہرست میں یہ تباہ کن مرض یعنی کینسر چوٹی کا مرض ہے اور تدخین سے

وہ امراض قلب بھی پیدا ہوتے ہیں جن کا سبب قلتِ دم ہے اور تدخین سے وہ امراض بھی ہوتے ہیں جن کا تعلق خون کی رگوں سے ہے۔

حاصل یہ کہ یہ سارے امراض تدخین کی بُری عادت سے پیدا ہو جایا کرتے ہیں. البتہ سرطان ریہ (پھیپھڑے کے کینسر) کو تدخین سے بہت زیادہ تعلق و ربط ہے یعنی تدخین سے یہ بیماری زیادہ ہوتی ہے اس بیماری یعنی کینسر (سرطان) کا وجود بہت ہی کم تھا مگر موجودہ صدی کی آخری تہائی میں یہ بیماری بڑے زوروں سے پھیلی۔ پہلے یہ مردوں کے اند پھیلی بعد میں اس نے عورتوں کو دھر لیا۔

اس صدی کی پہلی دو تہائی میں سرطان ریہ کے سبب اموات. بہ نسبت گزشتہ ادوار کے زیادہ ہوئیں۔ (دنیا العلم ملخصا)

شبہ کا ازالہ کہیں قارئین کو یہ شبہ نہ ہو کہ اس خبیث چیز پر تحریم کا حکم لگانے میں میں منفرد ہوں اس لئے مذاہب اربعہ کے بعض اہل علم کا ذکر کر دینا فائدہ سے خالی نہیں جنہوں نے اسے حرام قرار دیا ہے۔

شافعیہ تمباکو کے حرام ہونے کے اثبات میں شوافع میں سے علامہ ابن علان شارح ریاض الصالحین کے دو رسائل ہیں۔

شیخ عبدالرحیم الغنزی، ابراہیم بن جمعان، ان کے شاگرد ابوبکر الاہدل القلیوبی، البحیری اور بہت سے دوسرے لوگ تحریم تمباکو کے قائل ہیں۔

مالکیہ علامہ کنون محشی شرح عبدالباقی علے مختصر خلیل نے طویل بحث کے بعد فرمایا: اکثر متاخرین تمباکو کی ممانعت و تشدید پر قائم ہیں انہیں میں سے محقق عالم ابوزید سیدی عبدالرحمٰن الفاسی نے فرمایا۔

جس پر بلا جھجک اعتماد کرنا چاہئے اور اسی کے اندر دین و دنیا کی فلاح ہے اور تمام اسلامی ممالک میں اس کا اعلان واشتہار کرنا واجب ہے کہ سیگرٹ کا استعمال کرنا

حرام ہے اس لئے کہ جو حضرات تمیز وتجربہ رکھتے ہیں انھوں نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ اس سے فتور، سن اور بے حسی پیدا ہوتی ہے۔ یہ نشہ لانے میں شراب کی ابتدائی حالت کی شریک کار ہے۔

اور انھیں میں شیخ ابراہیم اللقانی۔ ان کے استاذ سالم السنہوری وغیرہ ہیں۔

حنفیہ تمباکو کی تحریم (حرمت) کے سلسلے میں شیخ محمد العینی کا ایک رسالہ ہے انھوں نے اس کی تحریم کو چار وجوہ سے ثابت کیا ہے۔ گزشتہ وجوہ واسباب میں ان کا ذکر آچکا ہے۔ اور شیخ محمد الخواجہ، عیسی الشہاوی الحنفی، مکی بن فروخ، شیخ سعد البلخی المدنی، عمر بن احمد المصری الحنفی، ابو السعود مفتی استنبول وغیرہ۔

حنابلہ حنابلہ کا اس کی تحریم پر اتفاق ہے اور شاذ قول کا کوئی اعتبار نہیں۔ یہاں تک کہ عوام میں یہ بات عام ہے کہ جو اس کو حرام کہے اس کو حنبلی وہابی کہتے ہیں کیونکہ ان کا گمان ہے کہ تمباکو کو صرف حنابلہ اور وہابی ہی حرام قرار دیتے ہیں۔

حالانکہ مذاہب اربعہ کے متبعین میں سے بہت سے لوگوں نے اس کو حرام قرار دیا ہے۔ اور اس کی تحریم میں کتابیں تالیف کی ہیں۔

دورِ حاضر میں بہت سے اخبار ومجلات میں اس سلسلہ میں بہت سے مباحث، مقالات شائع ہوئے اور مستقل رسالے تالیف کئے گئے اور جملہ مخدرات کو ختم کرنے کے لئے جمعیتیں تشکیل کی گئیں اور تمباکو بھی منجملہ مخدرات میں سے ہے۔

تدخین کی مضرتوں کے سلسلے میں ڈاکٹر حجر بن احمد اسپیشلسٹ امراض قلب و سابق ڈائرکٹر وزارت صحت قطر کا بہترین مقالہ ہے جس کا ذکر یہاں مناسب ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو صراط مستقیم کی ہدایت فرمائے۔ آمین۔

سگریٹ نوشی دیر میں ظاہر ہونے والی خودکشی ہے

ڈاکٹر حجر بن احمد حجر نے کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ:

۱ سگریٹ نیز دوسری چیزوں کے ساتھ "تدخین" کرنے والا اپنی عمر میں سے آٹھ سال سے لے کر بارہ سال تک ضائع کرتا ہے۔

۲ یہ شخص اپنے اس فعل میں ہر مرتبہ پندرہ سے لے کر اٹھارہ منٹ ضائع کرتا ہے۔

۳ یہ شخص اپنے اس فعل پر عمر بھر میں چالیس ہزار ریال تک خرچ کر ڈالتا ہے۔

۴ یہ فعل ایسے امراض واموات کا سبب بنتا ہے جن سے نجات ممکن نہیں۔

۵ سرطان (کینسر) میں دس اور امراض قلب میں تیس فیصدی ان کا حصہ ہے۔

۶ سگریٹ نوشی وغیرہ کے سبب اموات بہ نسبت جنگ وبس حادثات کے زیادہ ہوتی ہیں۔

۷ سگریٹ پینے والے ننانوے فیصد (دمّہ) انفیسا کے مریض ہوتے ہیں، ASTHMA ایک بیماری ہے جس سے ضیق تنفس پیدا ہوتا ہے۔ اس بیماری کو اردو میں دمّہ یا ضیق النفس کے لفظ سے تعبیر کرنا چاہئے۔

ان علمی حقائق سے ہمارے لئے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ "تدخین" سگریٹ نوشی وغیرہ کا نقصان انسانی صحت پر ڈائرکٹ پڑتا ہے۔ طبی تحقیقات نے یہ ثابت کر دیا ہے اس میں شک کی گنجائش نہیں کہ سگریٹ کی عادت صحت کے لئے سخت خطرناک ہوتی ہے اور مسلسل ریسرچ وتحقیقات نے یہ اکتشاب کیا ہے کہ سگریٹ کے اضرار (مضر اثرات) انسان کے تمام اعضاء جسمانی پر پڑتے ہیں اور اس کا خطرہ ہر عضو کو شامل ہوتا ہے۔

سگریٹ کیا ہے؟

سگریٹ گیس و دھواں دار کیمیاوی مواد سے بنتا ہے جیسے تارکول، نیکوٹین، زہریلا کاربون آکسائڈ اور باریک ذرات اور دوسرے سخت مواد کے لاکھوں جزئیات۔ نیکوٹین کی بھاپ سگریٹ کے اندر زہریلے مادوں میں سب سے خطرناک ہوتی ہے اور بعض امراض کا اساسی سبب بنتی ہے۔ سگریٹ پینے والا جب آخر تک سگریٹ پی لے یا ایسا سگریٹ پیئے جس میں فلٹر ہو تو اس مادہ کا کافی مقدار حاصل کر لیتا ہے۔ درج ذیل حقائق بالاختصار سگریٹ کے اضرار (نقصانات) کو واضح کریں گے۔

سگریٹ نوشی اور پھیپھڑا

یہ بات معروف ہے کہ سگریٹ کا دھواں جب پھیپھڑے سے گزرتا ہے تو نکوٹین جیسے ضرر رساں مادے کو پھیپھڑے کے پردے پر جما دیتا ہے خصوصاً ان مقامات پر جہاں ہوا کی بڑی نالیاں چھوٹی نالیوں کی طرف منقسم ہوتی ہیں (یہی وہ مقام ہے جہاں سرطان ریہ اکثر ہوتا ہے) پھیپھڑے کے مشہور امراض جن کا سبب سگریٹ ہے یہ ہیں:

۱۔ دمہ یا انفیا (ASTHMA) یہ وہ مرض ہے جو پھیپھڑے کی ترکیب کو برباد اور اس کی مطاطی مرونت کو مفقود کر دیتا ہے جس کی وجہ سے اس کے اندر ہوا رک جاتی ہے اور تدریجاً صعوبت تنفس (سانس لینے میں تکلیف) کا سبب بن جاتا ہے۔

ایک ہزار سگریٹ نوشوں کا ان کی وفات کے بعد ریسرچ کیا گیا اور ان کے پھیپھڑے کو سگریٹ نہ استعمال کرتے والوں کے پھیپھڑے سے مقابلہ کیا گیا تو ان کی وفات تقابلی ریسرچ سے یہ نتیجہ برآمد ہوا کہ جو حضرات روزانہ ایک سے انیس سگریٹ پی جاتے ہیں ان میں سے ستاسی فیصد موت کے وقت (دمہ) کے شکار ہو جاتے ہیں

اور جو لوگ یومیہ بیس یا اس سے زائد سگریٹ پی لیتے ہیں وہ تقریباً ۹۹ فیصدی اس مرض کے شکار ہوتے ہیں جب کہ سگریٹ نہ استعمال کرنے والے دس فیصدی اس بیماری کے شکار ہوتے ہیں۔

۲ــــ سرطان یا کینسر (وہ مرض جو خلیوں کے تحکم جسم سے خارج شکل میں بڑھ جانے سے پیدا ہوتا ہے) جوں جوں سگریٹ نوشی کی مدت اور یومیہ سگریٹ کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے کینسر کے لاحق ہونے کے خطرات بڑھتے ہیں۔

۶۸ کتوں پر تجرباتی ریسرچ ۸۵۸ دن تک سگریٹ نوشی کی تدریب (مسلسل استعمال) کے بعد کیا گیا تو یہ نتیجہ برآمد کیا کہ:

ان میں سے ۲۸ تجربہ ختم ہونے سے پہلے مر گئے اور بقیہ تجربہ ختم ہونے کے بعد مر گئے اور جب ان کتوں کے پھیپھڑوں کی جانچ کی گئی تو ان میں سے بارہ پھیپھڑے سرطان یعنی کینسر کی بیماری میں مبتلا تھے۔

صرف پھیپھڑے ہی کے اندر سگریٹ نوشی سے سرطان نہیں پیدا ہوتا ہے بلکہ منہ حلق، مری (سانس لینے اور خوراک نگلنے کی نالیوں) بنکریاس وغیرہ میں سرطان پیدا ہونا سگریٹ نوشی سے کافی متعلق ہے۔

سگریٹ اور دل

سگریٹ نوشی خون کی رگوں میں تصلب (سختی) اور امراض قلب (یعنی دل کی بیماریوں کی زیادتی کا موجب بنتی ہے) کو زیادہ پیدا کرتی ہے۔ سگریٹ پینے والے بہ نسبت نہ پینے والوں کے امراض قلب میں ۴۲ فیصد زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ سگریٹ نوشی دل کے لئے خطرناک عوامل میں سے ہے

دوسری بیماریاں

(ان مہلک بیماریوں کے علاوہ) بہت سی دوسری بیماریاں

ہیں جن کے لئے سگریٹ یا تو سبب بنتا ہے یا ان میں زیادتی پیدا کر دیتا ہے اُن امراض کو یہاں شمار نہیں کرایا جا سکتا مثلاً زخم معدہ، اسقاط حمل (ماں کے پیٹ میں بچے کا مرجانا) سگریٹ کی عادی عورت کے بچے کا وزن کم ہونا، خون کی نالیوں کی بیماریاں، ضعف، .... الخ

حقائق سابقہ سگریٹ نوشی کے اضرار (مضرات) کی زیادتی کی جانب اشارہ کرتے ہیں۔ سگریٹ نوشی آہستہ آہستہ خودکشی کے علاوہ کچھ نہیں۔

(منقول از شراب اور نشہ آور اشیاء کی حُرمت و مضرت، ترجمہ اردو الخمر وسائر المسکرات تحریمہا واضرارہا ص۱۳۳-۱۴۲ ۔ اسلامک ریسرچ اکیڈمی، ہ۔ جوگا بائی، نئی دہلی ۲۵)

عربی سے ترجمہ از شمیم احمد خلیل الہندی (قطر یونیورسٹی)

• • •

سگریٹ اور تمباکو کے نقصانات

از فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن زید المحمود رئیس المحاکم الشرعیۃ والشئون الدینیۃ، حکومۃ قطر

سگریٹ نوشی جسم کے لئے بہت نقصان دہ ہے اور سگریٹ تمباکو کا نام ہے خواہ وہ سگریٹ کی شکل میں ہو یا حقے کی، اور دنیا بھر کے بڑے بڑے اطباء نہایت سختی کے ساتھ سگریٹ نوشی سے منع کرتے ہیں، کیونکہ وہ اس کے نقصانات کو اچھی طرح جانتے ہیں، تمباکو نوشی صحت کو بیکار کر دیتی ہے اور بیشمار قسم کی بیماریوں کو جنم دیتی ہے انہیں وجوہات کی وجہ سے اکثر علماء نے اس کو حرام قرار دیا ہے۔ لہذا ہر عقلمند کا فرض ہے کہ خود کو تمباکو نوشی سے بچانے اور اگر وہ اس میں مبتلا ہو تو اس سے توبہ کرے تاکہ اس کی صحت محفوظ رہے اور اس کے بال بچے بھی اس سے بچیں۔ کیونکہ وہ لوگ اسی کے طور طریقہ پر چلیں گے اور اس کی سیرت کی اقتدا کریں گے۔ اور اس زمانہ میں طب جدید نے بھی اس کے نقصانات اور بُرے نتائج کی تحقیق کی ہے کہ وہ پینے والوں کو بہت جلد خراب کر دیتی ہے۔ اور کچھ اطباء نے تو اسے سانپ سے تشبیہ دیا ہے جو آدمی کے جسم سے لپٹا ہوا ہو۔

مفتر الجسم لا نفع بہ ابدا　　　بل یورث الفقر والاسقام فی البدن

تمباکو نوشی جسم کو سست کرتی ہے اور اس کا قطعاً کوئی فائدہ نہیں۔ بلکہ فقر اور جسم میں بیماریوں کو پیدا کرتی ہے۔

تبا لشاربہ کیف المقام علی　　　ماریحہ شبہ السرجین من عطن

اس کا پینے والا ہلاک ہو وہ کس طرح اس بدبو کو - برداشت کرتا ہے جو بالکل گوبر کی طرح ہے

ولا یغرنک من فی الناس یشربه   الناس فی غفلة عن واضح السنن

جو لوگ اس کو پیتے ہیں ان سے دھوکہ مت کھاؤ   اسلئے کہ وہ لوگ واضح حدیثوں سے غافل ہیں

یقضی علی المرء فی ایام محنته   حتی یری حسنا مالیس بالحسن

یہ مشکلات کے دنوں میں آدمی کے خلاف فیصلہ کرتی ہے یہاں تک کہ وہ اس چیز کو اچھا سمجھنے لگتا ہے جو اچھی نہیں ہے۔

"صحت اور زندگی" کے مصنف ڈاکٹر آئی ۔ ایس سلمون نے کہا کہ لوگ مختلف علاقوں میں دو بری عادتوں کے غلام بن گئے ہیں جو تنفس کے نظام کو بری طرح خراب کئے ہوئے ہیں ۔ اور وہ دونوں تمباکو نوشی اور رومی مشروبات اور نشہ آور چیز کا استعمال ہے ۔ اور تمباکو کا دھواں تنفس کے نظام میں سے ہر عضو کو تکلیف پہنچاتا ہے اور سانس لینے کی نالیوں میں جلن پیدا کرتا ہے اور خاص طور پر ناک، حلق اور ہوا کی نالیوں میں جس سے کھانسی پیدا ہوتی ہے اور دونوں پھیپھڑوں کے پردوں کو بری طرح پھاڑ ڈالتی ہے ۔ اس طرح کہ وہ اُن میں تپ دق اور مہلک امراض پیدا کرتی ہے جن کی ہلاکت کا دور کرنا مشکل ہے اور اطباء جانتے ہیں کہ جو لوگ شراب اور تمباکو پیتے ہیں وہ پھیپھڑوں کے التہاب کو آسانی سے پیدا ہونے کا موقع دیتے ہیں اور ان امراض سے شفا پانا سخت مشکل ہے اور یہ کھلی ہوئی یقینی دلیل ہے اس نقصان پر جس کا سبب شراب اور تمباکو نوشی ہے اور کاش کہ شراب اور تمباکو کے نقصانات صرف پھیپھڑوں ہی تک رہتے ہیں لیکن وہ تو ان سے بڑھ کر جسم کے تمام اعضا تک پہنچ جاتے ہیں۔

آجکل نصاریٰ نے شراب اور تمباکو نوشی کے خلاف سخت عداوت اور جنگ شروع کر رکھی ہے اور وہ ان نقصانات کو مسلسل نشر کر رہے ہیں جو ان سے پیدا ہوتے ہیں جن سے بچنا اور نفرت کرنا ضروری ہے ۔ چنانچہ انہوں نے بڑی سختی سے شراب یا تمباکو

نوشی کے متعلق تمام پروپیگنڈوں کو روک دیا ہے۔ نہ وہ تختوں پر لکھنے دیتے نہ ٹیلیویژن اور سینما میں۔ اسی کے ساتھ انہوں نے سگریٹ بنانے والی تمام کمپنیوں کے لئے بھی ضروری کر دیا ہے کہ وہ سگریٹ کے ہر ڈبہ پر یہ عبارت لکھے کہ "سگریٹ پینا چھوڑ دو، کیونکہ وہ تمہاری صحت کے لئے مضر ہے"۔ اور جن پر نہیں لکھا جاتا وہ روک دیئے جاتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ سگریٹ ان کے یہاں بہت کم ہوگئی ہے کیوں کہ پرہیز علاج سے بہتر ہے۔

جب تمباکو نوشی اس کے نقصانات اور بُرے انجام کا حال یہ ہے تو وزارۃ التربیۃ والتعلیم ورعایۃ الشباب کے لئے ضروری ہے کہ وہ مدارس میں ہر ایک کے لئے سگریٹ نوشی کی ممانعت کا حکم نافذ کر دیں۔ ایسا مدارس کے احترام کیلئے کیا جائے جیسا کہ لوگ مساجد میں سگریٹ نہ پی کر ان کا احترام کرتے ہیں اور اس لئے بھی کہ اس طرح سگریٹ نوشی کم اور ختم ہو جائے۔ اور مدارس کے قیام کی غرض ہی یہ ہے کہ نوجوانوں کو ان چیزوں کی تعلیم دی جائے جو ان کے لئے مفید ہو اور ان چیزوں سے روکا جائے جو ان کے لئے مضر ہو اور سگریٹ نوشی بھی انہیں میں سے ہے۔

خاص طور پر اساتذہ کے لئے تو بہت ضروری ہے کیونکہ جب وہ طلبہ کے سامنے سگریٹ پیئں گے تو ان کی طرف سے اس کے جواز کی تعلیم ہوگی اور اس کے ارتکاب کا کھلا ہوا پروپیگنڈہ ہوگا۔ کیونکہ عملاً تعلیم زبانی پروپیگنڈہ کے مقابلہ میں زیادہ موثر ہوتا ہے۔ اور استاذ اپنے شاگردوں کے لئے پیشوا ہوتے ہیں اور طلبہ کا ان پر اعتماد ان کے قول وعمل سے متاثر ہونے کا بڑا سبب ہے۔ اس لئے کہ تلامذہ کا تعلق اساتذہ کے ساتھ ایسا ہی ہے جیسا جسم کے تمام اعضاء کا زبان کے ساتھ۔ زبان کے بارے میں سب اعضاء کہتے ہیں کہ ہمارے بارے میں اللہ سے ڈر اگر تو سیدھی رہی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔ وہ منثر دبات جو مباح

اور مفید ہیں اور جسم اور عقل کی صحت کو بڑھاتے ہیں۔ وہ ان خبیث مشروبات سے آدمی کو بے نیاز کر دیتے ہیں جن کا ضرر ان کے نفع سے بڑھا ہوا ہے۔ لیکن جیساکہ کہا گیا ہے کسی چیز کی محبت آدمی کو اندھا اور بہرہ کر دیتی ہے۔ لہذا اس کا پرستار نہ اس کے خلاف کچھ سنتا اور نہ دوسروں کے لئے اس کی تکلیف وایذاء کا خیال کرتا اور جہنم خواہشات سے گھیر دی گئی ہے ۔

والنفس کالطفل ان تترکہ شب علی حب الرضاع وان تفطمہ ینفطم

اور نفس بچے کی طرح ہے اگر تم اس کو چھوڑ دوگے تو دودھ پینے کی محبت پر وہ مستعد رہے گا۔ اگر چھڑا دوگے تو چھوڑ دے گا۔

(منقول از اردو ترجمہ مجموعہ رسائل الشیخ عبداللہ بن زید المحمود از ص ۳۲ تا ۳۵، ترجمہ مولانا مختار احمد ندوی، ناشر الدار السلفیہ بمبئی ۸)۔

نوٹ:۔ سگریٹ اور تمباکو کے متعلق شیخ عبداللہ بن زید المحمود نے مندرجہ صدر خیالات کا اظہار اپنے رسالہ "المسکرات والخمور وما یترتب علیہا من الاضرار والشرور" میں فرمایا ہے جو "شراب اور نشہ آور چیزوں کی حرمت اور نقصانات" کے نام سے مجموعہ رسائل شیخ عبداللہ بن زید المحمود میں شامل ہے۔ کوندو۔

• • •

تمباکو نوشی اور اسکا شرعی حکم

از شیخ عبداللہ بن صالح علوان

جہانتک تمباکو نوشی سے متعلق شریعت اسلامیہ کے حکم کا تعلق ہے تو ہم اسکا خلاصہ یوں پیش کر سکتے ہیں:

۱۔ ائمہ فقہاء اور مجتہدین کا اس پر اتفاق ہے کہ جو بھی چیز مضر صحت ہو یا خرابی میں مبتلا کر دینے والی ہو، اس سے ہر صورت میں اجتناب کرنا واجب اور اس پر عمل کرنا حرام ہے۔ اس کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے جسے امام احمد اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: "نہ تو نقصان اٹھایا جائے اور نہ نقصان پہنچایا جائے۔" بلکہ اللہ تعالیٰ کے ان عمومی ارشادات سے بھی اس کو تقویت پہنچتی ہے: "اور اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔" (البقرہ: ۱۹۵) "اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو، یقیناً اللہ تم پر مہربان ہے۔" (النساء: ۲۹) پس جب یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ تمباکو نوشی سے جسم کو تکلیف پہنچتی ہے اور اس کے نقصان وہ اثرات حقائق پر مبنی ہیں تو اس سے دور رہنا شرعاً واجب بن جاتا ہے اور اس کا استعمال حرام ہے۔

ب۔ جو حضرات عقل صحیح اور ذوق سلیم رکھتے ہیں ان کے نزدیک یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ تمباکو بھی منہ کو بدبودار بنانے اور جسم کو تکلیف پہنچانے کی سبب سے ناپاک اشیاء کے زمرے میں داخل ہے۔ جب یہ حقیقت ہے تو اس کے حرام ہونے میں کوئی تردد ہی باقی نہیں رہتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں انسان کے لئے واضح طور پر "طیبات" کو حلال اور "خبائث" کو حرام قرار دے دیا ہے تاکہ انسان کا جسم تکلیفات سے محفوظ رہے اور اس کے اخلاق و عادات کی حفاظت اور سلامتی یقینی بن جائے نیز معاشرے میں انسان کا وجود و بقا عمدہ اور پسندیدہ حالت و ہیئت میں قائم رہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ولا تتبدلوا الخبیث بالطیب۔ (النساء: ۲) "اور تم اچھی چیز سے بری چیز کو مت بدلو۔" ایک اور جگہ ارشاد ہوا ہے: ویحل لھم الطیبات

ویحرم علیھم الخبائث۔ (الاعراف: ۱۵۷)" اور (یہ پیغمبرؐ) پاک چیزوں کو ان کے لئے حلال کرتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام ٹھہراتے ہیں۔"

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "(اے پیغمبرؐ) آپ فرما دیجئے کہ ناپاک اور پاک برابر نہیں ہیں گو تجھ کو ناپاک کی کثرت تعجب میں ڈالتی ہو۔ (المائدہ: ۱۰۰)

ج۔ بلاشبہ تمباکو عقل میں فتور اور جسم میں بگاڑ پیدا کر دیتا ہے۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جسے تمباکو پینے والے سب کے سب محسوس کرتے ہیں۔ چاہے وہ شخص ہو جو اس کا عادی ہو چکا ہو، یا جس نے اس کا پینا شروع ہی کیا ہو، یا وہ جو اپنے اندر ڈھیرے ڈھیرے تمباکو نوشی کی عادت ڈالتا ہو۔ خاص طور پر جو لوگ اسے کثرت سے پیتے ہوں وہ جلد ان اثرات کو محسوس کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایسی چیز سے منع فرمایا ہے جو خلل اور فتور پیدا کرتی ہو۔ جس طرح آپ نے تمام نشہ آور اور بے حس کرنے والی اشیاء کو ناجائز اور ممنوع قرار دیا ہے۔ یہ تصریح ہمیں اس حدیث سے ملتی ہے جسے امام احمدؒ نے اپنی مسند اور امام ابو داؤد نے اپنی سنن میں صحیح سند کے ساتھ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ آور اور فتور پیدا کرنے والی چیز سے منع فرمایا ہے۔"

یہ صریح آیات اور احادیث نیز تحقیقات و مشاہدات اپنی پوری وضاحت و رہنمائی کے ساتھ اس دعوی کو تقویت دیتی ہیں کہ تمباکو کا استعمال حرام اور اس سے پرہیز کرنا واجب ہے۔ جس کے بنیادی اسباب ظاہری ناپاکی اور جسمانی ضرر رسانی و نقصان دہی ہیں۔ اس کے علاوہ تمباکو جیسی نقصان دہ چیزوں میں جو سرمایہ برباد ہوتا ہے اس سے فرد، خاندان اور معاشرہ براہِ راست متاثر ہوتے ہیں۔ یہ بھی اس کی حرمت کا ایک اور اہم سبب ہے۔ صحیح بخاری میں آیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(منقول از تربیۃ الاولاد فی الاسلام، ج ۱ ص ۲۱۷، ۲۱۸

از: شیخ عبداللہ ناصح علوان۔ دارالسلام، بیروت سنہ ۱۹۸۱)

عربی سے ترجمہ از ڈاکٹر سید محمد فاروق بخاری، سرینگر

•••

سگریٹ نوشی

شرع و طب کی نظر میں

ازمولانا حبیب احمد ندوی

یورپ نے جہاں ایجادات وانکشافات کا انبار لگا دیا ہے وہیں وہ اخلاقی پسماندگی کا شکار بھی ہوا ہے اور اس نے گوناگوں برائیوں اور مہلک اشیا کو فن تہذیب، علم، فلسفہ اور ترقی کے نام سے فروغ دیا ہے یورپ ایک طرف کلی آزادی، انفرادی احترام کا حامی اور انسانی جسم کو نقصان پہونچانے والی اشیاء سے واقف ہے ۔ تو دوسری طرف وہ انہیں بیماریوں کا شکار ہے جن کو اس نے خود تمام بنی نوع انسان کے لئے مہلک قرار دیا ہے اور اس پر مستزاد یہ کہ انہیں مہلک اشیاء کی ترویج و واشاعت میں ہمہ تن مصروف بھی ہے مانا کہ یورپ مذہبی اعتبار سے آزاد اور مادی ترقی کا حامل ہے اور اس کی زندگی دین واخلاق کی بندشوں سے آزاد ہے۔ اس لئے اس پر دینی قدغن کا کوئی اثر نہیں لیکن صد حیف کہ وہ ان بیماریوں کو بذات خود کیوں رواج دے رہا ہے جن کو اس کے علم طب وسائنس نے مہلک وقاتل ثابت کر دیا ہے۔

سگریٹ نوشی نہ دینی اعتبار سے جائز ہے نہ عقلی وطبی اعتبار سے۔ اس کے دور رس نقصانات آج روزِ روشن کی طرح عیاں ہو چکے ہیں۔

تمباکو کوئی نئی ایجاد نہیں

سگریٹ تمباکو وغیرہ آج کی کوئی نئی ایجاد نہیں

بلکہ یہ سادہ اور بسیط شکل میں پہلے بھی موجود تھے۔
میکسیکو کے باشندے کئی صدیوں سے تمباکو سے آشنا ہیں جبکہ وہ لوگ اس کا استعمال دینی تقریبات میں کرتے تھے بعد میں شمالی اور جنوبی امریکہ کے تمام اطراف میں اس کا چرچا ہو گیا اور لوگ اس وقت تمباکو نوشی دو سوراخوں والے پائپ نما حقہ سے کرتے تھے جو حرف Y کی شکل کا لکڑی سے بنایا جاتا ہے اسی طرح تمباکو کو ہونٹ اور دانت کے درمیان رکھ کر استعمال کرتے تھے یا اسے دوسرے پودوں اور گھاس کے ساتھ ملا کر چھینکنے کے لئے استعمال کرتے تھے۔
جس وقت کرسٹوفر کولمبس نے جزیرہ بہاما کا پتہ لگایا اور امریکہ کی سرزمین پر ۱۴۹۲ء میں قدم رکھا یہ سمجھکر کہ وہ ہندوستان پہونچ گیا ہے تو امریکہ کے باشندوں نے اسے حقہ پینے کے لئے پیش کیا اس واقعہ کو اس نے اپنے سفر نامہ میں قلم بند کیا ہے۔ تمباکو نوشی کی عادت دنیائے قدیم (یورپ، افریقہ، ایشیا) میں مشہور نہیں تھی جدید استعماریوں نے اس عادت کو یورپ منتقل کیا چنانچہ یورپ میں سب سے پہلے اس لت کو درآمد کرنیوالا شخص ایک اندلسی طبیب ہے جس کو بادشاہ اندلس فلیپ ثانی نے ایک تحقیقی دورے پر میکسیکو بھیجا تھا جب وہ طبیب لوٹا تو اس کے ساتھ تمباکو کا پودا بھی تھا۔ پھر پرتگال میں فرانس کے سفیر جان نیکوٹ (Jean Nicot) نے پیرس کی ملکہ کے پاس تمباکو ان کے میعادی سر درد کا علاج کرنے کے لئے بھیجی پھر فرانس کے قصر شاہی سے تمباکو نوشی کی لہر پھیلنی شروع ہوئی اور "نیکو" کا لفظ تمباکو میں موجود زہریلا مادہ نیکوٹین کے لئے علم بن گیا۔ اس وقت تمباکو کو چھینکنے کے کام میں لایا گیا لیکن تمباکو نوشی کا چرچا لوئیس چہاردہم کے عہد میں ہوا۔
اندلس میں تمباکو نوشی کے بجائے سگار Cigar پینے کی عادت پھیل گئی کیونکہ جن دو آدمیوں نے اندلس میں تمباکو درآمد کیا تھا انہوں نے شاہی محل

اور عوام کی خدمت میں اسے اسی شکل میں پیش کیا تھا جس شکل میں اسے انہوں نے کیوبا میں پایا تھا۔

برطانیہ میں تمباکو کی آمد حقہ کی شکل میں ہوئی۔ اسوقت ملکہ ایلزبتھ اول کا دور تھا اور برطانیہ نے شمالی امریکہ میں اپنی نوآبادیاں قائم کرلی تھیں۔ بالعموم ارباب شاہی محل اور بالخصوص والٹر رالے اور فرانیس ڈریک نے اس عادت کو بڑھاوا دیا اور پروان چڑھایا کیونکہ ان دونوں کے پاس فرجینیہ میں تمباکو کی کاشت کے لئے بڑے بڑے کھیت تھے۔

سولہویں صدی عیسوی کے اواخر کا زمانہ ہے کہ پورا یورپ تمباکو کے استعمال پر مختلف طریقوں سے فریفتہ ہوگیا۔ (ناک میں سونگھنا، منہ میں چبانا، حقہ کے ذریعہ کش لینا، سگار پینا) لیکن یورپ میں سگریٹ سے آشنائی انیسویں صدی میں ہوئی سب سے پہلے روس اس کا عاشق ہوا پھر انھیں کی تقلید فرانسیسیوں نے کی اور اخیر میں انگریزوں کی سگریٹ شناسائی "غدر" کی لڑائی ۱۸۵۷ء میں ہوئی، انیسویں صدی کے بالکل اخیر میں سگریٹ نوشی کی وبا نے برطانیہ اور امریکہ کو بری طرح اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

تمباکو نوشی کی حرمت

سعودی عرب کے سابق مفتی وعالم محمد بن ابراہیم اپنی کتاب "حکم شرب الدخان" میں رقم طراز ہیں کہ "بلاد اسلام میں سگریٹ نوشی دسویں صدی ہجری میں آئی۔ ایک یہودی طبیب اس کو مراکش لے گیا اور لوگوں کو اس کی طرف راغب کیا ترکی میں سب سے پہلے یہ عادت منتقل کرنے والا ایک انگریز عیسائی تھا ترکی میں اس وقت عثمانیوں کی حکومت تھی پھر مجوسیوں نے اسے سوڈان، مصر، حجاز اور دوسرے شہروں میں پھیلایا۔ علماء اسلام نے اسلامی ملکوں میں اس کے خلاف زبردست مہمیں شروع کیں لیکن چونکہ آج کی طرح اس کے دوررس نقصانات معلوم نہیں تھے

چنانچہ ان کے مابین حرمت وکراہت کا اختلاف ہوا ہے۔

حنفی فقیہ محمد علینی نے سگریٹ، تمباکو، بیڑی وغیرہ کو چار اسباب کی بنا پر اپنے رسالہ "تحریم التدخین" میں حرام قرار دیا ہے۔

۱ــــ وہ معتبر اطباء کے تجربہ سے صحت کے لئے نقصان دہ ہے۔

۲ــــ وہ باتفاقِ اطباء اعضاء کو بے حس کرنے والی اشیاء میں سے ہے چنانچہ ام سلمہ رضی کی روایت میں آپؐ نے ہر نشہ آور اور سستی اور اعضاء میں فتور لانے والی چیز سے منع فرمایا ہے فقہا سلف وخلف کا اسی پر اتفاق ہے۔

۳ــــ اس کی کریہہ بو سے کچے لہسن اور پیاز کی طرح عوام الناس کو تکلیف ہوتی ہے بالخصوص مسجدوں میں مومنوں اور فرشتوں کو۔

۴ــــ اس میں فضول خرچی ہے کیونکہ اس میں کوئی ایسا جائز فائدہ نہیں ہے۔ جو ضرر سے خالی ہو۔ ابوالحسن مصری حنفی کے بقول: تمام عقلی اور نقلی دلائل سے اس کی حرمت ثابت ہوتی ہے شیخ عبداللہ ابابطین فرماتے ہیں کہ تمباکو ہمارے نزدیک دو اسباب کی بنا پر حرام ہے۔

۱ــــ تمباکو استعمال کرنے والا جب اسے کچھ دیر نہیں پاتا اور پھر اسے پاکر استعمال کرتا ہے تو نشہ میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اگر نشہ نہیں آتا تو دماغ و اعضاء میں سستی اور فتور ضرور آجاتا ہے امام احمدؒ نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ آپ نے ہر مسکر و مفتر سے منع فرمایا ہے۔

۲ــــ وہ خبیث و بدبودار ہے اور اس کے لئے باعث تکلیف ہے جو اس کا خوگر نہیں چنانچہ علماء نے اس کی حرمت کا فتوٰی اس آیت کریمہ کو دلیل بنا کر ثابت کیا ہے "وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ"

لیکن جو شخص تمباکو سے مانوس اور اس کا عادی ہوتا ہے اُسے اس کی بلیدی

اس گبریلے کی طرح نظر نہیں آتی جو پاخانہ کو کرید نا بُرا نہیں سمجھتا۔

شافعی فقیہ شیخ نجم الغزی نے فرمایا ہے کہ تتن (تمباکو) جو بمقام دمشق ۱۰۱۵ھ میں پیدا ہوا اس کے پینے والے کا دعویٰ ہے کہ وہ نشہ آور نہیں ہے اگر یہ بات تسلیم بھی کر لی جائے تو وہ فتور آور ہے اور ہر فتور آور حرام ہے۔

مالکی فقیہ شیخ خالد بن احمد کا کہنا ہے کہ تمباکو نوش کی امامت جائز نہیں ہے اور نہ تمباکو کی تجارت جائز ہے۔

مذکورہ بالا علماء کے علاوہ مندرجہ ذیل علماء کا بھی اس کی حرمت پر اتفاق ہے شیخ احمد سنہوری، بہوتی حنبلی، شیخ مالکی ابراہیم لقانی، ابو الغیث قشاش مالکی، ابراہیم بن جمعان، ابو بکر اہدل، شیخ عبد اللہ عصالی، محمد بن علان، سید عمر بصری، امام عبد اللہ حداد، امام حسین ابن شیخ ابو بکر بن سالم، علامہ احمد ہندوان، علامہ عبد اللہ باسودان، مفتی سید عبد الرحمٰن بن محمد، شیخ محمد خواجہ، عیسیٰ سہاوی حنفی، سید سعد بلخی مدنی، محمد برزنجی مدنی، شیخ عبد اللہ بن شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدی شیخ عبد العزیز بن باز حفظ اللہ۔

زہرِ قاتل

سوئٹزرلینڈ سے شائع شدہ مجلہ (Hexagon) ۱۹۷۸ء کا کہنا ہے کہ تمباکو کی کمپنیاں روزانہ ہر انسان کے لئے دو سگریٹ تیار کرتی ہے اگر تمباکو میں موجود زہریلا مادہ (نیکوٹین) جسم انسانی میں ایک مرتبہ سرایت کر جائے تو چند ساعتوں میں سگریٹ پوری نوع انسانیت کو ہلاک و تباہ کر سکتے ہیں موازنہ کرنے پر یہ معلوم ہوا ہے۔ سولہ اگست ۱۹۴۵ء کو جو ایٹم بم ہیروشیما پر گرایا گیا تھا اس کے نتیجے میں دو لاکھ ساٹھ ہزار انسان جاں بحق ہوئے تھے جبکہ ہر سال کم سے کم دس لاکھ آدمی ترقی یافتہ ممالک میں سگریٹ سے ہلاک ہوتے ہیں۔

۱۹۷۷ء میں شاہی کالج کے برطانوی اطباء کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ

صرف ایک سگریٹ میں موجود نیکوٹین اگر انجکشن کے ذریعہ نس میں داخل کر دیا جائے۔ تو وہ انتہائی تندرست آدمی کو مار سکتا ہے۔

۱۹۷۵ء میں عالمی تنظیم صحت (W.H.O) نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ سگریٹ نوشی سے مرنے والے یا بدحال زندگی گذارنے والے تعداد میں ان لوگوں سے زیادہ ہیں جو طاعون، کالرہ، چیچک، سل، جذام، ٹائیفائڈ اور ٹائفس جیسے امراض کا شکار ہو کر مرتے ہیں۔ اعداد و شمار کے مطابق یورپ اور امریکہ میں تمباکو پر عائد شدہ ٹیکس سے جو آمدنی مختلف حکومتوں کو حاصل ہوتی ہے۔ وہ آمدنی سگریٹ و تمباکو کے استعمال سے پیدا شدہ امراض کے علاج کے لئے بہت کم پڑ جاتی ہے صرف برطانیہ میں سگریٹ نوشی سے بیشمار مزدور اور ملازمین کے باعث ہر سال پچاس ملین دن کاروبار سے متاثر و مفلوج رہتا ہے اور قبل از وقت ہر سال پچاس ہزار آدمی سگریٹ نوشی کے نتیجے میں پیوند خاک ہو جاتے ہیں۔

ڈاکٹر کیتھ بال نے مجلہ (Post Graduate Doctor) میں اپنے شائع شدہ مقالے میں لکھا ہے کہ ایک سگریٹ، سگریٹ نوش کی عمر صحت ساڑھے پانچ منٹ کم کر دیتا ہے سگریٹ اور بیڑی کا عادی مہلک نزلہ اور امفزیمہ (EMPHYSEMA) کا مریض ہو جاتا ہے، کھانسی آتی ہے سانس پھولتا اور پھنستا ہے سینے میں گھٹن ہوتی ہے سگریٹ نوشی کا اثر صرف سگریٹ نوش ہی تک محدود نہیں رہتا بلکہ سگریٹ نوش عورت کے شکم میں پلنے والا بچہ بھی متاثر ہوتا ہے اور بکثرت سے اسقاط حمل کے واقعات پیش آتے ہیں سگریٹ استعمال کرنے والی عورتوں کے بچے کا وزن نہ استعمال کرنے والی عورتوں کے بچوں سے کم ہوتا ہے بلکہ وہ شیر خوار بچے جو اپنے والدین کے دھوئیں بھرے کمرے میں رہتے ہیں وہ اکثر مہلک نزلہ اور پھیپھڑے کے سوجن اور سوزش کا شکار ہو جاتے ہیں۔

تمباکو نوشی سے پیدا ہونے والے امراض

سگریٹ نوشی سے پیدا ہونے والے امراض حسبِ ذیل ہیں۔

(۱) پھیپھڑے کا کینسر (۲) گلے کا کینسر (۳) اندرونی سوزش (۴) امفزیمہ (۵) دل کے پھپھولے اور موتِ ناگہانی (۶) گردش خون کا بگاڑ (۷) ہونٹ، منہ، حلق، نرخرہ، بینکریاس کا کینسر (۸) معدے کا زخم (۹) مثانے کا سوجن اور اس کا کینسر (۱۰) گردہ کا کینسر (۱۱) کثرت اسقاطِ حمل (۱۲) بچوں کے وزن میں کمی (۱۳) مردہ پیدا ہونے والے بچوں میں اضافہ (۱۴) شکمِ مادر میں وفات پا جانے والے بچوں کی شرح فیصد میں اضافہ (۱۵) شیر خوار بچوں کے پھیپھڑوں کے سوجن میں زیادتی۔

ان سب بیماریوں کے علاوہ اور نادر امراض بھی پیدا ہو جاتے ہیں مثلاً آنکھ کے اعصاب کا ورم اندھاپن، ناک کان اور جلد میں سوزش، سگریٹ نوشی بیڑی تمباکو کے استعمال سے دانت سڑتے اور مسوڑے کٹتے ہیں اور دانتوں میں کیڑے پڑ جاتے ہیں اور ان کے درمیان شگاف پڑ جاتا ہے اور منہ سے ایک ایسی سڑن اور بو اٹھتی ہے جو ناقابل برداشت ہوتی ہے اور دانت پائیریا Pyorea کا شکار ہو جاتے ہیں اسی طرح زبان بھی متاثر ہوتی ہے اور اس میں شہیئت (قوت ذائقہ) ختم ہو جاتی ہے، کیونکہ وٹامن بی کمپلیکس زبان کو خراب کر دیتی ہے اور بھوک کے احساس کو ناپید کر دیتی ہے اسی طرح ذایقے کے احساس کا فقدان ہو جاتا ہے اور زبان میں چھوٹے چھوٹے دانے نکل آتے ہیں آخر ش زبان مبتلا کینسر ہو جاتی ہے۔

جوزف برگ کا کہنا ہے کہ بیوٹی پارلر میں آنے والی تمام سگریٹ نوش عورتوں کے چہرے پھیکے اور بے کشش اور ان کے ہونٹ اپنے خوبصورت رنگ سے محروم ہوتے اور ان کے منہ کے کناروں میں شکنیں اور جھریاں ابھر آتی ہیں۔

سگریٹ نوشی وغیرہ جنسی قوت اور طاقت مردمی پر بھی زبردست اثر ڈالتی ہے مجلہ ریڈرز ڈائجسٹ کا اپریل ۱۹۸۹ء کے شمارے میں کہنا ہے کہ سگریٹ نوشی اور جنس کے درمیان کسی تعلق کے بارے میں ابھی تک علمی اور ٹھوس دلیلیں نہیں ملی ہیں لیکن ڈاکٹروں کی ایک بڑی تعداد اس کی قائل ہے ان میں سرفہرست ڈاکٹر اکسٹون او کس نر ہیں جن کا کہنا ہے کہ سگریٹ نوشی انسان کے جنسی صحت کے لئے بڑا خطرہ ہے لیکن اس کے باوجود بھی لوگ اپنی اس لت میں سرگرم عمل ہیں۔ جب میں ان سے یہ کہتا ہوں کہ یہ جنسی نشاط کے لئے مہلک ہے تو دفعتاً لوگ متنبہ ہو جاتے اکثر و بیشتر مریضوں کا معائنہ کرنے کے بعد معلوم ہوا ہے کہ سگریٹ کے استعمال سے مردانگی کا ہارمون ٹسٹسٹی ٹیرون Testes terone اپنے فطری تناسب سے کم ہو جاتا ہے اور اس عادت کو ترک کرنے سے یہ ہارمون اپنے طبعی معیار پر آجاتا ہے اور مریض کی جنسی حالت سنور جاتی ہے۔ ڈاکٹر کارل جیرن کا کہنا ہے (جو جرمنی نژاد ہیں) کہ سگریٹ کے خوگروں کے مادہ منویہ کی حرکت میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے لیکن چھ یا دس ہفتوں تک نہ پینے پر منی کی سرعت و حرکت میں بہتری آجاتی ہے اور اکثر لوگ بچہ پیدا کرنے پر قادر ہو جاتے ہیں۔ ڈاکٹر فورٹ اور ڈاکٹر مائیکل کا کہنا ہے کہ جو مرد و عورت جنسی کمزوری اور سرد مہری یا بانجھ پن کی شکایت کرتے ہیں۔ ان کے یہ امراض سگریٹ نوشی ترک کرنے سے دور ہو جاتے ہیں عورتوں کے حمل کا ضیاع سگریٹ کے سبب سے ہوتا ہے سگریٹ میں موجود نیکوٹین بچوں کے وزن کو کم کرتا ہے اور کبھی باعثِ موت ہوتا ہے۔ کبھی نقص اعضا، کا سبب بنتا ہے کبھی بچے کے دل کی دھڑکن کو معمول سے زیادہ تیز کرتا ہے اور کبھی اس کے نشو و نما کی راہ میں حائل ہو جاتا ہے۔ سگریٹ نوشی شراب کی طرح ام الخبائث ہے اس کے اثرات انفرادی اجتماعی اور اقتصادی اعتبار سے شدید ہیں انسان

کا مال وقت دین وجسم برباد ہوتا ہے معاشرے میں سگریٹ نوش کی قدر نہیں رہ جاتی اس کا بُرا چہرہ اس کا نیلا ہونٹ اس کے منہ کی بو محفل سے دور رہنے پر مجبور کرتی ہے بڑھاپے میں بار بار کھانسنا، بلغم کا نکالنا اس کی اہمیت اور عزت کو پامال کر دیتا ہے اپنے باپ، ماں، بھائی، بہن، بیوی، اولاد احباب واقربا سب کی نظروں میں اس کی وقعت کم ہوجاتی ہے اور کبھی طلاق تک کی نوبت آجاتی ہے بچے کا مستقبل تاریک وبے مقصد ہوجاتا ہے اور دورِ جدید میں عام طور پر لوگ اساتذہ فلمی ستاروں اور اداکار و کھیل کے کھلاڑیوں کو اپنی زندگی کے تمام شعبوں میں تقلید واتباع کا بہترین نمونہ قرار دیتے ہیں اسی لئے ماہرین نفسیات کا کہنا ہے کہ استاذ کو طلبہ کے سامنے سگریٹ نہیں پینا چاہئے ورنہ اس کی نصیحت بے کار ہوجائے گی آج معاشرے کے بگاڑ کا سبب اندھی نقالی اور مغربی تہذیب کی بے محابہ تقلید ہے اسی لئے اس وبا کو دور کرنے کے لئے رائے عامہ کو ہموار کرنا تمام ذرائع ابلاغ کے ذریعہ اس کی مذمت اور اس کے نقصانات کو ہمہ گیر انداز میں ظاہر کرنا ضروری ہے۔ ورنہ یہ سیلاب بلاخیز نئی نسل کو بہالے جائے گا لیکن عجیب وغریب تضاد ہے یورپ کے قول وعمل میں ایک طرف سگریٹ سے پیدا ہونے والے امراض کی نشاندہی کرتا ہے اور ان کا علاج فراہم کرتا ہے تو دوسری طرف تمام کمپنیوں کو سگریٹ سازی کی کھلی اجازت بھی دیتا ہے۔ اور اس کی اخباری تشہیر میں بے تحاشا سہولت دیتا ہے سگریٹ کی ہر پاکٹ پر کمپنی کا یہ انتباہ تحریر ہوتا ہے کہ
the cigerette Smoking is Injurius to health
(سگریٹ پینا صحت کے لئے مضر ہے) لیکن طرفہ تماشا یہ کہ اس کے استعمال کی ترغیب وتشویق کا بازار بھی گرم ہے۔

ماہرین نفسیات کی رائے ہے کہ جب ڈاکٹر مریض کو سگریٹ نوشی کے

ترک کی تلقین کرے تو مناسب کلموں اور مفید انداز سے کرے اس لئے کہ خوف ودہشت پیدا کرنے والے جملے کبھی مریض کے دل میں بےچینی اور مایوسی پیدا کر دیتے ہیں اور وہ مجبور ہو کر کثرت سگریٹ نوشی میں گرفتار ہو جاتا ہے چنانچہ اطباء کا یہ اندازِ نصیحت بے سود ہے کہ سگریٹ نہ پینے سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔ سگریٹ نوشی نہنگ اجل اور سمِ قاتل ہے بلکہ طبیب کو یہ کہنا چاہیئے کہ سگریٹ نہ پینے سے اتنے فوائد ہیں اور مریض کو چند ہی مہینوں میں صحت کی بہتری نظر آئے گی اور تمام بیماریاں دور ہو جائیں گی چنانچہ فلیچر نے اپنی تحقیقات میں یہ انکشاف کیا ہے کہ سگریٹ نوشی کی عادت ترک کرنے سے جسم کی ابتری رفتہ رفتہ بہتری میں تبدیل ہو جاتی ہے اسے یوں سمجھنا چاہیئے کہ برباد، کمزور اور نیم معطل پھیپھڑے اپنی سابق صلاحیت پر لوٹ کر سرگرم عمل ہو جاتے ہیں۔

(منقول از ماہنامہ صوت الاسلام بمبئی اکتوبر سنہ ۱۹۸۹ء صہ ۸-۱۳)۔

• • •

قرآن کا معیارِ حلت و حرمت اور تمباکو

از جناب ابنِ احمد

خدا کا انسانوں پر سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ اس نے انسان کو عقل و شعور عطا فرما کر اسے حیوانوں سے ممتاز کیا اور اس کی رہنمائی کے لئے علم کا بے پایاں خزانہ، قرآن اتارا اور یہ ثابت کرنے کے لئے کہ یہ علم ہر انسان کے لئے قابلِ عمل اور قابلِ فہم ہے ایک انسان کو اس کا عملی نمونہ بنا کر اپنا رسول بنایا اور اس طرح بنی نوع انسان کو ابدالآباد تک کے لئے ایک ایسا ضابطہ حیات عطا کر دیا جو ہر ملک و قوم اور رنگ و نسل کے لئے زندگی کے فکری، مادی اور روحانی پہلوؤں میں مکمل رہنمائی کرتا ہے۔ اگر انسان عقلِ سلیم سے کام لے کر غور و تدبر سے سمجھ کر پڑھے اور اس کی ہدایت پر عمل کرے، قرآن میں اتارے ہوئے اللہ کے دینِ حق کو ترمیم و اضافہ کے ہر نقص سے پاک دیگر کسی علم یا انسان کی رہنمائی سے بے نیاز اور آخری اور کامل نعمت سمجھے۔

دورِ حاضر میں، جسے اگر علم و عقل کی معراج کا دور کہا جائے تو غلط نہ ہوگا انسان عقلِ سلیم سے محروم ہو کر اپنے آباء و اجداد کی کورانہ اور اندھی تقلید کی بنا پر جاہلیت کے جس گڈھے میں پڑا ہے اسی کا نتیجہ ہے کہ دنیائے انسانیت ہلاکت کے دہانے پر پہنچ چکی ہے اور اس سے بچنے کا صرف ایک ہی راستہ ہے کہ وہ اپنے خدا کے خالص علم قرآن کی مکمل رہنمائی میں عقلِ سلیم سے کام لے کر اس صراطِ مستقیم پر گامزن ہو جو انسان کی فطرت کے مطابق اور اس کو کامیابی کی آخری منزل تک پہونچانے کی ضامن ہے۔

حلت وحُرمت کا ضابطہ

قرآن جس طرح فکری اور روحانی تعمیر و ترقی کے لئے رہنمائی کا فریضہ انجام دیتا ہے اسی طرح مادّی اور جسمانی حیات انسانی کے ارتقاء اور تعمیر کے لئے بھی ایسے مکمل اور ناقابل تغیر و تبدل اصول وضوابط دیتا ہے جسے انسان اگر اپنے سامنے رکھے ان پر غور کرے اور ان کے مطابق اپنے نظام حیات کو مرتب کرے تو بیماری اس کے قریب نہیں آسکتی خواہ وہ جسمانی بیماری ہو یا روحانی یا دماغی' ان ضوابط میں سب سے اہم اور تمام حیاتِ انسانی پر حاوی وہ ضابطہ ہے جسے ہم حلّت وحرمت کا ضابطہ کہہ سکتے ہیں یہ انسان کی پوری جسمانی فکری اور روحانی زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے، اور اس ضابطہ کو سامنے رکھ کر ہم اپنی عقلِ سلیم سے کام لے کر، علم وسائنس کے اس دور میں خصوصًا عقل وشرب کی حدیں متعین کر سکتے ہیں جس پر پرکھ کر ہم اپنے کھانے پینے سے متعلق ہر شے کی حلّت وحرمت کا بغیر کسی روایتی اور فقہی موشگافی کے فیصلہ کر سکتے ہیں۔

قرآن نے اپنا یہ ضابطہ اب سے چودہ سو سال قبل کے عرب معاشرے میں اس وقت بیان کیا جب بزعم خود نام نہاد ملّتِ ابراہیمیؑ کے نام لیوا جوے کے چکر اور شراب کے مٹکوں میں ڈوبے ہوئے تھے اور ان کے کثرتِ رواج نے نہ صرف ان کی مضرتوں اور گناہوں پر پردے ڈال دئے تھے بلکہ انھیں نیکی سمجھ کر عوام الناس کے منافع کا ذریعہ بنالیا گیا تھا اور اپنی دانست میں وہ ان سے کچھ فائدے بھی حاصل کر رہے تھے۔ مثلاً قحط اور خشک سالی میں شراب پی کر جوا کھیلنے بیٹھتے تو ہر جیتنے والا اپنے پیسے کو غریبوں میں تقسیم کر دیتا نشے کی حالت میں کسی کا بھی کوئی جانور پکڑ کر ذبح کر لیتے اور پھر اس کی منہ مانگی قیمت مالک کو اور اس کا گوشت غرباء و مساکین کو دے دیتے۔

جب انسانیت کے لئے ایک کامل ضابطے کا نزول ہوا تو لوگوں کے ذہن میں جو شراب اور جوئے کے نقصانات سے واقف تھے. سوال پیدا ہوا کہ ان کے سلسلے میں خدا نے کیا ضابطہ دیا ہے تو اس لئے قرآن نے حلت و حرمت کے عام اور عالمگیر قانون کو بیان کرنے کے موقع پر ان پر بھی انگلی رکھ دی اور بتا دیا کہ دیکھو یہ اس قانون کی زد میں آتے ہیں یا نہیں۔

قرآن اپنا یہ قانون سورۂ بقرہ کی آیت ۲۱۹ میں سوال کرنے والوں کے سوال کا جواب دیتے ہوئے اس طرح بیان کرتا ہے کہ یہ لوگ نشے اور جوئے کے بارے میں آپ سے سوال کرتے ہیں ان سے کہہ دو کہ ان میں گناہ بہت سے ہیں اور فائدے بھی ہیں لوگوں کے لئے لیکن ان کی برائیاں (گناہ) ان کے فائدوں سے زیادہ ہیں۔

درحقیقت مقصود اس ضابطے کا بیان کرنا تھا کہ جس چیز کے گناہ یا برائیاں اس کے فائدوں سے بڑھ جائیں وہ انسان کے لئے ممنوع یعنی حرام ہے. خواہ وہ کوئی عمل (میسر) ہو یا غذا اور اکل و شرب سے متعلق (خمر) کوئی شے. اس طرح یہ بات بھی سامنے آگئی کہ قرآن کسی بات کو واضح کرنے کے لئے علاماتی (SYMBOLIC) زبان میں گفتگو کرتا ہے جیسا کہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہاں جوا بطور ایک عملی علامت کے ذکر کیا گیا تو خمر ایک مادی یعنی غذا سے متعلق نشانی کے طور پر. یہ انداز قرآن ہی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ تمام صحیفوں میں یہی انداز اختیار کیا گیا ہے فرق اتنا ہے کہ قرآن کے بیانات کی آفاقیت اور چمک ماند نہیں پڑی جب کہ دیگر صحائف گرد آلود ہو گئے۔

تمباکو نوشی کی مضرتیں

اس ضابطے کو سامنے رکھ کر ہم موجودہ معاشرے کے تمام رواجوں اور غذاؤں کو

پرکھ سکتے ہیں اور حلال وحرام کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ ان ہی میں لاٹری اور تمباکو بھی ہیں لاٹری پر بہت کچھ لکھا گیا اور لکھا جارہا ہے لیکن تمباکو کو کھانا اور پینا جو ہمارے معاشرے کی سب سے عام بڑی اور پسندیدہ خرابی ہے اس پر لکھنے کی جرأت ہمارے علماء میں دو وجوہات سے نہیں ہے۔ اوّلاً یہ کہ یہ طبقہ علماء کثرت سے خود اس میں مبتلا ہے ثانیاً امت کے کثیر نام نہاد دینداروں کے ہاتھ میں اس کی تجارت ہے اور ان سے علماء کے اغراض وابستہ ہیں۔

اس امر پر تمام اطباء ڈاکٹر اور وید متفق ہیں کہ تمباکو کھانے اور پینے میں افادیت کا کوئی ایسا پہلو نہیں جو نمایاں ہوں۔ اس کے برخلاف اس کی مضرتیں ظاہر وباہر ہیں جنہیں اگر تفصیل سے بیان کیا جائے تو ایک مستقل رسالہ بن جائے ہم یہاں اس کی صرف وہ مضرتیں بیان کرسکے جس میں کسی کو اختلاف نہیں۔

پہلی اور نمایاں مضرت اس کا وہ نشہ ہے جو ہر شخص پر طاری ہوجاتا ہے جو اس کا عادی نہ ہو اور اس کا ذریعہ اس میں پایا جانے والا وہ مادہ ہے جسے نکوٹین (NECOTINE) کہتے ہیں۔ کھانے میں تمباکو کا استعمال ایک خاص پہلو سے پینے سے زیادہ زہریلا اور ہلاکت خیز ہے اس سے نشہ بھی زیادہ ہوتا ہے اور اس کے اثرات بھی نہایت درجہ خطرناک اور برے ہوتے ہیں لیکن ایک دوسرے رخ سے اس کا پینا کھانے سے بھی خوفناک اور مہلک اثرات مرتب کرتا ہے۔

تمباکو میں پایا جانے والا نشہ بھی اس کو شراب کی طرح حرام کردینے کے لئے کافی ہے اور جیسا کہ استعمال کرنے والوں کا تجربہ ہے کہ شراب کی ایک محدود مقدار نشہ آور نہیں ہوتی اسی طرح کی مثال تمباکو کی بھی ہے بلکہ اس کی نہایت قلیل مقدار نئے آدمی پر نشہ طاری کردینے کے لئے کافی ہے گویہ یہ ایک اعتبار سے شراب سے زیادہ تیز اور قلیل المقدار نشہ آور ہے اور اس طرح یہ

"خمر" میں بدرجۂ اولیٰ داخل ہے۔

دوسری دلیلِ حرمت اس کی وہ مضرتیں ہیں جو اسے "اِثم کبیر" میں داخل کرتی ہیں۔ اگرچہ اس میں انسان کے لئے منافع بھی ہیں لیکن وہ اس کے صرف بیرونی استعمال میں ہیں۔ کھانے یا پینے میں یہ صرف عادی لوگوں کے لے عارضی چند فائدوں کا ذریعہ ہوتا ہے جس کا انجام بھی مضرت ہی کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔

اس کی پہلی اور انتہائی خطرناک مضرت اس کے وہ اثرات ہیں جو انسانی دماغ پر مرتب ہوکر اس کے عقل اور قوتِ فہم وادراک پر اثرانداز ہوتی ہے۔ اس کا کثرتِ استعمال دماغ میں خشکی پیدا کرکے نیند میں خرابی اور کمی کا باعث ہوتا ہے۔ کانوں کی خشکی کا ذریعہ بن کر بہراپن اور اسی کے ساتھ نظر کی کمزوری پیدا کرتا ہے۔

دوسری مضرت اس کے وہ زہریلے اثرات ہیں جو دانتوں، زبان، منہہ، اور گلے پر مرتب ہوتے ہیں۔ یہ دانتوں کو بے رنگ، خراب اور مسوڑھے کو کمزور کرتا ہے۔ زبان کے ذائقے کو خراب کرکے بگاڑ دیتا ہے حلق کی نازک جھلیوں کو نکوٹین کا زہر کچا اور زخمی کرکے اکثر وبیشتر کینسر کا شکار کر دیتا ہے جس کا عام مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔

اس کی تیسری مضرت سانس کی نالیوں اور پھیپھڑوں کی خرابی کی شکل میں ظاہر ہوکر انسان کو کھانسی اور سانس کا مریض اس کے آگے بڑھ کر ٹی بی کا مریض بناکر موت کے منہہ میں پہونچا دیتی ہے۔

اس کا چوتھا نقصان نظامِ ہضم کی خرابی کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے، بھوک کم ہوجاتی ہے آنتیں کمزور اور ناکارہ ہوکر ذراسی ثقیل غذا کو بھی ہضم

کرنے کے قابل نہیں رہتیں۔ معدہ کی ہاضم رطوبات خشک ہوکر یبوست پیدا ہوتی ہے اوراس کے نتیجے میں کبھی قبض کبھی دست اور کبھی کبھی پیچش نمودار ہوکر بواسیر تک میں تبدیل ہوجاتی ہے۔

منہہ زبان اور گلے کے علاوہ معدے کا کینسر اور السر (ULCER) اکثر و بیشتر اسی ظالم کے استعمال سے پیدا ہوتا ہے۔ ضعف اعصاب و اعضاء رئیسہ اسی کے مضر اثرات سے پیدا ہوتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

یہ تو وہ نمایاں نقصانات و اثم ہیں جن کو نہایت اختصار کے ساتھ ذکر کیا گیا اور وہ بھی صرف مادّی یعنی جسمانی پہلو سے انسان کی فکری زندگی پر اس کے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں ان کی طرف بھی چند مختصر اشارے ضروری ہیں۔

دماغ کی خشکی سے نیند کی کمی اور اس سے طبیعت میں ہیجان و اشتعال پیدا ہوتا ہے قوت برداشت کم اور کبھی کبھی زائل ہوجاتی ہے غصہ بڑھ جاتا ہے مزاج میں چڑچڑاہٹ پیدا ہوجاتی ہے اور ظاہر ہے کہ یہ تمام چیزیں انفرادی و اخلاقی زندگی ہی کو خراب نہیں کرتیں بلکہ معاشرے کا اجتماعی نظام بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ انسان کسی بھی قسم کی تنقید پر ٹھنڈے دل سے غور کرنے اور خود اپنا محاسبہ کرنے کے قابل نہیں رہ جاتا۔

روحانی نقصانات اگرچہ ان ہی تمام مضرتوں کا نتیجہ اور پھل ہیں لیکن اشارتاً ان میں چند خاص کا ذکر کردینا بھی ضروری ہے اور اس میں سب سے اہم چیز خود احتسابی ہے جو روحانی تربیت کی جان ہے اور اصل ہے جیسا کہ کہا گیا طبیعت کا اشتعال اور دماغ کی کمزوری اسے اس نعمت سے محروم کردیتی ہے۔

ضعف دماغ کی بنا پر مینیا اور مالیخولیا اور وہم پیدا ہوتا ہے جس کی بنیاد پر انسان بقول حضرت عیسیٰؑ مچھر کو چھانتے اور اونٹ کو نگلنے لگتا ہے۔ زندگی کے بنیادی، دقیق اور سنجیدہ مسائل سے صرف نظر کرکے سطحی عارضی اور وقتی چیزوں کو اہمیت دینے لگتا ہے جس کے نتیجے میں اس کا روحانی ارتقاء رک جاتا ہے۔

اس کے استعمال سے پیدا ہونے والا دماغی انتشار اسے عبادت کی اصل جان یعنی ارتکاز اور خشوع و خضوع سے محروم اور اس سے حاصل ہونے والے فیوض و برکات سے دور کر دیتا ہے۔ تدبر فی العلم اور مطالعے کا استغراق ایسے شخص کو کبھی نصیب نہیں ہو سکتا۔

مالیخولیا کی بنا پر کوئی بھی ایک غلط یا صحیح خیال دماغ میں جم جاتا ہے اور پھر ہر طرف وہی تخیّل نظر آنے لگتا ہے اور وہی تصور ہر شے سے جنم لینے لگتا ہے اور انسان اسے کسی بھی طرح غلط سمجھنے یا اس کی اصلاح کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا، خواہ وہ تخیل باطل ہی کیوں نہ ہو۔

درمیانی اور غریب طبقہ عادت سے مجبور ہو کر اس کی روزافزوں قیمت کے اضافے کے باوجود اسے استعمال کرکے اقتصادی بدحالی کا شکار ہو رہا ہے جس کے اثرات اس کے خاندان پر بھی پڑ رہے ہیں اور وہ سرمایہ جو اس کے بچوں کی صحت و خوش حالی پر خرچ ہوتا نذر آتش ہو رہا ہے اور اسے حقوق العباد کے ناقابل معافی جرم کا مجرم بنا کر اس کی آخرت تباہ کر رہا ہے۔

تحلیل طیّبات اور تحریم خبائث

اب آئیے دوسرے رخ سے بھی دیکھیں کہ قرآن سے بھی اس کی حرمت کس طرح ثابت ہوتی ہے۔

قرآن کے ساتویں باب یعنی سورہ اعراف کی آیت نمبر ۱۵۷ میں خدا نے

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجنے کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ وہ انسانوں کو " بھلائیوں کی طرف بلاتا ہے برائیوں سے روکتا ہے پاکیوں کو حلال کرتا ہے اور گندگیوں کو ممنوع قرار دیتا ہے۔ ان پر لدے ہوئے ہر بوجھ کو اتارتا ہے اور ہر غلامی سے نجات دیتا ہے تو جن لوگوں نے اس کی بات مان لی، اس کا ساتھ دیا اور اس کی مدد کی اور اس نور کے پیچھے چلے جو اس پر نازل ہوا ہے تو وہی کامیاب و بامراد ہوں گے "

یہ موقع اس آیت کی توضیح و تشریح کا نہیں ہے تاہم اس میں جو اصول اور بنیادی باتیں بتائی گئی ہیں ان کا سمجھ لینا ضروری ہے۔ پہلی بات یہ کہ اس کا مقصد نزول تمام بنی نوع انسان کو بھلائیوں کی طرف دعوت دینا ہے خواہ وہ مادّی زندگی کی عارضی بھلائیاں ہوں یا روحانی زندگی کی دائمی اور ابدی۔ اس آیت کے مطابق دیکھا جائے تو تمباکو کھانے پینے میں کسی بھی رخ سے کوئی بھلائی نہیں بلکہ برائیاں ہی برائیاں ہیں جیسا کہ ہم نے مختصراً بیان کیا اور برائیوں سے روکنا رسول کا مقصد ہے۔

دوسری چیز پاکیوں کو حلال کرنا ہے جبکہ تمباکو کسی بھی طرح طاہر و طیب نہیں۔ کیونکہ جو شے گندگی پیدا کرے وہ خود بھی گندی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ تمباکو سے کتنی ہی ظاہری گندگیاں پیدا ہوتی ہیں۔ سگریٹ بیڑی نوشوں کی انگلیوں کی گندگی، دانتوں کی گندگی، سانس کی گندگی وغیرہ اس کی گواہ ہیں پھر اس سے پیدا ہونے والی دماغی اور ذہنی گندگی، پراگندہ خیالی اور اشتعال وغیرہ۔ تمباکو کھانے والوں کی گندہ دہنی، پیک کی پچکاریوں کی گندگی اور اس سے مرتب ہونے والی ذہنی گندگیاں وغیرہ جن کو حرام کرنا ہی رسولؐ کی بعثت کا مقصد ہے۔

تیسری چیز تمباکو نوشی کی عادت ہے اور عادت ایک مستقل بوجھ اور غلامی کا طوق ہے جو انسان کے اوپر مسلط ہے اور ہر بوجھ انسان کو جھکا دیتا ہے یعنی اسے اس کے مقام عظمت سے نیچے اتار دیتا ہے اور غلامی انسان کی فطرت کے خلاف اور اس کو ذلیل و خوار کر دینے والی شے ہے بقول شاعر ؎

جو تھا نا خوب بتدریج وہی خوب ہوا
کہ غلامی میں بدل جاتا ہے قوموں کا مزاج

تمباکو نوشی اسراف و تبذیر ہے

عادت سے مجبور ہو کر انسان وہ عمل کر جاتا ہے جسے انسان کے لئے بدترین عمل کہا گیا ہے اور وہ ہے سوال، اور بعض اوقات اس سے بھی نیچے اتر کر بغیر اجازت لے لینا۔ تمباکو پینے یا کھانے والوں کو عموماً اس گھٹیا پن میں مبتلا دیکھا گیا ہے۔ خود راقم الحروف اس گھٹیا پن کا شکار ہو چکا ہے جب تک کہ تمباکو کی حرمت اس پر ثابت نہیں ہوئی تھی اور وہ خود اس خبیث عادت میں مبتلا تھا۔ یہ گو اشارتاً ایک بات ہوئی ورنہ تمباکو نوشی کی عادت کا بوجھ ہونا اور انسان کے لئے طوق بن جانا کسی دلیل کا محتاج نہیں۔

انفرادی طور پر ہر شخص پر بوجھ ہے اس کی وجہ سے اس کی جیب پر بوجھ ہے اس کے اثرات میں اس کے اہل و عیال پر بوجھ ہے۔ اور پھر غریبوں اور اوسط درجے کے لوگوں کا سرمایہ سمیٹ سمیٹ کر سرمایہ داروں کی تجوریوں میں بوجھ بڑھانے کا سبب ہے۔ یہ ایک ایسا طوق ہے جو گلے میں پڑ جائے تو اس کا نکال پھینکنا تقریباً ناممکن ہوتا ہے الا ماشاء اللہ اور قرآن اس طوق غلامی کو اتارنے کے لئے ہی آیا ہے۔ غلامی ذہنی ہو یا جسمانی بہر حال غلامی ہے۔

تمباکو نوشی سے نہ صرف اقتصادی بدحالی پیدا ہوتی ہے بلکہ اس پر صرف ہونے والا ہر پیسہ مطلقاً اسراف اور تبذیر ہے اور قرآن کی نظر میں اسراف کرنے والے پسندیدہ لوگ نہیں ہوتے اور اللہ کی نظر میں ناپسندیدگی سے اللہ ہی بچا سکتا ہے۔ دوسری بات جو اس سے بھی زیادہ خوفناک بلکہ اسے عند اللہ ناپسندیدگی کو دوسرے رخ سے اور زیادہ قبیح بنا کر پیش کرنے والی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ نے مبذّرین یعنی فضول خرچوں کو شیطان کا بھائی کہا ہے (بنی اسرائیل-۲۷) اس طرح ایک طرف تو فضول خرچ اللہ کی محبت سے دور ہو جاتا ہے تو دوسری طرف شیطان سے قریب ہو کر اس کے خاندان میں شامل ہو جاتا ہے اور اس میں کوئی دوسری رائے نہیں کہ تمباکو پر خرچ فضول خرچی بلکہ مضر پر خرچ کرنا ہے۔

دو روایات

ہمارے پیش کردہ قرآنی دلائل تمباکو کھانے اور پینے کی حرمت پر برہان قاطع ہیں لیکن جو ذہن قرآن کو اپنی رہنمائی کے لئے کافی و کامل نہیں سمجھتے اولاً تو ان کے لئے ثانیاً اس اصول کے مطابق کہ قرآن کی تائید اور مطابقت میں جو بات بھی ہو وہ قرآن ہی کی بات ہے۔ ہم یہاں دو روایات بھی پیش کر رہے ہیں جن میں سے پہلی کو "احمد" اور ابو داؤد دونوں نے لیا ہے اور دوسری صحیحین یعنی بخاری و مسلم دونوں میں درج ہے۔

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مفتر (فتور پیدا کرنے والی) اور مسکر (نشہ پیدا کرنے والی) سے منع فرمایا ہے۔ او کما قال۔

ہمارے پچھلے بیان سے تمباکو کا فتور پیدا کرنے والا ہونا ثابت ہے خواہ وہ فتور ذہنی ہو یا جسمانی یا عملی۔ اعصاب کا کمزور ہونا بڑا فتور ہے جس سے پورا نظام جسمانی فتور کا شکار ہوتا ہے۔ اعصابی درد نسیان وغیرہ، نظام ہضم

کا فتور جس سے پورا نظام جسمانی فتور کا شکار ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ جس کا ذکر انتہائی اختصار کے ساتھ کیا گیا ہے اسی طرح تمباکو کا مسکر ہونا بھی کسی دلیل کا محتاج نہیں جیساکہ بیان ہوا۔

(۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کسی نے (کچا) پیاز یا لہسن کھایا ہو وہ ہم سے دور رہے ہماری مسجد سے دور رہے اور اپنے گھر میں بیٹھا رہے، اوکما قال۔

پیاز اور لہسن کے کھانے میں عام استعمال اور حلال ہونے کے باوجود اسے کھاکر محفل یا مسجد میں آنے کی ممانعت یہ ثابت کر رہی ہے کہ یہ ممانعت درحقیقت ان کے کچے استعمال کے بعد ہے اس لئے ہمیں روایت میں کچے کا لفظ بریکٹ میں بڑھانا پڑا جو غالباً راوی کے سہو یا کتابت کی غلطی کی بنار پر چھوٹ گیا ہے اور عقلاً یہ معلوم ہوتا ہے کہ کچے پیاز اور لہسن کے استعمال کے بعد منہہ سے سخت ناگوار بو آتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بدبو سے نفرت تھی اس لئے آپ نے صرف اس بنار پر مخالفت فرمائی کہ اس بدبو سے اہلِ محفل اور نمازیوں کو تکلیف نہ ہو۔

تجربہ شاہد ہے کہ تمباکو کھانے اور پینے والوں کے منہہ سے اس سے بھی زیادہ کریہہ اور ناگوار بو آتی ہے جس سے اہلِ مجلس اور اہلِ مسجد کو تکلیف ہوتی ہے، دماغ پراگندہ ہوتا ہے، عبادت میں خشوع وخضوع میں خلل پڑتا ہے اور یکسوئی واستغراق جو نماز وتلاوت کی اصل اور روح ہیں مجروح ہوتے ہیں اور کبھی کبھی اس سے فساد کا اندیشہ لاحق ہوتا ہے اور فتنہ پیدا ہوتا ہے اور فتنہ قتل سے بھی شدید ہے لیکن کمتر درجے میں نفرت اور دوری تو پیدا ہوتی دیکھی گئی ہے۔

اگرچہ قرآن کی مذکورہ بالا آیات اور ان روایات کو سامنے رکھ کر تفصیل سے بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے۔ طبی کتب سے بے شمار دلائل اس امر کے دئے جا سکتے ہیں کہ تمباکو، مضرت اور نشے میں کسی بھی اعتبار سے شراب سے کم نہیں بلکہ کچھ زیادہ ہی ہے لیکن اوّل تو ہم اس مضمون کو کتاب نہیں بنانا نہیں چاہتے دوسرے جو کچھ ہم نے یہاں بیان کیا ہے وہ اتنا واضح اور ثابت ہے کہ اسے آج ہر شخص جانتا ہے۔
واضح رہے کہ قرآن وسنت کے دلائل کے بعد بھی

دو جوابات

شخصی تقلید کے مریض یہ بات کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے ائمہ اور فقہاء میں تو تمباکو کی حرمت کا فتویٰ کسی نے نہیں دیا۔ اگرچہ یہ بات اپنی جگہ مطلقاً باطل ہے اور اس کی کوئی حقیقت قرآن وسنت کے واضح ثبوتوں کے مقابلے میں نہیں لیکن ایسے مقلدین کے لئے ہمارے پاس دو جواب ہیں

پہلا یہ کہ ائمہ مجتہدین کے دور میں اور خصوصًا ان علاقوں مثلاً مدینہ، کوفہ عراق اور شام جیسے عرب ممالک میں اس وقت تمباکو کھانے اور پینے کا رواج بالکل نہیں تھا کیونکہ پان کو تو وہ لوگ جانتے بھی نہیں تھے، نہ ہی حقہ یا بیڑی سگریٹ اس وقت تک سامنے آئے تھے۔ اس لئے اس پر فتویٰ کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی گئی۔

دوسرے یہ کہ بعد کے علماء نے تمباکو کی حرمت میں صرف فتوے دئے ہیں بلکہ اس موضوع پر ان کے مستقل رسالے بھی موجود ہیں۔ انتہائی حیرت اور اگر دیکھا جائے تو امّت مسلمہ کی انتہائی غفلت ہے کہ یہ فتویٰ چاروں مسالک اہل سنت میں ہوتے ہوئے عوام الناس اس سے اس درجہ غافل ہیں۔

حُرمت کے فتاویٰ

یہاں ہم ماہنامہ استون نئی دہلی کے ایک مضمون کا حوالہ دینا ضروری سمجھتے ہیں جو

راقم الحروف کے اس مضمون کا محرک بلکہ تلخیص کہا جائے تو غلط نہ ہوگا جس کے مؤلف ایک عرب عالم احمد بن حجر ہیں اس کا ترجمہ ابو عبد اللہ نے کیا ہے اور یہ مضمون فروری ۱۹۸۹ء کے شمارے میں شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے "کیا سگریٹ نوشی حرام ہے"؛ ہم نے اس محدود عنوان کو وسعت دینے کے ارادے سے مضمون کا عنوان بدل دیا ہے اور اس کے لئے ہم ماہنامہ "ستون" کے شکر گذار ہیں۔ وہ لکھتے ہیں :-

—— "عرب دنیا کے حنفی علماء میں الشیخ محمد العینی نے سگریٹ کو حرام قرار دیا ہے اور ان کا لکھا ہوا ایک رسالہ بھی ہے جو حرمت تمباکو نوشی کے بارے میں ہے اس میں انھوں نے سگریٹ کو حرام قرار دیا ہے (سگار، پائپ، بیڑی اور حقہ وغیرہ سب اسی زمرے میں آتے ہیں۔مؤلف) علاوہ ازیں اس مسلک کے علماء میں الشیخ سعد البلخی المدنی اور عمر بن احمد المصری الحنفی اور مفتی استنبول ابو السعود وغیرہ کے نام قابلِ ذکر ہیں (یہ تمام عرب علماء ہیں)

شافعی علماء میں سے ریاض الصالحین کی شرح تحریر کرنے والے عالم ابن علان نے تمباکو نوشی کی حرمت کا فتویٰ دیا ہے اور اس کے بارے میں ان کے دو کتابچے بھی موجود ہیں ان کے علاوہ الشیخ عبد الرحیم الغربی، ابراہیم بن جمعان اور ان کے شاگرد ابو بکر اور قیلوبی اور البجتری وغیرہ کے علاوہ بھی دوسرے کئی علماء نے اس کو حرام قرار دیا ہے۔

مالکی مسلک کے علماء میں سے حضرت کنونؒ قابلِ ذکر ہیں۔ کافی لمبی بحث کے بعد وہ فرماتے ہیں اور بعد کے علماء میں سے اکثر اس کی ممانعت اور شدت سے منع کرنے کے قائل ہیں۔ ان میں سے عالم محقق ابو زید سیدی، عبد الرحمٰن الفاسی نے لکھا ہے کہ اس چیز (یعنی تمباکو کی حرمت کا فتویٰ) کو یک لخظ تاخیر

کے بغیر قبول کر لینا چاہئے کیونکہ اس میں ہمارے دین و دنیا کی بھلائی ہے اور اور اس بات کو ہر طرح نشر کرنا اور پھیلانا ہم پر واجب ہے، اور تمام اسلامی ملکوں میں اس کو عام کیا جانا چاہئے (میں کہتا ہوں کہ تمام دنیا کی ہر زبان میں اور ہر ملک وقوم میں اس کی اشاعت ہونا انسانیت کی فلاح کے لئے ضروری ہے مولف) کہ بے شک تمباکو (اعصاب) اعضاء کو ڈھیلا کر دیتا ہے اور نشہ کی کیفیت میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اس لئے یہ بھی شراب کی ابتدائی حالت سے مشابہ ہے۔
مالکی مسلک کے دوسرے علماء میں سے الشیخ ابراہیم اللقانی، الشیخ سالم استفوری اور کئی علماء نے اس کو حرام قرار دیا ہے۔

جہاں تک حنبلی مسلک کا تعلق ہے تو وہ سب کے سب اس کے حرام ہونے پر متفق ہیں سوائے چند ایک کے اور عام لوگوں میں یہ بات اتنی مشہور ہو گئی ہے کہ جو کوئی سگریٹ کو حرام قرار دیتا ہے وہ اس کو فوراً حنبلی اور وہابی کہہ دیتے ہیں کیونکہ انہیں یہ زعم باطل ہو گیا ہے کہ تمباکو تو صرف حنبلی وہابی علماء نے ہی حرام قرار دیا ہے حالانکہ حقیقت حال یہ ہے کہ تمام مذاہب کے علماء نے اس کو حرام قرار دیا ہے اور اس کی حرمت میں رسالے تحریر کئے ہیں۔

قرآنی نصوص کے بعد ہمیں ان مسالک کے فتوؤں کی ضرورت نہیں ہے تاہم عوام الناس کیونکہ تقلید کا قلادہ اپنے گلے میں ڈالے ہوئے ہیں اس لئے ان کی تشفی کی خاطر ہم نے ان مسالک کو بھی پیش کر دیا ہے۔

تمباکو کھانے پینے کی جتنی مضرتیں، معاشی بربادیاں، سماجی خرابیاں ملک وقوم اور عام انسانیت پر پڑنے والے اس کے تباہ کن اثرات، ایسے عنوانات ہیں جن پر علیحدہ علیحدہ مستقل رسالے تحریر ہو سکتے ہیں ان تمام کے علاوہ ایک اکبر الکبائر گناہ ایسا ہے جس میں ایمان بالقرآن کے دعویدار

بتلا ہیں اور وہ یہ ہے اللہ کی حرام کی ہوئی شے کو حلال کر لینا جس کا گناہ کفر تک پہونچا دیتا ہے اور باغیوں میں شامل کر دیتا ہے۔ العیاذ باللہ

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کبیرہ سے بچی اور کامل توبہ کی توفیق عطا فرمائے اور اس چھپی ہوئی صداقت کو ہر انسان تک پہونچانے کی کوشش کرا کے کتمانِ حق کے جرم سے بچائے اور نفس کی تاویل سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

(منقول از ماہنامہ برہان دہلی اکتوبر و نومبر ۱۹۸۹ء)

●●●

تمباکو، بیڑی، اور سگریٹ نوشی

از مولانا خورشید احمد سلفی استاذ جامعہ سراج العلوم جھنڈانگر نیپال

ملّتِ اسلامیہ کا یہ انتہائی زبردست المیہ ہے کہ آج اس کی گاڑھی کمائی کا ایک معتد بہ حصہ خلاف اسلام امور اور منکرات و منہیات میں ایسی بے دردی سے صرف ہو رہا ہے کہ جس کے لئے شریعت اور عقل و منطق کے نقطۂ نظر سے کوئی جواز نہیں ہے۔
تمباکو، بیڑی اور سگریٹ نوشی بھی اسی قبیل سے ہیں۔ ہمدردانِ ملّت کو اس مہلک ترین مرض کے عام ہونے کا غم ہے اور مداوا کی کوششیں بھی جاری ہیں۔ لیکن یہ مرض ایسا ہے کہ روز بروز بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ آج ان کا اس قدر زور ہے کہ خورد و کلاں، پیر و جواں، فقراء و اغنیاء سبھی اس میں مبتلا نظر آتے ہیں۔ اور مقامِ تعجب بلکہ مقامِ حسرت ہے کہ علماء کرام جنہیں ملّت کی رہبری و پیشوائی کا شرف حاصل ہے وہ بھی اس سے دوچار ہیں اور ان کے جواز پر ایسی لاطائل دلیلیں پیش کرتے ہیں جن کو سن کر سر دھننا پڑتا ہے اور بے ساختہ یہ مصرع زبان پر جاری ہو جاتا ہے ؎

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

لیکن یہ پختہ تجربہ ہے کہ جب کوئی فعلِ قبیح کسی قوم و معاشرے میں عموماً وبا کی شکل اختیار کر لیتا ہے تو اس کی قباحت کا احساس دلوں سے جاتا رہتا ہے اور کھلے عام اس کا ارتکاب ہوتا ہے۔ بس یہی معاملہ یہاں بھی ہے ورنہ شریعت سے ان چیزوں کے جواز پر کوئی دلیل نہیں ہے۔

البتہ علما نجد وحجاز نے اس لایعنی کام کی سنگینی اور برے اثرات کو محسوس کیا اور کتاب وسنت کی روشنی میں مسئلہ کی پوری چھان بین کر کے ان کی حرمت کا فتویٰ صادر فرما دیا ہے۔ برصغیر ہند وپاک میں بھی یہ بات خوش آئند ہے کہ نوجوان سلفی علما بھی ان چیزوں کے استعمال کی شناعت کو کتاب وسنت کی روشنی میں واضح کرتے دکھائی دیتے ہیں، اگر کوشش برابر جاری رہی تو امید ہے کہ افراد امت ضرور اس کو سمجھنے اور عمل کرنے کی طرف توجہ مبذول کریں گے۔ وما ذالك على الله بعزيز۔
زیر نظر مضمون میں اسی مسئلہ پر چند پہلوؤں سے روشنی ڈالی جارہی ہے۔ لعل الله يحدث بعد ذلك امرا۔

تمباکو کا فروغ

سولہویں صدی عیسوی سے قبل لوگ تمباکو سے ناواقف تھے۔ پہلے پہل تمباکو براعظم امریکہ کے ملک میکسیکو کے علاقہ تباگو میں پایا گیا، اسی مناسبت سے اس کا نام تمباکو پڑ گیا۔

۱۵۳۰ء میں اہل اسپین نے اس کی کاشت شروع کی پھر آہستہ آہستہ یہ خبیث پودا بلاد یورپ سے پھیلتا ہوا چین وجاپان پہنچا اور پھر پورے ایشیا وافریقہ میں پھیلا، اور ایسی قبولیت عامہ حاصل کی کہ جزو زندگی بن گیا، اس کے رسیا کی زندگی اسی پر منحصر ہو کے رہ جاتی ہے اور پھر ع

چھٹتی نہیں ہے منہ سے یہ کافر لگی ہوئی

تمباکو کے استعمال میں جتنے مضرات پنہاں ہیں اگر ان پر تفصیلی بحث ونظر کی جائے تو ایک کتابچہ تیار ہو جائے۔ یہاں صرف مختصر طور پر چند باتیں پیش کی جارہی ہیں۔ اس سے اندازہ ہوگا کہ عامۃ الناس جس چیز کو کوئی اہمیت نہیں دیتے وہ ان کی معیشت اور صحت وغیرہ کے لئے کتنی ضرر رساں ہے۔

فتور

شریعتِ اسلامیہ کی کوشش ہے کہ اس کے پیرو کار دانشمندی کی روش پر برقرار رہیں، وہ کسی ایسی چیز کا استعمال نہ کریں جس سے ان کا ذہن ماؤف اور اعضاء و جوارح مضمحل ہوں۔ چنانچہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں:

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَمُفْتِرٍ۔

یعنی رسولِ پاک نے ہر نشہ آور اور فتور آور چیز کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۱۸)

تمباکو نشہ آور ہو نہ ہو لیکن اس کے مفتر ہونے میں تو کوئی کلام نہیں ہے۔ ایسا شخص جس نے تمباکو کا استعمال نہ کیا ہو اگر تھوڑا سا بھی اسے کھلا دیا جائے تو اس کی حالت دگرگوں ہو جائے گی، اور وہ قے، چکر، ضعفِ اعضاء، و رعشہ کا شکار ہو جائے گا۔ لہذا اس حدیثِ پاک سے بیڑی، سگریٹ، تمباکو کا منہی عنہ ہونا بالکل واضح ہے۔

تبذیر

باری تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۝ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ۔

یعنی ناطے والوں اور مسکینوں اور مسافروں کے حقوق ادا کیا کرو، اور فضول خرچی میں مال و دولت ضائع مت کرو، کچھ شک نہیں کہ فضول خرچ شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بالکل ناشکرا ہے۔

(بنی اسرائیل - ۲۶ - ۲۷)

گویا کہ فعل تبذیر شیطان کا بھائی ہونے کو مستلزم ہے تو جو اس کا کسی بھی حیثیت سے بھائی ہوگا تو شیطان ہی کی طرح اپنے رب کا ناشکرا ہوگا۔

تبذیر کہتے ہیں بے محل خرچ کو جیسے کوئی شخص اپنا روپیہ سمندر میں پھینکے۔

تو تمباکو کا معاملہ اس سے کچھ الگ نہیں ہے۔ کیونکہ اگر تمباکو کے خوگروں سے اس کے فوائد کو دریافت کیا جائے تو سوائے اس کے کہ جناب ! ایک چسکا لگ گیا ہے اور کوئی جواب نہ دے سکیں گے۔

ہلاکت آفرینی

اسلام صراطِ مستقیم ہے اور اس کا فطری تقاضہ ہے کہ اپنے ماننے والوں کی صحتِ جسمانی وصحتِ روحانی کا بھرپور خیال رکھے۔ انہیں کسی ایسی چیز کی اجازت نہ دے، جس سے انہیں بلا وجہ ضرر پہنچے، اور ہلاکت و بربادی سے دوچار ہوں۔ چنانچہ اسلامی احکام واعمال کا تجزیہ کرنے والے بخوبی واقف ہیں کہ ان میں کس قدر صحت وتوانائی کا لحاظ کیا گیا ہے۔ نیز سیرت کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں کہ طب نبوی میں کس قدر حفظانِ صحت کی تعلیم موجود ہے۔ زاد المعاد وغیرہ میں اس تعلیم کو تفصیل دیکھا جا سکتا ہے بہر حال اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَلَا تُلْقُوا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ۔ یعنی اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔

(سورۃ بقرہ۔ ۱۹۵)

اور آج دنیا کے تمام اطباء کا اتفاق ہے کہ تمباکو میں نکوٹین پائی جاتی ہے جو ایک نہایت زہریلا مادہ ہے۔ ایک سیر تمباکو میں تقریباً ایک تولہ زہر ہوتا ہے۔ اور یہی نکوٹین عموماً کینسر کا سبب بنتا ہے نیز گے پھیپھڑے وغیرہ کی دوسری مہلک بیماریوں کا محرک ہوتا ہے۔ چنانچہ امریکہ وغیرہ میں کینسر کی سوسائٹیاں وقتاً فوقتاً سگریٹ کے زہر سے مرنے والوں کی تعداد شائع کرتی رہتی ہیں۔ ۲۶ سال پہلے کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا تھا کہ امریکہ میں گزشتہ پانچ سالوں میں ۱۱۸۷ سگریٹ نوش سرطان سے مر گئے ہیں۔ (منہاج لاہور ۹ رجولائی ۱۹۵۸ء) اور اب امریکی وزارت صحت کے بیان کے مطابق امریکہ میں ہر سال ساڑھے

تین لاکھ انسان سگریٹ کے سبب مرتے ہیں (الامۃ قطر جنوری ۱۹۸۲ء)۔

علاوہ ازیں دوسری جنگ عظیم کے بعد صرف برطانیہ میں دس لاکھ انسان سگریٹ کے سبب فوت ہوئے۔

نظافت

اسلام میں جہاں اور بیشمار خوبیاں ہیں وہیں ایک خوبی یہ بھی ہے کہ وہ صفائی وستھرائی کا مذہب ہے، اس نے صفائی ونظافت پر جتنا زور دیا ہے دنیا کے کسی مذہب میں اس کی نظیر نہیں ملتی ہے۔ حدیث کی تمام کتابوں میں طہارت کا مستقل باب موجود ہے۔ طہارت ہی پر زور دیتے ہوئے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لو لا ان اشق علی امتی لأمرتہم بالسواک عند کل صلوٰۃ۔	یعنی اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔

طہارت ونظافت ہی کے پیش نظر آپ نے کچا پیاز ولہسن کھا کر مسجد میں آنے سے منع فرمایا ہے۔ قرآن پاک میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا گیا ہے:

یامرھم بالمعروف وینہاھم عن المنکر ویحل لہم الطیبات ویحرم علیہم الخبائث۔ (الاعراف ۱۵۷)	یعنی آپ لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔ ان کے لئے پاکیزہ چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور خبیث چیزوں کو حرام ٹھہراتے ہیں۔

تمباکو کوئی صاحب ذوق آدمی پاکیزہ چیزوں میں شمار نہیں کر سکتا ہے۔ اس کا استعمال کرنے والوں کے منہ سے عجیب کریہہ بو آتی ہے۔ تو جب لہسن وپیاز کھا کر مسجد میں آنے سے منع کیا کہ جس کی بو تھوڑی دیر باقی رہتی تو تمباکو خور وسگریٹ نوش

کا منہ ہر دم بدبو کرتا ہے اور اس کو مسجد میں آنے کی اجازت کیونکر مل سکتی ہے۔

سوال کی ذِلّت

اسلام عزت و وقار، شرافت وخودداری کا مذہب ہے اور اپنے ماننے والوں کو ہر طرح کی ذلت و رسوائی سے محفوظ رکھنا چاہتا ہے۔ چنانچہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا تھا:

ولا تسئالن احدا اشیئا وان سقط سوطك.	کسی سے ہرگز کوئی چیز نہ مانگنا، اگرچہ تمہارا کوڑا ہی کیوں نہ گر گیا ہو۔

اور ادھر حال یہ ہے کہ ان حقیر چیزوں کے شوقین ہر کس و ناکس کے سامنے سفر وحضر میں دست سوال دراز کرتے دکھائی پڑتے ہیں۔ (اعاذنا اللہ منہا)۔

قابل عبرت واقعہ

جماعت اہلحدیث ہند کے مشہور و مایۂ ناز عالم استاذ الاساتذہ حضرت مولانا حافظ عبد اللہ صاحب غازی پوری رحمۃ اللہ علیہ نے مدرسہ ریاض العلوم دہلی میں مدرسی کے زمانہ میں اپنے ایک شاگرد کو اس بنا پر مارا تھا کہ وہ پان کھا کر درس میں آیا تھا۔ بعد میں پان خوری کی بابت نصیحت کرتے ہوئے طلبہ کو حافظ صاحب نے فرمایا کہ تم پان کھاتے ہو، میرا اس میں کوئی نقصان نہیں۔ نہ میرا پیسہ خرچ ہوتا ہے۔ محض تمہاری بھلائی مقصود ہے، کسی چیز کی عادت ڈالنا خطرناک ہے، اگر تمہارے پاس پیسہ نہیں ہے تو اپنی عادت سے مجبور ہو کر چوری کر کے کھانے کی کوشش کروگے، چوری کرنے والے کی سزا کیا ہوتی ہے تم کو خوب معلوم ہے اور اگر چوری نہیں کرتے تو طلب پوری نہ ہونے کی وجہ سے تمہارے بیمار پڑ جانے کا اندیشہ ہے۔ بہتر یہی ہے کہ تم کسی چیز کے عادی نہ بنو۔ اور سنو! میں خود پان کھاتا تھا، حقہ کا بھی عادی تھا اور کھینی

(چونے میں ملا ہوا تمباکو) بھی کھایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ ڈہری سے لڑکی کی علالت کا تار آیا اور میں عجلت میں ڈہری جانے کے لئے گاڑی میں سوار ہوگیا۔ راستے میں ایک غیر مسلم کو کھینی کھاتے دیکھا تو میرا بھی جی چاہا سکم میں قرا فربھی تھا۔ تھیلی ڈھونڈی تو معلوم ہوا کہ وہ گھر بھول آیا۔ مانگنا خود داری کے خلاف سمجھتا تھا۔ لیکن مجبور ہو کر اس غیر مسلم سے کھینی طلب کی، اس نے صاف انکار کر دیا۔ اور کہا کہ کھینی کھانے کا شوق ہے تو پیسے خرچ کرو۔ یہ سن کر میرے دل کو شدید چوٹ لگی اور اسی وقت عہد کیا کہ اب کبھی تمباکو نہیں کھاؤں گا چنانچہ اس تاریخ سے آج تک بھول کر بھی تمباکو نہیں کھائی۔ تو میں اسی لئے تم کو تمباکو خوری سے منع کرتا ہوں۔

(اخبار اہلحدیث دہلی یکم اگست ۱۹۵۹ء)۔

حضرت حافظ صاحب کو جو اعلیٰ مرتبہ علمی و دینی حلقوں میں حاصل تھا وہ اربابِ علم سے مخفی نہیں، لیکن اس حقیر تمباکو کی بنا پر سوال کرنا پڑا اور دل کو ٹھیس لگوانی پڑی۔ معلوم ہوا کہ کبھی اچھے اور باوقار آدمیوں کو ایسی معمولی چیزوں کی بنا پر رسوا ہونا پڑتا ہے۔ لہٰذا ایسی چیز جو باعثِ رسوائی ہو، اس کا استعمال کسی طرح زیب نہیں دیتا۔

ایک خواب

شریعت کا یہ ایک اصولی مسئلہ ہے کہ خوابکے ذریعہ احکام وغیرہ ثابت نہیں ہوتے۔ البتہ ان سے استیناس کیا جاسکتا ہے، اس لئے ہم بھی یہاں بعض بزرگوں کے خواب محض تقویت کے لئے پیش کر رہے ہیں، کیونکہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے :

الرویا الصالحۃ جزءٌ من ستۃ واربعین جزء من النبوۃ۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۹۴)

یعنی نیک خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہؒ اپنے والد حضرت شاہ عبدالرحیمؒ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ فرماتے تھے کہ لاہور میں دو درویش رہتے تھے۔ ایک تمباکو نوش عالم تھے، دوسرے درویش ان پڑھ تھے جو تمباکو نوشی سے پرہیز کرتے تھے۔ دونوں خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچے اور اس عالم میں یوں محسوس ہوا کہ ان پڑھ درویش تو حضورؐ کی مجلس میں بیٹھے ہیں لیکن تمباکو نوش عالم دین کو مجلس میں آنے کی اجازت نہیں ملتی۔ ان پڑھ درویش نے اسی عالم رویا میں شرکا مجلس سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ چونکہ تمباکو حضورؐ کو ناپسند ہے اور عالم دین تمباکو نوش ہے اس لئے اسکو اجازت نہیں دی گئی۔ جب صبح ہوئی تو ازراہِ نصیحت یہ شخص اس صورت حال سے آگاہ کرنے کے لئے عالم دین کے پاس گیا، گھر میں داخل ہونے سے پہلے اس کو اس کے رونے اور آہ وفغاں کی آواز سنائی دی جب اندر داخل ہوا تو رونے کی وجہ پوچھی۔ اس نے رات والے خواب کی تفصیل بتائی، ان پڑھ درویش نے سن کر کہا، میں نے شرکا مجلس سے اجازت نہ دینے کی وجہ پوچھی تھی، انہوں نے آپ کی تمباکو نوشی کو اس کا سبب بتایا تھا یہ سن کر اس عالم دین نے حقہ اور تمباکو نوشی کے سارے لوازمات توڑ پھوڑ کر اللہ کے حضور میں اس سے سچی توبہ کی۔ اب کی رات ہوئی تو پھر خواب کا وہی عالم پیش آیا گویا کہ دونوں حضورؐ کی مجلس میں ہیں، اور عالم دین سب سے زیادہ حضورؐ کے قریب بیٹھے ہیں اور حضورؐ کی خصوصی عنایات والطاف سے سرفراز ہو رہے ہیں۔

(سہ روزہ منہاج لاہور ۱۷ جولائی ۱۹۵۸، بحوالہ انفاس العارفین ص ۹)۔

معروضاتِ بالا سے معلوم ہوا کہ جس چیز میں اس قدر دینی و دنیاوی، طبی و روحانی اضرار (نقصانات) پوشیدہ ہوں اس کا استعمال مسلمانوں کے لئے کسی بھی طرح درست نہیں۔ امید ہے کہ قارئین بالمکین نہایت سنجیدگی سے اس مسئلہ پر غور فرمائیں گے اور ملت کے سرمایہ کو اس فضول ولایعنی چیز میں صرف ہونے سے بچائیں گے۔

رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

لا تزال قدما عبد یوم القیامة حتی یسئل عن اربع، عن عمره فیما افناه وعن شبابه فیما ابلاه وعن ماله من این اکتسبه وفیما انفقه وعن علمه ماذا عمل فیه۔

یعنی قیامت کے دن کسی بھی بندے کے پیر ٹس سے مس نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ اس سے چار چیزوں کے متعلق سوال کر لیا جائے، اس کی عمر کے بارے میں کہ اس کو کہاں گنوایا، اس کی جوانی کے بارے میں کہ اس کو کہاں صرف کیا اور اس کے مال کے بارے میں کہ اسکو کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا، اور علم کے متعلق کہ اس پر کتنا عمل کیا۔

پس بیڑی، سگریٹ، تمباکو میں مال کو دھڑلے سے صرف کرنے والوں کو بڑے غور سے سوچنا چاہئے کہ قیامت کے روز کیا جواب دیں گے۔

(وما ارید الا الاصلاح)

(منقول از ماہنامہ "محدث"، بنارس، ستمبر ۱۹۸۴ء ص ۳۹-۴۴)۔

• • •

تمباکو اور تمباکو نوشی

از جناب حکیم الطاف احمد اعظمی، ہمدرد یونیورسٹی نئی دہلی

مختلف زبانوں میں اس کے مختلف نام ہیں، فارسی میں تنباکو، عربی میں تمباک، سندھی میں تماک، بنگلہ میں تماکو، اردو میں تمباکو، ترکی میں تتن اور انگریزی میں ٹوبیکو (TOBACCO) کہلاتا ہے۔ ہندی عوام میں تماکو اور خواص میں تمباکو یا تنباکو کے نام سے معروف ہے۔ یہ ایک نبات (زمین سے اُگنے والا پودا) ہے جس کے خشک پتوں کو باریک کر کے استعمال میں لاتے ہیں۔ بعض اطبار کا خیال ہے کہ چونکہ یہ دافع زہر زنبور ہے اس لئے اس نام سے مشہور ہوا۔ واللہ اعلم

یہ بتانا نہایت مشکل ہے کہ تمباکو نوشی کا آغاز کب اور کہاں ہوا لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ اس کا استعمال بہت قدیم ہے۔ بعض اہل علم کا خیال ہے کہ ہندوستان میں اس کا آغاز چودھویں صدی عیسوی میں ہوا لیکن دوسرے محققین کی رائے ہے کہ اس کے تخم اور پتیاں دونوں پرتگیزیوں کے ذریعہ جلال الدین اکبر (۱۵۵۶ـــ ۱۶۰۶) کی حکومت کے آخری زمانے اور نورالدین جہانگیر (۱۶۰۶ - ۱۶۲۸) کے شروع عہد میں ہندوستان میں آئیں اور پھر یہاں سے دیگر مقامات و ممالک میں متعارف و مقبول ہوئیں۔ نہایت مختصر مدت میں ہندوستان کا کوئی قریہ و شہر ایسا نہیں رہا جہاں کے لوگ اس کے عشق میں مبتلا ہونے سے بچے ہوں۔

اس کا استعمال عام طور پر چار طریقوں سے کیا جاتا ہے۔ بیڑی اور سگریٹ کی شکل میں[1]

---

[1] یہ طریقہ طبی نقطہ نظر سے سخت مضرت رساں ہے

دوسرے برگ تنبول کے ساتھ (پان کی شکل میں) تیسری (REFINED TOBACCO) صورت اس کے جِرم (پتیوں) کو منہ میں زیریں لب کے نیچے رکھا جاتا ہے[1] اور چوتھا طریقہ وہ ہے جسے عرفِ عام میں حقہ کہا جاتا ہے۔ موجودہ دور میں اس کا استعمال مذکورہ چاروں شکلوں میں ہوتا ہے البتہ اول الذکر اور ثانی الذکر طریقے زیادہ مروّج ہیں۔ بیڑی اور سگریٹ کی شکل میں جو تمباکو استعمال ہوتا ہے وہ مصفّٰی تمباکو (REFINED TOBACCO) ہے لیکن بطور دوا اس کو استعمال نہیں کیا جاتا ہے۔

جدید تحقیقات سے تمباکو کے اندر جن کیمیاوی اجزاء کی موجودگی کا علم ہوا ہے ان میں ایک جز کا نام نکوٹین ہے جو سمّی (یعنی قاتلانہ زہر کے) اثرات رکھتا ہے اور جسم انسان کے لئے مضرت رساں ہے یہ بات بھی اب ثابت ہو چکی ہے کہ سرطان (کینسر) کی تولید میں تمباکو نوشی کو بالخصوص بیڑی اور سگریٹ کی شکل میں ایک اہم موجب اور سبب کی حیثیت حاصل ہے۔

اطباء قدیم نے بھی اس کی مضرتوں کو نہ صرف تسلیم کیا ہے بلکہ اس کی تفصیل بھی بیان کی ہے۔

تمباکو نوشی کی مضرتیں

اطباء نے واضح لفظوں میں لکھا ہے کہ تمباکو کا دھواں ارضیت کے سبب سے مخرب حواس ہے (یعنی دیکھنے، سننے، چکھنے، سونگھنے اور چھونے کی حِس کو معطل و بے کار کرتا ہے) قلب و دماغ کو کمزور کرتا ہے بالخصوص ان لوگوں کے لئے یہ زیادہ مضر ہے جن کا مزاج حار ہے اسی طرح ان کے اعضاء بدن

---

[1] یہ طریقہ بھی طبی نقطہ نظر سے سخت مضرت رساں ہے

کو بھی نقصان پہنچاتا ہے جن کا مزاج خشک ہے۔ چونکہ یہ بالفعل مجفف (خشکی بڑھانے والا) ہے اس لئے مجاری (خون کی رگوں) میں خشکی پیدا کرتا ہے نتیجے کے طور پر قوتِ جاذبہ کمزور ہو جاتی ہے اور معدہ سے کیموس (وہ مواد جو غذا کو ہضم کرتے ہیں) کے انجذاب میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ اعضاء میں خشکی دلاغری پیدا کرتا ہے، جلد خشک اور کھردری ہو جاتی ہے۔ بوڑھوں میں اس کے استعمال سے دق کی بیماری پیدا ہو سکتی ہے۔ بعض اوقات اس سے ایسے امراض بدن کو لاحق ہوتے ہیں جن کا علاج نہایت مشکل ہوتا ہے۔

اس کا خشک دھواں پھیپھڑوں کے لئے خصوصیت سے مضر ہے، کھانسی پیدا کرتا ہے۔ جو لوگ خفقان (دل کی دھڑکن) کے مرض میں مبتلا ہیں یا جن کے قلب کا مزاج گرم ہے ان کے لئے اس کی مضرت زیادہ ہے۔ یہ تکدّر حواس کے ساتھ خون میں غلظت پیدا کرتا ہے۔

محرور اور سوداوی مزاج رکھنے والے افراد کے لئے اس کی مضرت ناقابلِ اصلاح ہے ●●●

سماجی برائی

تحریر: مولانا وحید الدین خاں، ایڈیٹر الرسالہ دہلی

سگریٹ کو موجودہ زمانہ میں بہت ترقی ہوئی ہے مگر سائنسی تحقیقات بتاتی ہیں کہ سگریٹ پینا زبردست نقصان کا باعث ہے۔ سگریٹ نہ پینے والوں کے مقابلہ میں سگریٹ پینے والے دس گنا زیادہ دل کے مریض ہوتے ہیں سگریٹ پینے والے کثرت سے اچانک موت کا شکار ہوتے ہوئے پائے گئے ہیں، وغیرہ۔

سگریٹ پینے کے نقصانات اب ایک ثابت شدہ حقیقت بن چکے ہیں۔ پچھلے پچاس سال سے مختلف صورتوں میں یہ الفاظ لوگوں کے دماغ میں ڈالے جاتے رہے ہیں کہ تمباکو نوشی صحت کے لئے مضر ہے۔ مگر تازہ تحقیقات نے اس معاملہ میں انقلابی تبدیلی کی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ صرف تمباکو پینا خطرناک نہیں ہے، بلکہ تمباکو پینے والے سماج میں رہنا بھی خطرناک ہے چنانچہ اب ایک نئی اصطلاح وضع ہوئی ہے جس کو منفعل تمباکو نوشی (Passive smoking) کہا جاتا ہے۔ تمباکو پینے والا جو دھواں نکالتا ہے وہ اس کے منہ سے نکل کر ہوا میں شامل ہو جاتا ہے۔ اس آلودہ ہوا میں لوگ سانس لیتے ہیں۔ اس طرح ہر آدمی تک اس کا ایک حصہ پہونچتا رہتا ہے۔

تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ فعال تمباکو نوشی (Active smoking) کے جو نقصانات ہیں، وہی تمام نقصانات منفعل تمباکو نوشی کے بھی ہیں۔ مثلاً دہلی میں رہنے والا ہر آدمی خواہ وہ براہِ راست سگریٹ نہ پیتا ہو مگر بالواسطہ انداز میں

وہ روزانہ ۱۰ سے ۲۰ سگریٹ تک پی رہا ہے۔ اس طرح اس کی صحت کے لئے بھی انھیں خطرات کا اندیشہ ہے جو باضابطہ سگریٹ پینے والے کے لئے ہے۔ سگریٹ کے خلاف مہم چلانے والوں کا نعرہ پہلے یہ تھا کہ "تمہاری تمباکو نوشی تمہاری صحت کے لئے مضر ہے"۔ مگر اب انھوں نے نیا نعرہ وضع کیا ہے ——— تمہاری تمباکو نوشی میری صحت کے لئے مضر ہے:

Your smoking is injurious to my health.

اگر آپ برائی سے پاک رہنا چاہتے ہیں تو پورے سماج کو برائی سے پاک کرنے کی کوشش کیجئے۔ سماج اگر برائی میں مبتلا ہو تو فرد بھی اپنے آپ کو اس برائی کے اثرات سے محفوظ نہیں رکھ سکتا۔ •••

فتاویٰ

(۱)

شیخ الکل حضرت میاں سید نذیر حسین محدث دہلوی (م ۱۳۲۰ھ / ۱۹۰۲ء) کا فتویٰ

حقہ نوشی ایک مضر چیز ہے اور اس کا ضرر ظاہر ہے۔ جو شخص حقہ کا عادی نہ ہو وہ پانچ چھ کش اچھی طرح کھینچ کر دیکھ لے دماغ چکر کھانے لگتا ہے، آسمان زمین اور ساری چیزیں گھومتی نظر آنے لگتی ہیں، نفسانی اور جسمانی قویٰ اور افعال میں فتور و خلل پیدا ہو جاتا ہے اس حالت میں حقہ کش بجز اس کے کہ اپنے سر کو تھام کر بیٹھ جائے یا زمین پر پڑ جائے کوئی اور کام کرنے کے قابل نہیں رہتا اور یہی حالت تمباکو کھانے سے بھی ہوتی ہے پس ایسی مضر چیز کو شریعت کب جائز رکھ سکتی ہے۔ اور حقہ کشی اور تمباکو خوری کی عادت ہو جانے سے اس کا اصلی ضرر اور اس کا اثر مرتفع نہیں ہوتا ہے بلکہ اس کا ضرر محسوس نہیں ہوتا ہے۔ دیکھو جو لوگ افیون کی زیادہ مقدار کھانے کے عادی ہو جاتے ہیں ان کو افیون کا ضرر محسوس نہیں مگر کیا افیون کا جو ضرر ہے وہ ان سے مرتفع ہو جاتا ہے۔ ہم نے مانا کہ تمباکو جیسی مضر چیز کی عادت کر لینے سے اس کا ضرر مرتفع ہو جاتا ہے، لیکن شریعت نے اس کی کہاں اجازت دی ہے کہ ایسی مضر چیز کو استعمال کر کے اس کے عادی بنو اور اپنے تئیں اس کا ایسا محتاج بنا کر رکھو کہ بغیر اس کے راحت اور چین میں خلل واقع ہو وقت پر نہ ملنے سے پیٹ پھول جائے، پائخانہ نہ آئے، کسل و کاہلی اور بدمزگی پیدا ہو، علاوہ بریں حقہ پینے میں بجز اس کے منہ سے بدبو آئے اور کچھ مال اور وقت ضائع ہو اور کیا دھرا ہے، پس تمام مسلمانوں کو بالخصوص اہل حدیث و متبعین سنت کو

حقہ پینے اور تمباکو کھانے سے احتراز واجتناب چاہئے۔ اسی طرح ناک میں تمباکو بھرنے کی عادت ڈالنے سے بھی بچنا چاہئے اگرچہ ناک میں تمباکو استعمال کرنے سے وہ ضرر نہیں ہوتا جو اس کے کھانے اور پینے سے ہوتا ہے مگر اس کی بھی عادت ڈالنی اچھی بات نہیں۔ اور یہ مسئلہ کہ ہر شے میں اصل اباحت ہے علی الاطلاق نہیں ہے بلکہ ان اشیاء میں اصل اباحت ہے جو مضر نہیں ہیں اور جو اشیاء مضر ہیں ان میں اصل اباحت نہیں ہے۔ فتح البیان کی عبارت منقولہ میں لفظ "من غیر ضرر" اس مدعیٰ پر صاف دلالت کرتا ہے اور معلوم ہوا کہ تمباکو ایک مضر شے ہے، پس تمباکو اس مسئلہ میں داخل ہو کر مباح نہیں ہو سکتا۔ ہذا ما عندی واللہ تعالیٰ اعلم۔ کتبہ محمد عبدالرحمٰن المبارکفوری عفا اللہ عنہ۔

سید نذیر حسین (فتاویٰ نذیریہ جلد ثانی ص ۵۰۳ تا ۵۰۵)

(منقول از فتاویٰ علمائے حدیث ج ۲ ص ۳۱ - ۳۲ - مرتبہ ابو الحسنات علی محمد سعیدی خانیوال - ناشر مکتبہ ثناء اللہ امرتسری اکیڈمی دہلی ستمبر ۱۹۸۱ء)

---

(۲) امام المناظرین مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ (م ۱۹۴۸ء) کا فتویٰ

سوال:۔ زید مسجد اہل حدیث کا امام نماز ہے۔ ہمیشہ بیڑی سگریٹ پیا کرتا ہے خارج مسجد بھی اور کوچوں میں بھی پیتا پھرتا ہے خصوصاً نماز سے پندرہ یا دس منٹ پہلے بیڑی یا سگریٹ پی کر وضو کر کے نماز پڑھاتا ہے۔ آیا ایسا شخص امامت کے لئے سزاوار ہے یا نہیں؟ تمباکو حلال ہے یا حرام؟۔

جواب:۔ تمباکو پینا منع ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المفتر یعنی (فتور آور اور) مضر چیز سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

منع فرمایا ہے۔ امام جماعت کو ترک کرنا چاہئے اگر وہ نماز پڑھائے تو نماز ہو جاتی ہے اللہ اعلم! اہلِ حدیث امرتسر ص ۱۳ ۱۹۳۹ء فتاویٰ ثنائیہ ص ۳۲۹ ج ۲
(منقول از فتاویٰ علمائے حدیث ج ۲ ص ۲۰۴ مرتبہ ابوالحسنات علی محمد سعیدی خانیوال، ناشر مکتبہ مولانا ثناء اللہ امرتسری اکیڈمی دہلی ۶ ستمبر ۱۹۸۱ء)

س:۔ تمباکو سگریٹ اور حقہ کا سامان فروخت کرنا جائز ہے یا ناجائز؟۔

ج:۔ تمباکو چونکہ مکروہ ہے اس لئے اس کی بیع کا بھی یہی حکم ہے۔ اللہ اعلم

۱۶ فروری ۱۹۴۲ء، تشریح از مولانا ابوسعید شرف دہلویؒ:۔

"حقہ کو مکروہ بھی کہا گیا ہے اور حرام بھی بلکہ مباح بھی مگر ترجیح حرمت کو معلوم ہوتی ہے اس لئے کہ اس میں فتور ہے اور ابوداؤد کی روایت میں مفتر شے کی نہی وارد ہے اور اس میں تشبہ باہلِ النار بھی ہے اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِہِمُ النَّارَ۔ اور اس میں اسراف تبذیر بھی ہے جس سے آدمی اخوان الشیاطین میں داخل ہوتا ہے اور خصوصاً حقہ کے سڑے پانی میں خبث اور بحکم یُحَرِّمُ عَلَیْہِمُ الْخَبَائِثَ الخ پ جو حرام ہے۔ مگر جھوٹ، فریب، وعدہ خلافی وغیرہ وغیرہ کی طرح یہ بلا بھی عام ہے لوگ برا نہیں جانتے۔" (منقول از فتاویٰ ثنائیہ ج ۲ ص ۱۷۲)

---

(۳) شیخ الحدیث حضرت مولانا عبید اللہ رحمانی مبارکپوری دامت برکاتہم (شارح مشکوۃ المصابیح) کا فتویٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرمی جناب عبدالرحمن صاحب کوندو حفظہ اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ مرسلہ گرامی نامہ کا جواب لکھوانے میں اپنی

معذوری ومجبوری کی وجہ سے کافی دیر ہوگئی امید ہے آپ اس کا کوئی اثر نہ لیں گے۔ یہ معلوم کرکے بہت خوشی ہوئی کہ آپ تمباکو نوشی وخوردنی کے شرعی حکم کے بارے میں مطبوعہ وغیر مطبوعہ مقالات کا مجموعہ رسالہ کی شکل میں شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس نیک ارادہ کو جلد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور عام مسلمانوں کو اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچائے۔ اس بارے میں اپنے ایک مختصر فتویٰ یا جواب کی نقل ذیل میں درج کرائی جارہی ہے اگر آپ مناسب سمجھیں تو اپنے مجوزہ رسالہ میں جگہ دے دیں۔

عمر کے تقاضے اور مختلف عوارض کی وجہ سے اب میں لکھنے پڑھنے اور لکھوانے کے کام کے لائق نہیں رہ گیا ہوں، انا للہ وانا الیہ راجعون، والحمد للہ علیٰ کل حال۔ مولوی عبد الرحمن سلمہ اللہ آں جناب کو سلام مسنون عرض کررہے ہیں

فقط عبید اللہ رحمانی۔ مبارک پور ۲۴؍۶؍۱۴۱۰ھ؍۲۲؍۱؍۹۰ء

نقل جواب مطلوبہ

سوال :- زردہ تمباکو عوام کے علاوہ عالم وفاضل بھی کھاتے ہیں اور حلال کا فتویٰ بھی دیتے ہیں۔ دیگر علماء ومحدثین اس کو قطعی حرام کرتے ہیں تو کیا زردہ تمباکو حرام ہے یا حلال یا شبہہ والی چیز۔ سائل۔ محمد عین الحق

جواب :- زردہ تمباکو کھانا پینا یا اس کا منجن استعمال کرنا یا ناک میں اس کا سڑکنا اور سونگھنا میرے نزدیک جائز نہیں ہے اور نہ اس کی تجارت کرنی ٹھیک ہے۔

اولاً :- اس لئے کہ اس کا استعمال تمام اطباء کے نزدیک بالاتفاق مضر صحت ہے اور صحت کو خراب کرنے والی چیزوں کا استعمال شرعاً حرام ہے۔

ثانیاً :- اس لئے کہ تمباکو کھانے اور پینے والے کے منہ میں بدبو پیدا ہوجاتی ہے جس سے اپنی بغل میں کھڑے ہونے والے نمازی کو اذیت وتکلیف پہنچتی ہے نیز

مسجد میں ایسی بدبودار چیز کے ساتھ جانا ٹھیک نہیں ہے۔

ثالثاً:۔ اس وجہ سے کہ تمباکو کا استعمال کھلا ہوا اسراف وتبذیر ہے اور اسراف وتبذیر شرعاً حرام ہے۔

رابعاً:۔ اس لئے کہ تمباکو کھانا پینا بدن میں سستی اور سر میں چکر اور عقل میں فتور نیز خدر (بے حسی) کا اثر پیدا کرتا ہے اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مُسکر کی طرح مُفتر سے بھی منع فرمایا ہے۔ حدیث میں ہے نہیٰ عن کل مسکر ومفتر۔ جو مولوی صاحبان بیڑی سگریٹ اور حقہ پیتے ہیں یا پان کے ساتھ زردہ تمباکو استعمال کر کے عورتوں کی طرح اپنا منہ اور ہونٹ لال کرتے ہیں اور ادھر ادھر یہاں وہاں پیک تھوک کر زمین لال کرتے ہیں اور گندگی پیدا کرتے ہیں وہ اپنے فتوے اور عمل کے ذمہ دار ہیں۔ ھذا اعلم اللہ تعالیٰ۔

ھٰذا ما ظہر لی والعلم عند اللہ

املاہ عبید اللہ الرحمانی المبارکفوری ۲۶/۸/۱۴۰۷ھ

•••

فتنۂ جہیز

تمہید و ترتیب ـــــ عبدالرحمٰن گوندو

یہ مسئلۂ جہیز پر اپنی نوعیت کی پہلی جامع اور محققانہ کتاب ہے جس میں جہیز کی شرعی حیثیت، اس کی حقیقت اور سماج پر اس کے برے اثرات کا مفصل جائزہ لیا گیا ہے۔ کتاب میں برصغیر کے چوٹی کے علماء اور مفکرین کے بصیرت افروز مقالات شامل ہیں۔ جن میں مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، سابق مفتیٔ اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندیؒ، شیخ الحدیث مولانا عبیداللہ رحمانی مبارکپوری، جناب حافظ محمد سعداللہ لاہوری، مولانا شمس الحق ندوی، مولانا محمد برہان الدین سنبھلی اور مولانا محمد شہاب الدین ندوی وغیرہ کے مقالات خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ کتاب کے آغاز میں مرتب کے قلم سے ایک جامع مقدمہ ہے جس میں مروجہ جہیز کی بدعت کے خلاف رائے عامہ بیدار کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

اعلیٰ کتابت، عمدہ طباعت اور دیدہ زیب سرورق۔

ملنے کا پتہ
مکتبہ قاسمی
۱۸۴۶ - کلاں محل، دریا گنج، نئی دہلی ۲